

اسماء والقاب امير المومنين

على بن ابي طالب

تاليف

شيخ عبدالرسول زين الدين

مترجم

ملك غلام مرتضى علوی

(پی ایچ ڈی عربی)

www.sirat-e-mustaqeem.net








ولایت مشن پبلیکیشن

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151

کل الحقوق، محفوظہ،

اسماء و القاب امیر السلام البومنین		نام کتاب
شیخ عبدالرسول زین الدین		مؤلف
ملک غلام مرتضیٰ علوی		مترجم
سید شہریار کاظمی		کمپوزنگ
اکتوبر ۲۰۱۰ء		سال اشاعت
		ہدیہ
ولایت مشن پبلیکیشن (رجسٹرڈ)		پبلشر

Website

www.wilayatmission.com

E-Mail

info@wilayatmission.com

کتاب ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی

فون: 021-32431577

موبائل: 0314-2056416

اس کے علاوہ دیگر بک اسٹالز پر

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین
7	گفتارِ ناشر
14	روزِ غدیر امیر المومنین کا عظیم الشان خطبہ
36	ہدیہ
37	انتساب
38	مقدمہ
66	امیر المومنین کے (الف) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
92	امیر المومنین کے (ب) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
104	امیر المومنین کے (ت) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
114	امیر المومنین کے (ث) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
120	امیر المومنین کے (ج) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
134	امیر المومنین کے (ح) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
146	امیر المومنین کے (خ) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
158	امیر المومنین کے (د) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
164	امیر المومنین کے (ذ) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
172	امیر المومنین کے (ر) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
182	امیر المومنین کے (ز) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
192	امیر المومنین کے (س) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب

صفحہ نمبر	مضامین
212	امیر المومنین کے (ش) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
222	امیر المومنین کے (ص) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
244	امیر المومنین کے (ض) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
252	امیر المومنین کے (ط) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
258	امیر المومنین کے (ظ) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
264	امیر المومنین کے (ع) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
284	امیر المومنین کے (غ) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
288	امیر المومنین کے (ف) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
296	امیر المومنین کے (ق) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
318	امیر المومنین کے (ک) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
324	امیر المومنین کے (ل) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
332	امیر المومنین کے (م) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
362	امیر المومنین کے (ن) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
370	امیر المومنین کے (ھ) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
374	امیر المومنین کے (و) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
380	امیر المومنین کے (ی) سے شروع ہونے والے اسماء والقباب
384	امیر المومنین کے وہ اسماء والقباب جن میں (ھمزہ) آتا ہے
385	گزارش ولایت مشن
386	مصادر

گفتارِ ناشر (ولایت مشن پبلیکیشن)

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہم مشارق انوار الیقین کے بعد دوسری مشہور و معروف کتاب اسماء والقباب امیر المومنین کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں اس کے لئے ہم شکر گزار ہیں امام زمانہؑ کے جنہوں نے قدم قدم پر ہماری نصرت فرمائی اور ہمیں مشکل ترین راستوں سے باسانی نکال دیا۔

یہ جاننا چاہیے کہ ہر دور اور ہر زمانے میں امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے فضائل نہ صرف چھپانے کی بلکہ مٹانے کی ہر ممکن کوششیں کی گئیں۔ حد تو یہ ہے کہ یہ کوششیں اغیار تک ہی محدود نہیں بلکہ اپنوں کے لباس میں ملبوس لوگوں نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مگر وہ اللہ کے نور کو نہ بجھا سکے اور نہ ہی بجھا سکیں گے۔ صاحب مشارق انوار نے اپنی کتاب میں اہل سنت کے امام محمد ادریس شافعی کی ایک منصفانہ بات درج کی ہے کہ جب اُن سے پوچھا گیا کہ ”آپ علیؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟“ تو کہا میں حیران ہوں کہ کیا کہوں یہ وہ ہستی ہے جس کے فضائل اُسکے دوستوں نے خوف کی وجہ سے بیان نہ کئے اور دشمنوں نے جلن و حسد کی وجہ سے اُن پر پردہ ڈالا مگر یہ فضائل مشرق و مغرب میں پھیل گئے۔“ چاند پر مٹی ڈالنے سے نہ ہی چاند چھپتا ہے اور نہ ہی چاند کی روشنی کم ہوتی ہے بلکہ اپنے ہی چہرے گرد آلود ہوا کرتے ہیں۔

لہذا ہم اس کتاب کی ابتداء امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے ایک ایسے خطبے سے کرنا چاہیں گے جو آج تک مومنین سے چھپایا جاتا رہا۔ یہ خطبہ جناب امیرؑ کے معرکتہ الآراء خطبات میں سے ایک ہے اس خطبہ کی عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ مولانا نے یہ خطبہ غدیر والے دن ارشاد فرمایا۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس عظیم الشان اور نادر خطبے کو تاریخ کے صفحات میں سے غائب کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی اس پر بن نہ پڑا تو اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ حق کو دبایا نہیں جاسکتا اور نہ باطل حق پر کبھی غالب آسکتا ہے۔ ہم نے اس خطبہ کو ایک قدیم نسخہ سے اس کے اصل متن سے ترجمہ کیا ہے اور یہ معصومینؑ کا کرم ہے کہ ان پاک ہستیوں نے ہمیں اس عظیم عبادت کے لیے منتخب کیا (الحمد للہ رب العالمین) اور ہم اپنی یہ کوشش اپنے وقت کے امام زمانہ بقیۃ اللہ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتے ہیں اور ہم اپنے امامؑ کے شکر گزار ہیں کہ ہمیں مولانا کے اس شاہکار خطبے کو مومنین تک پہنچانے کی سعادت نصیب فرمائی۔ اس سے قبل کہ ہم امیر المومنین کا خطبہ غدیر پیش کریں ہم مومنین کو چند باتوں سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان باتوں سے آگاہ ہونے کے بعد جام ولایت کا نشہ مزید بڑھ جائے۔

کتاب ناطق

لاکھوں درود اور لاکھوں سلام اللہ کی اُس مقدس زبان پر جسے قرآن نے ”لسان صدق علیا“ کے نام سے یاد کیا ہے۔ وہ کتاب جو خاموش رہے تو ”کتاب

صامت“ کہلاتی ہے اور بولے تو ”کتابِ ناطق“ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہی کتاب ہے جو آدمؑ کی زبان پر بولتی تھی۔ یہی کتاب ہے جو نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ کی زبان سے گفتگو کرتی تھی یہی کتاب تھی جو گہوارے میں حضرت عیسیٰؑ کی زبان پر جاری ہوئی اور یہی کتاب تھی جو رسولِ کریمؐ اور ائمہ طاہرین کی زبانِ مقدس سے موتی بکھیرتی تھی جیسا کہ حدید ۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ﴾ ”یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا ہے اور ہم نے ان کے ساتھ ہی کتاب اور میزان نازل کی ہے“۔ بچہ بچہ جانتا ہے کہ کتاب صرف چار انبیاءؑ کو ملی ہیں۔ پھر یہ کون سی کتاب ہے جو ہر نبی کے ساتھ نازل ہوئی ہے؟۔ یہ وہی اللہ کی بولتی ہوئی زبان ہے جو ہر نبی کے ساتھ رہی ہے اور جس کے بارے میں سورہ مومنون ۶۲ میں ارشاد ہوتا ہے ﴿لَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ﴾ ”ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سچائی کے ساتھ بولے گی“۔

حجتِ ناطق اور حجتِ صامت

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانے میں اللہ کی کئی حجیتیں موجود رہتی ہیں جیسے خود حضرت ختمی مرتبتؑ کے زمانے میں چار حجیتیں موجود تھیں۔ خود رسولِ کریمؐ، مولا امیر المؤمنین، امام حسنؑ اور امام حسینؑ۔ ایسی صورت میں ان تمام حجیتوں میں سے صرف ایک ناطق ہوتی ہے جو صاحب الزمان ہوتی ہے اور باقی حجیتیں صامت ہوتی ہیں۔

حجۃ ناطق کی موجودگی میں باقی حجۃیں خاموش رہتی ہیں اور اپنے علم کا اظہار نہیں کرتیں، نہ ہی اپنا کوئی حکم جاری کرتی ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ کے زمانے میں باقی تینوں حجۃیں خاموش رہیں اور خطبہ تو دُور کی بات ہے کیونکہ خطبہ تو منبر پر بیٹھ کر دیا جاتا ہے اور حجۃ ناطق کے ہوتے ہوئے کسی کو منبر پر بیٹھنے کا حق نہیں ہوا کرتا، لیکن اس دور میں جناب امیر المومنین، امام حسنؑ یا امام حسینؑ کا کوئی قول بھی پیش نہیں کیا جاسکتا، کجایہ کہ وہ منبر پر بیٹھے ہوں۔

غدير

چونکہ جو خطبہ ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے جا رہے ہیں وہ غدیر سے متعلق ہے اس لئے ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم غدیر سے اس کا تعلق بیان کریں تاکہ آپ یہ سمجھ لیں کہ رسول اللہ کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین منبر پر کیونکر تشریف فرما ہوئے اور اُن کی موجودگی میں آپ نے یہ خطبہ کیونکر ارشاد فرمایا جبکہ بظاہر آپ حجۃ صامت تھے۔

غدیر کا واقعہ اپنی نوعیت اور ماحول کے اعتبار سے ایک انوکھا واقعہ ہے اور ہزار کوشش کے باوجود بھی بھلایا نہیں جاسکتا، یقینی ہوئی دو پہر کا وقت، جھلسا دینے والی گرمی اور کانٹوں سے بھرا میدان۔ یہ تھا وہ ماحول جو ایک اعلان کیلئے منتخب کیا گیا۔ انسان کا حافظہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو، وہ اس ماحول اور اس اعلان کو کبھی نہیں بھلا سکتا۔ پھر مجمع میں موجود تمام مردوں اور عورتوں سے فرداً فرداً مولا امیر المومنین کی

بیعت لی گئی۔ رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے مولا علیؑ کی دستار بندی فرمائی۔ پھر مختلف ملکوں اور قبیلوں میں واپس جانے والے لوگوں کو جمع کیا گیا۔ اس واقعے کی کارروائی کو تحریری شکل دی گئی اور ان میں سے ہر ایک کو اس تحریر کی ایک نقل دی گئی اور ہدایت کی گئی کہ جب وہ اپنے اپنے قبیلے میں واپس جائیں تو یہ تحریر انہیں دکھائیں اور ولایت علیؑ کا اعلان کریں۔ ایسے عجیب و غریب اور عظیم المثل واقعے کو کون فراموش کر سکتا ہے؟ لیکن طینت بولتی ہے اور خباثتِ فطری خاموش نہیں رہ سکتی لہذا کچھ بن نہ پڑا تو اب لفظ ”مولا“ کے معنی میں ہیر پھیر شروع کر دی۔ مولا کے کئی معنی ہیں مثلاً آقا۔ مالک، غلام۔ پڑوسی اور چچا زاد بھائی، دوست، مددگار وغیرہ۔ چنانچہ قولِ رسولؐ کو تسلیم کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہاں علیؑ کیلئے جو لفظ مولا استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب ”دوست“ ہے۔ گویا غدیر سے پہلے مولا علیؑ سب کے دشمن تھے، غدیر کے دن دوست ہو گئے۔ لیکن اللہ کے رسولؐ ان خبیث طینتوں کو اچھی طرح پہچانتے تھے اس لئے پہلے تو لوگوں سے یہ اقرار لیا کہ ”کیا میں تمہارے نفسوں کا تم سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا؟“۔ سب نے کہا۔ ”کیوں نہیں، بے شک آپ ہمارے نفسوں کے ہم سے زیادہ مالک و مختار ہیں“۔ یہ اقرار کرانے سے رسول اللہؐ کی مراد یہ تھی کہ اب جو میں کہنے جا رہا ہوں اس کا تعلق مالک و مختار ہونے سے ہے۔ اس کے بعد اپنے کلام کا آغاز اس طرح کیا۔ ”اللہ مولا نا“۔ ”یعنی اللہ ہم سب کا مالک ہے“۔ اب لوگ ذرا ہمت کریں اور کہیں کہ اللہ ہمارا

پڑوسی ہے یا اللہ ہمارا چچا زبھائی ہے۔ پھر فرمایا۔ ”وَ اَنَا مَوْلَاكُمْ“ یعنی ”اور میں تم سب کا مالک ہوں“۔ یعنی جس طرح اللہ ہم سب کا مالک ہے اسی طرح میں منجانب اللہ تم سب کا مالک ہوں۔ ہماری گزارش ہے کہ جب آپ اللہ کی مولا نیت اور رسول کی مولا نیت کی کوئی تاویل کرنے کی جرات نہیں کر سکتے تو علی کی مولا نیت کی تاویل کرنے کی جرات آپ میں کہاں سے آ جاتی ہے اور وہ کون سا طاغوت ہے جو آپ کو ایسا کرنے کی تحریریں دلاتا ہے۔ جبکہ عقل کا تقاضا یہ ہے کہ جب تین جملے ایک ہی تناظر میں بولے جا رہے ہوں تو ان کا مطلب بھی ایک ہی ہوگا اور اگر مطلب میں فرق ڈالا گیا تو جملہ بے ربط ہو جائے گا۔ یہ تو ایک عام آدمی کیلئے بھی معیوب سمجھا جائے گا کجا یہ کہ اسے اللہ کے نبی سے منسوب کیا جائے (العیاذ باللہ)۔

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاہُ

رسول کائنات کے جملے کا یہ ٹکڑا ہی تفہیم غدیر کی چابی ہے جسے بیان کرتے ہوئے ہمارے علماء و مترجمین پر کیفیت مرگ طاری ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو عربی کی معمولی سی بھی شُدد بُدھ ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ لفظ ”کُنْتُ“ کا مطلب ہے ”تھا“ یہ لفظ ماضی کیلئے استعمال ہوتا ہے، حال کیلئے نہیں۔ مثلاً ”کُنْتُ نَبِیّاً وَ اَدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَ الطِّیْنِ“ یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔ یا ”کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیْہِ“ یعنی میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ جب

ہر جگہ ”کُنْتُ“ کا مطلب ”تھا“ بتایا جاتا ہے تو اس مقام پر اس کا مطلب ”ہے“ کیسے ہو جائے گا؟ لیکن اس کے باوجود ہر مولوی اس کا یہی ترجمہ کرتا ہے کہ ”جس جس کا میں مولا ہوں“۔ ہم نے جو حجتِ ناطق اور حجتِ صامت کے بارے میں مختصراً لکھا تھا اس کا مقصد اسی ”کُنْتُ“ کا مفہوم آپ تک پہنچانا تھا۔ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مَنْ کُنْتُ مولاۃً فہذا علیّ مولاۃً کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ ”(آج تک) جس جس کا میں مولا تھا، (آج سے) اُس اُس کا مولا علیّ ہے۔ اللہ نے بھی یوم غدیر کیلئے لفظ ”الیوم“ یعنی ”آج“ استعمال کیا ہے اور اکمال الدین اور اتمام النعمہ کو بھی آج سے مشروط کیا ہے یعنی آج سے ولایت علی عملاً نافذ ہو گئی اور اب اس کے بغیر کسی کا ایمان قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ اس ”تھا“ اور ”ہے“ کو اگر آپ سمجھ گئے تو آپ کی سمجھ میں یہ بات بھی آجائے گی کہ رسول اللہ کی موجودگی میں امیر المومنین منبر پر کیونکر جلوہ افروز ہوئے اور کیونکر وہ زبان جو بچپن سے خاموش تھی آج پہلی بار کھل گئی۔

اس خطبے کو یہ افتخار حاصل ہے کہ اللہ کی زبان سے نکلا ہوا یہ پہلا خطبہ ہے۔ آپ نے جناب امیر المومنین کے دیگر عظیم الشان خطبے بھی پڑھے ہوں گے لیکن پہلا پھر پہلا ہوتا ہے خطبے کا لہجہ خود آپ کو بتا دے گا کہ ایسا کلام سوائے لسان اللہ کے کسی اور صادر ہو ہی نہیں سکتا۔

(الحمد لله رب العالمین)

روزِ غدیر امیر المومنین کا

عظیم الشان خطبہ

ہمیں بیان کیا ایک جماعت نے ابو محمد ہارون بن موسیٰ التلعکبری کی طرف سے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بیان کیا ابو الحسن علی بن احمد الخراسانی الما جب نے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بیان کیا سعید بن ہارون ابو عمر المروزی نے جبکہ وہ اسی ۸۰ برس سے زائد کے ہو چکے تھے انہوں نے کہا کہ مجھے بیان کیا فیاض بن محمد بن عمر الطوسی نے سن ۲۸۹ھ میں اور وہ نوے (۹۰) برس کی عمر کو پہنچ چکے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ امام ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں یوم غدیر کے موقع پر حاضر ہوئے اور آپؑ کے پاس آپؑ کے خاص مومنین کی جماعت بھی موجود تھی اور امام آج کے دن کی فضیلت اور اس کے مرتبہ کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا میرے والد گرامی نے اُن سے اُن کے والد گرامی امام صادق علیہ السلام نے اُن سے اُن کے والد امام باقر علیہ السلام نے اُن سے اُن کے والد گرامی امام زین العابدینؑ نے اُن سے اُن کے پدر امام حسینؑ نے انہوں نے فرمایا کہ یوم غدیر امیر المومنین منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اس خطبہ میں امیر المومنینؑ نے اللہ کی حمد اور اسکی ثناء ایسے بیان فرمائی کہ پھر کوئی اللہ کی ایسی حمد بیان نہ کر سکا پھر آپؑ نے رسول اللہ اور ان کی نبوت کے فضائل بیان فرمائے اور پھر اپنا تعارف بیان فرمایا:-

خطبہ غدیر

الحمد لله الذي جعل الحمد
من غير حاجة منه إلى
حامديه طريقاً من طرق
الاعتراف بلاهوئيته و
صمدانيتها و ربانيتها و
فردانيتها وسبباً إلى المزيد
من رحمته و محجة للطالب
من فضله و كمن في إبطان
اللفظ حقيقة الاعتراف له
بأنه المنعم على كل حمد
باللفظ وإن عظم وأشهد أن
لا إله إلا الله وحده لا شريك
له شهادة نزعاً عن
إخلاص الطوى و نطق
اللسان بها عبارة عن صدق

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے
اپنی حمد کو بغیر اس کے کہ اسے تعریف کرنے
والے اور حمد کرنے والے کی ضرورت ہو
اپنی لاهویت اور بے نیازی اور ربانیت
اور فردانیت (توحید) کے اعتراف کے
راستوں میں سے ایک راستہ بنا دیا ہے اور
مزید رحمت کا ذریعہ اور سبب بنا دیا ہے اور
اپنی رہنمائی اور فضل کے طالب کے لیے
راہ عمل بنا دیا ہے اور لفظوں کے بطن میں
اس بات کا حقیقی اعتراف پوشیدہ ہے کہ
وہی ذات ہر حمد پر لفظوں کا احسان کرنے
والی ہے اگرچہ وہ عظیم ہے۔ میں گواہی دیتا
ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو واحد
ولا شریک ہے ایسی شہادت جو تہہ بہ تہہ
لپٹے ہوئے اخلاص سے نکلی ہے اور زبان
نے اسے پوشیدہ سچائی کی تعبیر کرتے
ہوئے نطق (بیان) کیا ہے۔ یقیناً وہی

خفى أنه الخالق البارء
 المصور له الأسماء الحسنى
 ليس كبثله شيء إذ كان
 الشيء من مشيته فكان لا
 يشبهه مكونه و أشهد أن
 محمدا عبده و رسوله
 استخلصه في القدم على
 سائر الأمم على علم منه
 انفراد عن التشاكل والتماثل
 من أبناء الجنس و انتجبه
 أمرا و ناهيا عنه أقامه في
 سائر عَالَمِهِ في الأداء مقامه
 إذ كان لا تدركه الأبصار ولا
 تحويه خواطر الأفكار و لا
 تمثله غوامض الظن في
 الأسرار لا إله إلا هو الملك
 الجبار قرن الاعتراف

پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے
 ، صورت عطا کرنے والا ہے، اس کے
 خوبصورت نام ہیں اس کی مثل کوئی شے
 نہیں ہے کیونکہ شے بھی اس کی مشیت سے
 ہوتی ہے پس وہ ایسا ہے کہ کوئی اس کی بنائی
 ہوئی شے اس کے مشابہ نہیں۔ میں شہادت
 دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول
 ہیں جسے اس نے قدیم سے ہی چن لیا اپنے
 علم کے ذریعے تمام امتوں پر اور اسے
 منفرد کر دیا ہم شکل ہونے اور دوسرے
 کے مثل ہونے سے، اپنے ہم جنس لوگوں
 میں ہونے کے اور اسے منتخب کیا امر و نہی
 کرنے کے لیے اور اسے اس کی ادائیگی
 میں پورے عالم میں اپنا قائم مقام بنایا
 اس لیے کہ وہ (هُوَ) ایسا ہے کہ نہ آنکھیں
 اس کا ادراک کر سکتی ہیں اور نہ ہی پوشیدہ
 افکار اس کا احاطہ کر سکتے ہیں اور نہ رازوں
 میں چھپے ہوئے مگنات اس کی مثال دے
 سکتے ہیں نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی

بنبوتہ بالاعتراف

بلاهوئیتہ و اختصہ من
تکرمته بما لم يلحقه فيه
أحد من بريته فهو أهل ذلك
بخاصته و خلته إذ لا يختص
من يشوبه التغير و لا
يخالل من يلحقه التظنين و
أمر بالصلاة عليه مزيدا في
تکرمته و طريقا للداعي إلى
إجابته فصلی الله عليه و
کرم و شرف و عظم مزیدا
لا يلحقه التنفید و لا ينقطع
على التأبید و أن الله تعالى
اختص لنفسه من بريته
خاصة علاهم بتعليته و سما
بهم إلى رتبته و جعلهم
الدعاة بالحق إليه و الأدلاء

(هُوَ) کے جو بادشاہ اور زبردست ہے اس
نے محمدؐ کی نبوت کو اپنی لاهویت کے
اعتراف سے ملا دیا (یعنی توحید کی گواہی
کے بعد رسالت کی گواہی بھی لازم قرار
پائی) اور اسے اپنے کرم سے ایسی
خصوصیات عطا کر دیں کہ اس کی مخلوق میں
سے کوئی ان تک نہیں پہنچ سکا پس وہ اپنے
خواص اور دلی دوستوں کے ساتھ اس کا
اہل ہے اس لیے کہ وہ مخصوص نہیں ہو سکتا
جس میں تغیر کا شائبہ ہو اور وہ دوست نہیں
ہو سکتا جسے گمانات لاحق ہوں اور اس نے
آپؐ پر آپؐ کے اعزاز کو مزید بڑھاتے
ہوئے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے اور دعا
کرنے والے کے لیے اپنی قبولیت کا
راستہ بنایا ہے پس اللہ نے رحمت بھیجی ان
پر اور انہیں مکرم بنایا اور صاحب شرف و
تعظیم بنایا زائد احسان کرتے ہوئے کہ جو
ختم نہیں ہوتا اور ہمیشہ ہے اور کبھی منقطع
نہیں ہوتا۔

بِالْإِشَادِ عَلَيْهِ لِقَرْنِ قَرْنٍ وَ
 زَمَنٍ زَمَنٍ أَنْشَأَهُمْ فِي الْقَدَمِ
 قَبْلَ كُلِّ مَذْرُوءٍ وَمَبْرُوءٍ أَنْوَارِ
 أَنْطَقَهَا بِتَحْمِيدِهِ وَ أَلْهَمَهَا
 شُكْرَهُ وَ تَمْجِيدَهُ وَ جَعَلَهَا
 الْحَجَجَ عَلَى كُلِّ مُعْتَرِفٍ لَهُ
 بِمُلْكَةِ الرَّبُوبِيَّةِ وَ سُلْطَانِ
 الْعِبُودِيَّةِ وَ اسْتَنْطَقَ بِهَا
 الْخُرُسَاتِ بِأَنْوَاعِ اللُّغَاتِ
 بِخَوْعٍ أَلَهُ فَإِنَّهُ فَاطِرُ الْأَرْضِينَ
 وَ السَّمَاوَاتِ وَ أَشْهَدُهُمْ
 خَلْقَهُ وَ وَلاَهُمْ مَا شَاءَ مِنْ
 أَمْرٍ جَعَلَهُمْ تَرَاجُمَ مَشِيَّتِهِ وَ
 أَلْسِنَ إِرَادَتِهِ عَبِيدًا لَا
 يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ
 يَعْمَلُونَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
 أَيْدِيهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا

یقیناً اللہ عزوجل نے ہمیں اپنے لیے چن لیا
 اور اپنی بلندی سے ہمیں بلند مرتبہ دیا اور
 اپنے مرتبے میں سے ہمیں مرتبہ دیا اور ہم
 کو اپنی طرف حق کی دعوت دینے والا بنایا
 اور ہمیں اپنی ہدایت کا راہنما بنایا ہر ہر دور
 اور ہر ہر زمانے کے لیے اور ہم عالم قدیم
 ہی سے ہر پیدا کئے جانے والے اور خلق
 ہونے والے سے پہلے موجود تھے اور اللہ
 کی حمد و ثناء میں مصروف تھے اور اللہ
 عزوجل نے ہمیں اپنی ذات کے تعارف
 کے لیے چن لیا اور ہمیں ہر اس شے پر جو
 اس کی عبودیت کی سلطنت اور ربوبیت
 کے ملک کا اعتراف کرنے والی ہے حجت
 اور دلیل بنایا اور گونگوں کو بولنے کی قوت
 بخش دی طرح طرح کی بولیاں بولنے
 والوں سے ہمارا اقرار کرانے کے لیے۔
 یقیناً وہ زمینوں اور آسمانوں کا پیدا کرنے
 والا ہے اور اس نے ہمیں اپنی مخلوق پر شاہد
 بنایا اور اپنا امر ہمارے سپرد کر دیا ہمیں

يُشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ وَ
 هُمْ مِنْ خَشِيَّتِهِ مُشْفِقُونَ
 يُحْكِمُونَ بِأَحْكَامِهِ وَيَسْتَنُونَ
 بِسُنَّتِهِ وَيَعْتَمِدُونَ حُدُودَهُ وَ
 يُؤَدُّونَ فَرَضَهُ وَ لَمْ يَدْعِ
 الْخَلْقَ فِي بِهِم صَمًا وَ لَا فِي
 عَمِيَاءَ بَكْمًا بَلْ جَعَلَ لَهُمْ
 عَقُولًا مَا زَجَّتْ شَوَاهِدُهُمْ وَ
 تَفَرَّقَتْ فِي هِيَآكُلِهِمْ وَ
 حَقَّقَهَا فِي نَفُوسِهِمْ وَ
 اسْتَعْبَدَ لَهَا حَوَاسِهِمْ فَقَرَّرَ
 بِهَا عَلَىٰ أَسْمَاعٍ وَ نَوَاطِرٍ وَ
 أَفْكَارٍ وَ خَوَاطِرٍ أَلْزَمَهُمْ بِهَا
 حُجَّتَهُ وَ أَرَاهُمْ بِهَا مُحِجَّتَهُ وَ
 أَنْطَقَهُمْ عَمَّا شَهِدَ بِأَلْسِنِهِمْ
 ذَرْبَةً بِمَا قَامَ فِيهَا مِنْ قُدْرَتِهِ
 وَ حَكْمَتِهِ وَ بَيْنَ عِنْدِهِمْ بِهَا

اپنی مشیت کا ترجمان بنایا اور اپنے
 ارادے کی زبان بنایا اور ہم ان کی
 شفاعت کرتے ہیں جسے وہ پسند کرے
 ۔ ہم اس کے احکام کا حکم دیتے ہیں اور
 اسکے طریق پر چلتے ہیں اور اس کے قوانین
 کا پاس رکھتے ہیں اور اس کے فرائض ادا
 کرتے ہیں ۔ اس نے اپنی مخلوق
 کو جہالت کی تاریکی میں نہیں چھوڑا اور نہ
 ہی کانوں سے بہرا چھوڑا اور نہ ہی اندھا
 اور بے زبان (گونگا) چھوڑا ہے بلکہ ان کو
 عقل جیسی نعمت عطا کی ہے جو ان کے شواہد
 سے مل جاتی ہے اور ان کے اجسام میں پھیل
 جاتی ہے اور ہمیں موکد و ثابت کر دیا ان
 کے دلوں میں اور ان کے حواس کو ان کی
 عقلوں کے لیے غلام بنادیا اور ہمارا اقرار
 کروایا (یعنی مخلوق ہم کو عقل کے ذریعے
 پہچانے اور ہماری معرفت حاصل کرے)
 ان کے کانوں، آنکھوں، فکروں
 اور خیالوں پر ہمارے بارے میں اپنی

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيْنَةِ وَ
يَحْيَا مَنْ حَيَّ عَنْ بَيْنَةِ وَأَنَّ اللَّهَ
لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ بِصِيرِ شَاهِدٍ
خَيْرٌ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمَعَ
لَكُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ فِي هَذَا
الْيَوْمِ عِيدَ عَظِيمٍ كَبِيرًا لَا
يَقُومُ أَحَدُهُمَا إِلَّا بِصَاحِبِهِ
لِيَكْمَلَ عِنْدَكُمْ جَمِيلُ
صَنِيعَتِهِ وَيَقْفَكم عَلَى طَرِيقِ
رَشْدِهِ وَ يَقْفُو بَكم آثَارُ
الْمُسْتَضِيئِينَ بِنُورِ هِدَايَتِهِ
وَيُشْبِلَكم مِنْهَا جَقْصَدَهُ وَ
يُوفِرُ عَلَیْكم هَنِيءَ رَفْدِهِ مَا
كَانَ أَوْقَعْتَهُ مَكَاسِبُ السُّوءِ
مِنْ مِثْلِهِ إِلَى مِثْلِهِ وَ ذَكْرَى
لِلْمُؤْمِنِينَ وَ تَبْيَانُ خَشْيَةِ
الْمُتَّقِينَ وَ وَهَبَ مِنْ ثَوَابِ

جہت کو لازم کر دیا اور ہمارے ذریعے ان
کو اپنی دلیل دکھائی اور ہمیں اپنی ذات کا
مظہر بنایا اور ہمیں اپنی شہادت سے تیز
زبانوں کے ساتھ وہ گفتگو کروائی جس سے
مخلوق میں ہمارے ذریعے اس کی قدرت
اور حکمت قائم ہوئی اور عقلوں کے ساتھ
ہی ہمیں خوب واضح اور ظاہر کر دیا تاکہ
جو ہمارے بارے میں شک میں پڑ کر
ہلاک ہو جانتے ہو جھٹتے ہلاک ہو اور
جو ہماری معرفت رکھتے ہوئے زندگی
حاصل کرے وہ بھی جانتے ہو جھٹتے زندہ
رہے اور بے شک اللہ تعالیٰ خوب سننے والا
اور دیکھنے والا، شاہد اور ہر خبر رکھنے والا
ہے۔

اے لوگو! بے شک آج کا دن تمہارے
لیے بہت عظیم دن ہے آج اس نے اپنے
دین کو کامل کر دیا ہے تمہیں رسول اللہ نے
اللہ کے حکم کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے
اور اللہ عزوجل نے میری ولایت کو تم پر

الأعمال فيه أضعاف ما
 وهب لأهل طاعته في الأيام
 قبله و جعله لا يتم إلا
 بالایتمار لها أمر به والانتها
 عما نهى عنه و البخوع
 بطاعته فيما حث عليه و
 ندب إليه فلا يقبل توحیده
 إلا بالاعتراف لنبيه صلى
 الله عليه و آله بنبوته و لا
 يقبل دیناً إلا ولایتی من أمر
 ولایتی و لا تنتظم أسباب
 طاعته إلا بالتبسك بعصمه
 و عصم أهل ولايته فأنزل
 على نبيه صلى الله عليه و آله
 فی يوم الدوح ما بین به عن
 إرادته فی خلصائه و ذوی
 اجتباؤه و أمره بالبلاغ و

واجب کر دیا ہے تاکہ وہ تم کو اپنی ہدایت
 کے نور سے میری ولایت کے راستے پر
 لائے تاکہ تم اس نور ہدایت کی پیروی
 کرتے ہوئے اس کے راستے پر آ جاؤ
 اور اللہ چاہتا ہے کہ تم سب کو شامل کرے
 اپنے ارادے کے راستے میں اور تم پر اپنی
 بہترین نعمت کو اور زیادہ کر دے۔ پس آج
 کے دن اس نے تم کو اپنی طرف بلایا اور
 دعوت دی تاکہ اس سے قبل والی ہر شے
 صاف ستھری ہو جائے (تمہارا ایمان کامل
 ہو جائے) اور ایک مثل سے دوسری مثل
 کے جو برے اعمال ہیں ان کی لغزشوں کو
 دھونے کے لیے ہو (تمہارے سابقہ گناہ
 معاف کر دے) اور یہ مومنین کے لیے
 نصیحت ہے اور متقی لوگوں کے خوف اور ڈر
 کی دلیل ہے اور اس نے اس دن میں
 اعمال کرنے پر جو ثواب عطا کیا ہے وہ اہل
 اطاعت کے لیے اس سے قبل والے ایام
 سے کئی گنا زیادہ ہے اور اس نے اسے

ترك الحفل بأهل الزيغ و
 النفاق و ضمن له عصيته
 منهم و كشف من خبايا
 أهل الريب و ضمائر أهل
 الارتداد ما رمز فيه فعقله
 المؤمن و المنافق فأعز معز
 و ثبت على الحق ثابت و
 ازدادت جهلة المنافق و
 حمية البارق و وقع العض
 على النواجد و الغمز على
 السواعد و نطق ناطق و نطق
 ناعق و نشق ناشق و استمر
 على مارقتة مارق و وقع
 الإذعان من طائفة باللسان
 دون حقائق الإيمان و من
 طائفة باللسان و صدق
 الإيمان و كمل الله دينه و

ایسے بنایا کہ وہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا
 مگر جب اس کی اطاعت کی جائے اور اس
 کے امر کی اور ہر اس چیز سے رکا جائے جو
 اس نے منع فرمائی ہیں اور اس کی اطاعت
 کا اقرار کیا جائے جس کی طرف آج اس
 نے بلایا ہے پس آج کے بعد اس کی توحید،
 رسول اللہ کی نبوت قبول نہیں کی جائے گی
 جب تک کہ میری ولایت کی گواہی نہ دی
 جائے اور نہ ہی آج کے بعد کسی کا دین
 میری ولایت کے بغیر مکمل ہوگا اور نہ ہی
 آج کے بعد کسی کا دین میری ولایت کے
 بغیر قبول کیا جائے گا اور جان لو کہ آج کے
 عظیم دن اس نے اپنے نبیؐ پر سب کچھ
 نازل کر دیا جس میں اس نے اپنا ارادہ
 واضح کر دیا اور اپنے مخلص اور اپنے
 پسندیدہ لوگوں میں ان کو اسے آگے
 پہنچانے کا ذمہ دار بنایا اور اس نے منافقین
 اور ٹیڑھے دل والوں کو محفل میں لا کر چھوڑ
 دیا اور اسے (رسول اللہ) کو ان سے

أقر عين نبیه صلی اللہ علیہ
و آلہ و المؤمنین و
المتابعین و کان ما قد
شہدہ بعضکم و بلغ
بعضکم و تمت کلمۃ اللہ
الحسنی الصابرین و دمر اللہ
ما صنع فرعون و هامان و
قارون و جنودہ و ما کانوا
یعرشون و بقیت خثالة من
الضلال لا یألون الناس
خبالا یقصدہم اللہ فی
دیارہم و یحو اللہ آثارہم و
یبید معالمہم و یعقبہم
عن قرب الحسرات و
یلحقہم بمن بسط أكفہم و
مد أعناقہم و مکنہم من
دین اللہ حتی بدلوا و من

بچانے کی ذمہ داری لے لی ہے اور اس
نے شک کرنے والوں کے چھپے ہوئے
شکوہ ظاہر کر دیئے اور مرتدین کے پوشیدہ
عزائم اشاروں سے کھولے پس اسے ہر
مومن و منافق نے سمجھ لیا پس عزت والا
معزز ہوا اور مضبوط ایمان والا حق پر ثابت
ہوا اور منافق کی جہالت اور زیادہ ہو گئی اور
دین سے نکلنے والے کی موت میں اضافہ
ہو گیا اور میں دیکھ رہا ہوں کچھ لوگ اپنے
دانتوں کو کاٹ رہے ہیں، کچھ بہت
مضطرب ہو رہے ہیں اور کچھ اشاروں
کنایوں میں مصروف ہیں اور بولنے
والوں کے دلوں کا غبار ظاہر ہو رہا ہے۔
اور اپنی بے دینی پر برقرار رہنے والے
مزید سرکش ہو جائیں گے اور اب ایک
جماعت نے زبان سے مان لیا ہے لیکن
ان کے دلوں میں بغض ہے اور وہ ایمان
سے دور ہو گئے ہیں اور ایک جماعت نے
اپنی زبان اور صدق دل سے اللہ کے اس

حکمة حتى غیروہ و سیأتی
 نصر اللہ علی عدوہ لحدینہ و
 اللہ لطیف خبیر و فی دون ما
 سمعتم کفایۃ و بلاغ
 فتأملوا رحمکم اللہ ما
 ندبکم اللہ الیہ و حشکم
 علیہ و اقصدوا شرعہ و
 اسلکوا نہجہ و لا تتبعوا
 السبل فتفرق بکم عن
 سبیلہ ان هذا یوم عظیم
 الشان فیہ وقع الفرج و
 رفعت الدرج و وضحت
 الحجج و هو یوم الإیضاح و
 الإفصاح عن المقام
 الصراح و یوم کمال الدین
 و یوم العهد المعهود و یوم
 الشاہد و المشہود و یوم

امر (میری ولایت) کو تسلیم کر لیا ہے اور
 وہی سچے مومنین ہیں اور اللہ عزوجل نے
 اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنے نبیؐ اور مومنین
 اور ان کی اتباع کرنے والوں کی آنکھوں
 کو کھنڈا کر دیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ
 کا سب سے بہترین کلمہ صبر کرنے والوں
 پر پورا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے میری ولایت کا
 انکار کرنے والے کو تباہ و ہلاک کر دیا جس
 طرح اس نے فرعون، ہامان، قارون اور
 ظالمین کے لشکروں کو ہلاک کیا تھا اور گھٹیا
 درجہ کے لوگ گمراہیوں میں باقی رہ گئے
 ہیں اور لوگوں کے بارے میں وہ کسی
 نقصان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ ان کا قصد
 کرے گا ان کے گھروں میں اور اللہ ان
 کے آثار و نشانات مٹا ڈالے گا اور ان کی
 علامتیں تباہ کر دے گا اور انجام کار غنقریب
 ان کو حسرتیں اور افسوس دے گا اور انہیں
 ایسے لوگوں سے ملحق کر دے گا جو ان کے
 ہاتھ پھیلا دیں گے اور ان کی گردنیں لمبی کر

عبد و المعبود و يوم تبیان
العقود عن النفاق و الجحود
و يوم البیان عن حقائق
الإیمان و يوم دحر
الشیطان و يوم البرهان
هذا يوم الفصل الذی
کنتم توعدون هذا يوم
الملاء الأعلی الذی أنتم عنه
معرضون هذا يوم الإرشاد
و يوم محنة العباد و يوم
الدلیل علی الرواد هذا يوم
أبدی خفایا الصدور و
مضمرات الأمور هذا يوم
النصوص علی أهل
الخصوص هذا يوم شیث
هذا يوم إدريس هذا يوم
یوشع هذا يوم شمعون هذا

دیئے حتی کہ وہ اللہ کے دین کو بدل ڈالیں
گے اور اس کے حکم کو بھی بدل ڈالیں گے
اور پھر اس کے دشمنوں کے خلاف اللہ کی
مدد آئے گی فوراً اسی وقت اور اللہ عزوجل
باریک بین خبر رکھنے والا ہے۔

اے لوگو! غور کرو اللہ تم پر رحم فرمائے اس
چیز کی طرف جس کی طرف اللہ نے تمہیں
آج بلایا ہے اور اس کو تم پر تا قیامت
واجب کر دیا ہے اس کے مقرر کردہ طریقہ
پر قصد کرو اور اس کے مقرر کردہ راستے پر
چلو اور دیگر راستوں کی اتباع نہ کرو ورنہ
اس کے راستے سے تم الگ ہو جاؤ گے بے
شک یہ دن انتہائی عظیم الشان ہے اس دن
میں کشادگی اور سہولت واقع ہوئی اور
درجات بلند ہوئے اور دلائل واضح ہوئے
اور یہ وضاحت کرنے اور ظاہر ہونے کا
دن ہے اور یہ دین کے کمال کا دن ہے یہ
ایک مقررہ عہد (الست بربکم) کا دن
ہے اور یہ شاہد و مشہود کا دن ہے، یہ عبد و

یوم الأمن المأمون هذا
یوم إظهار المصون من
المکنون هذا یوم إبلاء
السرائر فلم یزل ع یقول
هذا یوم هذا یوم فراقبوا
الله عز و جل و اتقوه و
اسمعوا له و أطيعوه و
احذروا المکر ولا تخادعوه و
فتشوا ضمائرکم و لا
تواربوه و تقربوا إلى الله
بتوحیدہ و طاعة من أمرکم
أن تطيعوه و لا تمسکوا
بعصم الکوافر و لا یجنح
بکم الغی فتضلوا عن سبیل
الرشاد باتباع أولئک الذین
ضلوا و أضلوا قال الله عز من
قائل فی طائفة ذکرهم

معبود کا دن ہے اور یہ عہد و پیمان کے بیان
کا دن ہے اور اس دن سے نفاق اور انکار
کے بیان کی وضاحت ہوتی ہے یہ ایمان
کی حقیقتوں کے واضح کرنے کا دن ہے
اور یہ شیطان کی شکست کا دن ہے اور یہ
قطعی دلیل کا دن ہے اور یہی فیصلے کا دن
ہے جس سے تمہیں ڈرایا جاتا ہے اور یہی
ملاء اعلیٰ کا دن ہے جس سے تم اعراض کر
رہے ہو اور یہی درست رہنمائی کا دن ہے
اور بندوں کو عطا کرنے کا دن ہے اور یہ
طلب کرنے والوں پر دلیل کا دن ہے۔ یہ
وہ دن ہے کہ جس میں سینوں کے چھپے
ہوئے راز اور امور کی پوشیدگیاں ظاہر کی
گئیں اور یہ اہل خصوص یعنی خاص لوگوں
کے لیے نصوص یعنی صریح حکم کا دن ہے یہ
شیث کا دن ہے یہ ادریس کا دن ہے یہ
یوشع کا دن ہے یہ شمعون کا دن ہے یہ امن
اور مامون کا دن ہے اور یہ چھپے ہوئے
محفوظ کے اظہار (کنْتُ کنزاً مخفیہ)

بَالْذِمِّ فِي كِتَابِهِ إِنَّا أَطَعْنَا
سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا
السَّبِيلَا رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ
مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَهُمُ لَعْنًا
كَبِيرًا وَ قَالَ تَعَالَى وَ إِذْ
يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ
الضُّعْفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فُهِلْ أَنْتُمْ

مغنون عنا من عذاب الله
من شيء قالوا لو هدانا الله
لهديناكم أفترّدرون
الاستكبار ما هو ترك
الطاعة لمن أمروا بطاعته و
الترفع على من ندبوا إلى
متابعته و القرآن ينطق من
هذا عن كثير أن تدبره
متدبر زجره و وعظه و

کا دن ہے اور یہ رازوں میں مبتلا کرنے کا
دن ہے اور یہ اسراروں کا دن ہے
اور (جناب امیر مسلسل یہی فرماتے رہے
یہ وہ دن ہے اور یہ وہ دن ہے) پس تم
مراقب و نگران جانو اللہ عز و جل کو اور ڈرو
اس سے، اس کی بات سنو اور اس کی
اطاعت کرو اور مکرو دھوکے سے بچو اور اس
سے دھوکے کا برتاؤ نہ کرو اور اپنے دلوں
اور ضمیروں کی خوب تفتیش و تحقیق کر لو اور نہ
دھوکہ کھاؤ۔

اللہ کا قرب تلاش کرو اس کی توحید کے
ذریعے اور ان کی اطاعت کے ذریعے جنگی
اطاعت کرنے کا اس نے حکم دیا ہے اور
کافرہ عورتوں کے دھوکے میں مت آؤ کہ
ان کی کوئی عزت و عصمت نہیں ہوتی آگاہ
رہو کہ گمراہ تم میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور تم
ان لوگوں کی اتباع کر کے اللہ کے راستے
سے بھٹک جاؤ گے جو خود گمراہ ہیں اور
لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

اعلموا أيها المؤمنون أن الله عز وجل قال إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَلَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ أْتَدْرُونَ مَا سَبِيلَ اللَّهِ وَمَنْ سَبِيلَهُ وَمَنْ صَرَّاطَ اللَّهِ وَمَنْ طَرِيقَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَمَرَ اللَّهُ وَمَنْ وَلايَتَهُ وَلايَتِ اللَّهِ وَمَنْ حُجَّتِ اللَّهِ أَنَا صَرَّاطَ اللَّهِ أَنَا طَرِيقَ اللَّهِ وَأَنَا أَمَرَ اللَّهِ أَنَا قَسِيمَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَأَنَا حُجَّةَ اللَّهِ وَلايَتَهُ اللَّهُ وَلايَتِي وَأَنَا نَوْرَ الْأَنْوَارِ أَنَا يَدَ اللَّهِ أَنَا لِسَانَ اللَّهِ أَنَا أُذُنَ اللَّهِ أَنَا جَنْبَ اللَّهِ وَأَنَا عَيْنَ اللَّهِ وَأَنَا مَالِكَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَبِهُوا عَنْ رَقْدَةِ الْغَفْلَةِ وَبَادِرُوا بِالْعَمَلِ قَبْلَ

اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں ایک جماعت کی مذمت فرمائی ہے جب ان میں سے ایک کہے گا ﴿رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا﴾ ۶۷ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿۶۸﴾ ”بے شک ہم نے اطاعت کی اپنے سرداروں اور بڑوں کی پس انہوں نے ہمیں صحیح راستے سے بھٹکا دیا اے ہمارے رب ان کو عذاب میں سے دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔“ (سورہ احزاب آیت ۶۷-۶۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”کمزور لوگ ان سے کہیں گے جو کہ اپنے آپ کو بڑا جانتے تھے اور متکبرین میں سے تھے کہ بے شک ہم تو تمہارے تابع تھے پس کیا تم ہماری طرف سے کچھ کام آؤ گے اللہ کے عذاب میں سے تو وہ کہیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے

حلول الأجل و سابقوا إلى
مغفرة من ربكم قبل أن
يضرب بالسور بباطن
الرحمة و ظاهر العذاب
فتنادون فلا يسمع نداؤكم
و تضجون فلا يحفل
بضجيجكم و قبل أن
تستغيثوا فلا تغاثوا
سارعوا إلى الطاعات قبل
فوت الأوقات فكان قد
جاءكم هادم اللذات فلا
مناص نجا و لا محيص
تخلص عودوا رحمكم الله
بعد انقضاء مجيعكم
بالتوسعة على عيالكم و البر
بأخوانكم و الشكر لله عز و
جل على ما منحكم و أجمعوا

ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم تمہیں بھی
ہدایت دیتے اور تمہاری رہنمائی کرتے۔“
(سورہ ابراہیم آیت ۲۱، غافر ۷۷)
اس میں استکبار (تکبر) کا ذکر ہے کیا
تمہیں معلوم ہے کہ استکبار کیا ہے؟ یہ ان
کی اطاعت نہ کرنے کو کہتے ہیں جنکی
اطاعت کا امر دیا گیا اور ان پر اپنے آپ کو
افضل جاننا جنکی اطاعت کی طرف ان کو
دعوت دی گئی اور قرآن اس میں بہت سے
لوگوں کی طرف سے بات کرتا ہے اگر کوئی
تدبر کرنے والا سوچنے والا اسکا تدبر
کرے اور سوچے تو قرآن نے خوب
سرزنش کی ہے اور نصیحت کی ہے۔
اے لوگو! تم جان لو کہ بے شک اللہ تبارک
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند
فرماتا ہے جو اس کے راستے میں صف
باندھ کر لڑتے ہیں اور ایسے گویا کہ وہ سیسہ
پلائی ہوئی دیوار ہیں تو کیا تم جانتے ہو کہ
اللہ کا راستہ (صراط) کون ہے؟ کیا تم

جانتے ہو کہ اللہ کی سبیل کون ہے؟ کیا تم
جانتے ہو کہ اللہ کا طریق کون ہے؟ کیا تم
جانتے ہو کہ اللہ کی ہدایت کون ہے؟ کیا تم
جانتے ہو کہ اللہ کا امر کون ہے؟ کیا تم
جانتے ہو کہ اللہ کی ولایت کس کی ولایت
ہے؟ کیا تم جانتے ہو اللہ کی حجت کون
ہے؟۔

اے لوگو! سن لو میں ہوں اللہ کی صراط
میں ہوں اللہ کا راستہ، میں ہوں اللہ کی
سبیل، میں ہوں جنت اور جہنم کا تقسیم
کرنے والا، میں ہوں اللہ کی ہدایت، میں
ہوں اللہ کا امر، میں وہ ہوں کہ جس نے
میری اطاعت سے روگردانی کی اللہ اس کو
منہ کے بل آگ میں گرائے گا، میں ہوں
اللہ کی حجت، مجھ (علیؑ) کی ولایت اللہ کی
ولایت ہے جو آج تم پر واجب کر دی گئی
ہے اور تا قیامت واجب رہے گی میں علیؑ
روز محشر کا مالک ہوں میں ہوں نور الانوار
میں ہوں اللہ کا ہاتھ، اس کی زبان، اس

یجمع اللہ شملکم و تباروا
یصل اللہ ألفتکم و تهادوا
نعم اللہ کہا مناکم
بالثواب فیہ علی أضعاف
الأعیاد قبلہ و بعدہ إلا فی
مثله و البر فیہ یشمر البال و
یزید فی العمر و التعاطف
فیہ یقتضی رحمة اللہ و عطفہ
و هیئوا لإخوانکم و
عیالکم عن فضله بالجهد
من جودکم و بما تناله
القدرة من استطاعتکم و
أظهروا البشر فیما بینکم و
السرور فی ملاقاتکم و الحمد
للہ علی ما منحکم و عودوا
بالمزید من الخیر علی أهل
التأمیل لکم و ساووا بکم

ضعفاء کم فی مآکلکم و ما
تناله القدرة من
استطاعتکم و علی حسب
إمكانکم فالدرهم فیہ
بمائة ألف درهم و المزید
من الله عز و جل و صوم هذا
اليوم مما ندب الله تعالى
إليه و جعل الجزاء العظيم
كفالة عنه حتی لو تعبد له
عبد من العبيد فی الشبيبة
من ابتداء الدنيا إلى
تقضيها صائما نهارها قائما
ليلها إذا أخلص المخلص فی
صومه لقصرت إليه أيام
الدنيا عن كفاية و من
أسعف أخاه مبتدئا و بره
راغباً فله كاجر من صام

کے کان، اس کا پہلو اور اس کی آنکھ، اور
تمہیں اور تمام مخلوق کو مجھے ہی حساب دینا
ہوگا۔

پس تم لوگ غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ
اور وقت مقررہ آنے سے پہلے عمل میں
جلدی کرو اور ایک دوسرے سے سبقت
لے جاؤ اپنے رب کی مغفرت کی طرف قبل
اس کے کہ وہ دیوار کھینچ دی جائے کہ جس
کے اندر تو اللہ کی رحمت ہو اور اس کے ظاہر
میں عذاب ہو پھر تم آوازیں دو گے چیخ
و پکار کرو گے لیکن تمہاری کوئی ندا نہ سنی
جائے گی اور تم شور و غوغا کرو گے لیکن
تمہارے شور کی پرواہ نہ کی جائے گی اور
قبل اس کے کہ تم فریاد طلب کرو اور تمہاری
فریاد پر نہ پہنچا جائے اور تمہاری فریاد رسی
نہ کی جائے اور تیزی دکھاؤ عبادات و
اطاعات میں اوقات کے فوت ہو جانے
اور نکل جانے سے پہلے گویا کہ تمہارے
پاس لذتوں کو گرانے والی چیز آچکی پس

هذا اليوم وقام ليلته ومن
فطر مؤمنا في ليلته فكلما
فطر فعاما و فعاما يعدها
بيده عشرة فنهض ناهض
فكيف بمن تكفل عددا من
المؤمنين و المؤمنات و أنا
ضمينه على الله تعالى الأمان
من الكفر و الفقر و إن مات
في ليلته أو يومه أو بعده إلى
مثله من غير ارتكاب كبيرة
فأجره على الله تعالى و من
استدان لإخوانه و أعانهم
فأنا الضامن على الله إن بقاءه
قضاة و إن قبضه حمله عنه و
إذا تلاقيتم فتصافحوا
بالتسليم و تهانوا النعمة في
هذا اليوم و ليبلغ الحاضر

کوئی نجات کی جگہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی
کوئی مقام چھٹکارے کا ہے اور اللہ تم پر رحم
کرے عادت ڈالو اپنی اس محفل و مجلس
کے مکمل اور ختم ہونے کے بعد اپنے اہل و
عیال کے ساتھ وسعت کرنے کی اور حسن
سلوک کرنے کی اپنے بھائیوں کے ساتھ
اور اللہ عز و جل کا شکر ادا کرنے کی اس کی
ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں
اور آپس میں اتفاق اور اکٹھے رہو اللہ
تمہاری مشکلات کو سمیٹ دے گا اور ایک
دوسرے کے ساتھ نیکی کرو اللہ تعالیٰ
تمہاری الفت و محبت جوڑ دے گا اور اللہ کی
نعمتوں پر خوش ہو جاؤ جیسے کہ وہ تمہیں خوش
کرتا ہے اس میں ثواب کے ساتھ دو گنا کر
کے اور آج کے دن کو جس طرح اس نے
تمہارے لیے ایک بہت بڑی عظیم عید
قرار دیا ہے اور آج کے دن نیکی و حسن
سلوک کے مال کو پھل و پھول لگاتا ہے اور
عمر میں اضافہ کرتا ہے اور آپس میں مہربانی

الغائب و الشاهد البائن و
ليعد الغنى على الفقير و
القوى على الضعيف

کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی کا
تقاضہ کرتا ہے اور تیار کرو اپنے عطیات
اپنے بھائیوں اور اہل عیال کے لیے

اور فضل سے کوشش کر کے اپنی سخاوت میں سے اور ایسی چیزوں سے جن تک تمہاری
استطاعت سے تمہاری قدرت پہنچ سکے اور خوشی کا آپس میں اظہار کرو اور سرور ظاہر کرو اپنی
ملاقات میں۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں تمہارے عطیہ کرنے اور تمہیں دینے پر اور مزید بھلائی کی عادت
ڈالو اور بار بار بھلائی کرو اپنی طرف میلان رکھنے والوں پر اور اپنے ساتھ شریک کرو غریب
مومن بھائی کو اپنے ساتھ کھانے میں اور ہر اس شے میں جس تک تمہاری استطاعت و قدرت
ہے اور اس دن ایک درہم ایک لاکھ درہم کے برابر ہوگا اور اس پر بھی مزید اللہ کی طرف سے
ہوگا اور اس دن جس نے اپنے مومن بھائی کی مدد کی تو اس کو بے حساب ثواب عطا کیا جائے گا
اور جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کی کفالت کی ذمہ داری لے تو میں اللہ کی طرف سے اس کا
ضامن ہوں کہ اسے امان ملے گی کفر اور فقر سے اور اگر وہ اسی رات مر گیا یا اس دن فوت ہو گیا
تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے اپنے بھائی کے لیے قرض لیا اور اس کی مدد کی تو بھی

میں اللہ پر اس کے لیے ضامن ہوں کہ وہ اسے اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے باقی رکھے گا اور اگر اس کی روح قبض کرے گا تو اس کی طرف سے خود قرض ادا کرے گا۔

آج کے دن جب تم آپس میں ملو تو مصافحہ کرو اور اس دن کی نعمت پر خوشی کا اظہار کرو یا درکھو یہ اللہ کی سب سے عظیم نعمت ہے جو آج کے دن تم پر نازل ہوئی پس جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے اور موجود کو اس اجتماع سے الگ ہو جانے والے کو بھی یہ بات پہنچا دینی چاہیے اس کے بعد کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔

خطبہ مکمل ہونے کے بعد جناب امیرِ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

(حوالہ: احسن البلاغہ قدیم - خطب النادرہ امیر المومنینؑ)

امیر المومنین نے فرمایا:-

۱۔ ”میں ایسا معنی ہوں جس پر کسی اسم اور شبیہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

۲۔ میں ہی وہ اسماء حسنیٰ ہوں جنہیں پکارنے کا حکم دیا گیا۔“

(مشارق انوار الیقین ۱۴۳/۱۴۰)

رسول اللہ نے فرمایا:-

”اگر لوگ جان لیں کہ علیؑ کا نام امیر المومنین کب رکھا گیا تو وہ کبھی ان کے فضل و مقام کا انکار نہ کر سکیں ان کا نام امیر المومنین تب رکھا جا چکا تھا جب آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھے۔“

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:-

”ہم ہی وہ پہلے اہلبیتؑ ہیں جن کے اسماء کو اللہ نے شہرت و اکرام بخشا جب اس نے آسمان و زمین پیدا کئے تو ایک ندا کرنے والے (فرشتے) کو حکم دیا اس نے (با آواز بلند) تین مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ تین مرتبہ اشہد ان محمد الرسول اللہ اور تین مرتبہ اشہد ان علیاً امیر المومنین حقاً

”میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ حقیقی امیر المومنین ہیں“ کا اعلان کیا۔

ہدیہ

ہم اپنی اس ناچیز کوشش کو ہدیہ کرتے ہیں حضرت باقر العلوم کی خدمتِ اقدس میں جن کا نام نامی محمدؐ اور لقب باقر ہے۔ باقر اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کو چیر کر اس میں سے کوئی قیمتی شے نکالے۔ میرے مولاً نے بھی علم کی دبیز تہوں کو چیر کر اس میں سے حقائق کے آبدار موتی نکالے اور خلقِ خدا کو مالا مال کر دیا۔ ہم نے بھی انہی کی عطا کی ہوئی توفیق سے، اُن کی امداد سے، ان کی تائید سے اور انہی کے احسان و کرم سے کوشش کی ہے کہ تاریخ کے سینے کو چیر کر علم کے اُن خزانوں کو برآمد کریں جنہیں صدیوں سے علمی جاگیرداروں نے لوگوں سے چھپا رکھا تھا تاکہ لوگ اپنے مالکوں کے بارے میں غور و تدبر کر ہی نہ سکیں کیونکہ غور و تدبر کی بنیاد علم ہوتا ہے اور علم وہ حاصل کر نہیں سکتے تھے کیونکہ اس پر بہت سے سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے خطرات مول لئے اور ان سانپوں کے ہوتے ہوئے وہ خزانے نکال لائے۔ اب یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس خزانے کے ایک ایک نقطہ پر تدبر کریں، اس کی روح تک پہنچیں اور پھر اس روح کو اپنی روح میں سمو لیں اور حقائقِ دین تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

وما توفیق الا باللہ العلیٰ العظیم

انتساب

میرے مولا امیر المومنین !!!

میں اپنی غنا میں بھی فقیر ہوں تو اپنے فقر میں کیوں نہ فقیر ہونگا، میں اپنے علم میں بھی جاہل ہوں تو جہالت میں کیوں نہ جاہل ہونگا، میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے اس میں اگر کوئی خوبی ہے تو آپ ہی کے فضل و کرم کا فیض ہے۔ میں اپنی گفتار کے ذریعے رحم کا خواستگار کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ وہ اس کے بغیر ہی جاری ہے اور وہ آپؐ کی طرف سے ظاہر ہو رہا ہے جب بھی میری بد نصیبی نے مجھے بولنے سے محروم کر دیا تو آپؐ کے کرم سے مجھے قوت گویائی مل گئی اس لئے کہ آپؐ ہی وہ ہستی ہیں جس نے اپنے چاہنے والوں کے دلوں سے ہر اس چیز کو زائل کر دیا جو آپؐ کی ذات کے سوا تھی اور وہ آپؐ کی محبت میں ہی سرشار رہتے ہیں ان کی نگاہ آپؐ کے سوا کسی کی طرف نہیں اٹھتی آپؐ ہی ان کے مونوس و غم خوار ہیں جب وہ وحشت و تنہائی کا شکار ہوئے تو آپؐ نے بُرے آثار کو اچھے آثار کے ساتھ مٹا ڈالا اور اپنے نورانی افلاک کی وسعتوں سے اغیار کو مٹا دیا۔ آپؐ ظاہر ہیں پوشیدگی کیسی.....؟

شیخ عبدالرسول زین الدین

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کی ذات و صفات کے لئے سزاوار ہیں۔ درود و سلام کی برکھا بر سے حضرت محمدؐ کی ذات اقدس پر جو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اسرار و رموز جن کے ساتھ کھلتے اور جن کے ساتھ بند ہو جاتے ہیں اور آپؐ کی آلؑ پاک پر جن کو رب العالمین نے پاک، معصوم اور روشن چہرے والے بنایا ہے اور ان کے ساتھیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جو پہلے گزر گئے ہیں اور جو قیامت تک آنے والے ہیں۔ لعنت اور دائمی رسوائی ہو ان کے دشمنوں پر جو گزر چکے ہیں اور جو روز قیامت تک آنے والے ہیں۔

یہ کتاب ”اسماء والقباب امیر المؤمنین“ کتاب اللہ، سنت رسولؐ اور آپؐ کی معصوم آلؑ کے فرمودات میں مذکور جناب امیر المؤمنین کے اسماء والقباب پر مشتمل ہے اسے حروف تہجی کے مطابق مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں سیدنا مولانا امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے تقریباً ایک ہزار نام والقباب ذکر کئے گئے ہیں جو کہ درحقیقت کم ترین ذخیرہ ہے۔

آپؐ کی شان میں یہ ذخیرہ کم ترین کیوں نہ ہو کہ آپؐ کی شان و عظمت تو یہ ہے کہ آپؐ کے علم کے مقابل انبیاء کا علم، اوصیاء کے اسرار، اولیاء کی شان و عظمت سمندر

کے مقابل قطرے کی طرح ہے اور جو ہم نے ذکر کیا ہے اس کی مثال اس طرح ہے جیسے سوئی کا سراجر امکان (سمندر) میں ڈبویا جائے۔ اللہ کی پناہ کہ ہم اس بحرِ ناپیدہ کنار کو محدود کریں۔

یہ حقیقت ہے کہ کائنات کی ہر چیز پر امیر المؤمنین کا نام مرقوم ہے کیونکہ یہی اللہ کا نام ہے جس سے ہر شے بھری ہوئی ہے۔

اس کتاب کا مختصر تعارف یوں ہے کہ اس کے مباحث اہل معرفت کے لئے خاص ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم اور وسیع رحمت کے تحت مخلوق کو پیدا کیا تا کہ انہیں اپنی ذات کی معرفت عطا کرے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی کسی کو نہ پہچان سکتا۔ چونکہ معرفت کا تقاضہ ہے کہ عارف معروف کا احاطہ کر لے۔ اللہ کی ذات کا دلائلِ توحید کی روشنی میں احاطہ کرنا مشکل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اقویاء کی جماعت پیدا فرمائی جو اس کے احکامِ مخلوق کے تمام ضعفاء تک پہنچانے پر قادر ہوں۔ اقویاء سے مراد انبیاء اور اوصیاء ہیں۔ ان کے خاتم رسول اللہ اور آپ کے وصی امیر المؤمنین ہیں۔ حصولِ معرفت کا یہ ذریعہ ہمارے ہی اس جہان میں نہیں بلکہ ہر عالم میں اس کی مخلوق اول سے ہی موجود ہے اور ابتدائی ذرے سے ساتوں زمینوں میں بلکہ تحت الثریٰ تک موجود ہے۔

اللہ کے بعض اوامر و احکام تکوینی ہیں اور بعض تشریعی۔ ہر ایک کے مقام و مرتبہ کے مطابق اسکی تبلیغ کا سلسلہ رواں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں انہی میں سے ایک رسول

مبعوث فرمایا تاکہ وہ انہیں اللہ کی معرفت اور احکام کی تبلیغ اللہ کے اس اسم کے واسطے سے کرے جو اسم اپنے مخاطب عالم کے ساتھ مکمل مناسبت رکھتا ہو۔ جنات (کے جہان) کا مبلغ جن اور جمادات کے جہان کا مبلغ جمادات میں سے ہی مقرر ہے۔ اللہ کے اسم سے مراد اسکی تعریفات ہیں اور یہ تعریفات ہی عالم امکان (دنیا) والوں کے لئے تبلیغ اور حصول معرفت کا ذریعہ ہیں۔ اور اہلبیتؑ ہی اسماء اللہ ہیں جن کو پکارنے کا حکم اللہ نے اپنی مخلوق کو دیا جس طرح کے قرآن مجید کی ایک آیت ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، پس اسے انہی سے پکارا کرو (اعراف ۱۸۰) کی تفسیر میں مذکور ہے۔ اہل اشارہ کے لئے یہ انتہائی بلیغ اشارہ ہے، کہا جاتا ہے کہ دیواروں کے کان ہوتے ہیں لیکن ہر معلوم چیز بیان نہیں کی جاسکتی۔

جن اخبار و روایات میں امیر المومنین کا نام موجودات عالم پر مرقوم ہونے کا ذکر ہے ان کا بالاختصار ذکر حسب ذیل ہے:-

نام علیؑ جنت الفردوس کے درخت کے پتوں پر:-

رسول اللہ نے واقعہ معراج والی حدیث میں فرمایا۔ ”مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا تو وہاں کے فرشتوں نے بھی اپنے ساتھی فرشتوں کی طرح کہا (یعنی مجھے اسم سے پکارا) میں نے پوچھا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کو کیسے نہ پہچانیں کہ اللہ نے جو جنت الفردوس پیدا کی ہے اس کے دروازے کے پاس ایک درخت

ہے جس کے ہر پتے پر نورانی الفاظ میں لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ و عروۃ الوثقی و حبلہ المتین۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے ولی اور اس کی مضبوط کڑی اور مضبوط رسی ہیں۔“ (المحاضر ۸۰)

پھل کے اندر:-

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے جب عمرو بن عبدود کو قتل کیا تو نبی اکرمؐ کے پاس پہنچے آپؐ کی تلوار سے ابھی خون کے قطرے گر رہے تھے۔ نبی اکرمؐ نے جب آپؐ کو دیکھا تو اللہ اکبر کہا اور دیگر مسلمانوں نے بھی اللہ اکبر کہا۔ تب نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”اے اللہ علیؑ کو ایسی فضیلت عطا فرما جو اس سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی اور نہ اس کے بعد کسی کو ملے گی“ تو جبرائیل ایک جنتی پھل لے کر آئے اور کہا۔ ”آپؐ پر اللہ کی جانب سے سلام ہو اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہ پھل تحفے کے طور پر علیؑ کو پیش کر دیں“ اور جبرائیل نے وہ پھل آپؐ کے ہاتھ میں تھما دیا تو اس کے دو ٹکڑے ہو گئے اس کے اندر ایک سبز تہہ تھی جس پر دو سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ ”یہ تحفہ اللہ کی طرف سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے لئے ہے۔“ (فضائل ابن شاذان ۹۲)

فرشتے کی پیشانی پر:-

محمد بن حنفیہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”معراج کی رات میں نے چوتھے اور چھٹے آسمان پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا جس کا آدھا جسم آگ اور آدھا جسم

برف سے بنا ہوا تھا اور اسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا (ایّد اللہ محمداً بعلى)۔ ”اللہ نے علیؑ کے ذریعے محمدؐ کی مدد فرمائی“ میں متعجب ہوا تو اس فرشتے نے کہا آپ تعجب کیوں کرتے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے دنیا پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ہی میری پیشانی پر لکھ دیا تھا۔ (المحتضر ۹۹)

جنت کے دروازے پر:-

احمد بن حنبل نے مسند میں حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”میں نے جنت کے دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیٰ اخوہ لکھا ہوا دیکھا۔“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علیؑ ان (محمدؐ) کے بھائی ہیں۔ (المحتضر ۱۰۲)

آسمان کے دروازے اور نورانی پردوں پر:-

حضرت جابر بن عبد اللہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”کیا وجہ ہے کہ لوگ علیؑ کو مقدم رکھنے کی وجہ سے مجھے ملامت کرتے ہیں مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! مجھے میرے رب نے علیؑ کو مقدم رکھنے کا حکم دیا ہے اور اسے امیر المؤمنین اور میری امت کا امام بنایا ہے۔ اے لوگو! جب مجھے ساتوں آسمان پر لے جایا گیا (معراج کی رات) تو میں نے آسمان کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی بن ابی طالب امیر المؤمنین)۔“ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علیؑ امیر المؤمنین ہیں“ اور جب میں

نورانی پردوں کے پاس پہنچا تو ہر نورانی پردے پر بھی لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی امیر المومنین ہیں“ اور جب میں عرش کے قریب پہنچا تو عرش کے ہر حصے اور ہر کنارے پر بھی یہی لکھا ہوا تھا۔ (المحتضر ۱۴۲) جنت کے ہر پردے پر:-

حضرت سلمہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”علی ساتویں آسمان پردن میں چمکتے ہوئے سورج کی طرح ہے اور آسمان دنیا پر رات میں روشن چاند کی طرح ہے۔ علیؑ افضل فہم اس قدر عطا کیا گیا ہے کہ اسے تمام اہل زمین میں بانٹ دیا جائے پھر بھی ختم نہ ہو۔ انکی نرمی لوٹ، اخلاق عیسیٰ، زہد ایوبؑ، پیشانی ابراہیمؑ، خوبصورتی سلیمانؑ اور قوت داؤدؑ کی طرح ہے علیؑ کا نام جنت کے تمام پردوں پر لکھا ہوا ہے، مجھے اللہ نے بشارت دی ہے اور علیؑ کے لئے بھی بشارت ہے۔“ نورانی پرچم (علم) پر:-

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ مسجد نبوی میں موجود تھے ایک صحابی نے جنت کا ذکر کر دیا تو رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ کا ایک نورانی پرچم ہے جس کا بانس زبرجد سے بنا ہے اسے اللہ نے آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے بنایا تھا اس پر لکھا ہوا تھا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و آل محمد خیر البریۃ وانت یا علی اکرم القوم)۔“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور آل محمد بہترین قوم ہیں اور اے علیؑ آپ قوم میں سب سے

زیادہ عزت و اکرام والے ہیں۔“ یہ سن کر جناب امیرؑ نے فرمایا۔ ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ ہدایت عطا فرمائی اور آپ کے ذریعے ہمیں اکرام و شرف بخشا۔“ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ کیا آپ نہیں جانتے کہ جس نے ہم سے محبت کی اس کو اللہ ہمارے ساتھ نصیب کرے گا اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ ”پاکیزہ مجالس میں (حقیقی) اقتدار کے مالک بادشاہ کی سچی قربت میں (بیٹھے) ہوں گے“ (القمر ۵۵)۔

(امالی الطوسی ۴۰۵/۲)

جنت و جہنم کے دروازوں پر:-

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ”جب مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تب مجھے جبرائیل نے کہا ”مجھے جنت و دوزخ کو آپ کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے“ آپؐ نے فرمایا (جب وہ پیش کی گئی) میں نے جنت اور اس کی تمام نعمتوں کو دیکھا اور جہنم اور اس کے عذابوں کو دیکھا۔ جنت کے آٹھ دروازے تھے اور ہر دروازے پر چار کلمات لکھے ہوئے تھے۔ ہر کلمہ دنیا و مافیہا سے بہتر تھا ہر اس شخص کے لئے جو اس کو سمجھ لے اور اس پر عمل کرے۔ جبرائیل نے کہا دروازوں پر جو لکھا ہے پڑھیے میں (رسول اللہؐ) نے کہا جنت کے دروازوں پر جو کچھ لکھا ہے سب میں نے پڑھ لیا ہے پہلے دروازے پر لکھا تھا ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسولؐ اور علیؑ اللہ کے ولی اور دوست ہیں ہر چیز اور کام کی ایک

تدبیر ہوتی ہے اور زندگی گزارنے کی تدبیر چار چیزیں ہیں، قناعت، کینہ (بغض) ترک کرنا، حسد سے اجتناب اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔“

دوسرے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول اور علیؑ اللہ کے ولی اور دوست ہیں آخرت میں سرخروئی حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں۔ یتیموں کے سر پر دست شفقت رکھنا، بیواؤں کے ساتھ احسان کرنا، مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا اور فقراء اور مساکین کا خیال رکھنا۔“

تیسرے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول اور علیؑ اللہ کے ولی ہیں۔ دنیا میں اچھی صحت کا دار و مدار چار عادات پر ہے کم بولنا، کم سونا، کم چلنا، اور کم کھانا۔“

چوتھے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول اور علیؑ اللہ کے ولی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کا اکرام کرے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اپنے والدین کی عزت و ادب کرے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔“

پانچویں دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول اور علیؑ اللہ کے ولی ہیں جو چاہتا ہے اس سے کوئی گالی گلوچ نہ کرے، نہ وہ کبھی رسوا ہو، نہ وہ کسی پر ظلم کرے نہ اس پر ظلم کیا جائے اور وہ دنیا و آخرت میں مضبوط کڑی کو تھامے رکھے تو (فلیقل) اس پر واجب ہے کہ کہے۔ (لا الہ الا اللہ محمد رسول

اللہ علی ولی اللہ)۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے ولی ہیں۔“

چھٹے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی اللہ کے ولی ہیں جس کو پسند ہو کہ اس کی قبر وسیع و کشادہ ہو تو وہ مساجد بنائے۔ جو چاہتا ہے کہ قبر میں اس کے جسم کو کیڑے مکوڑے نہ کھائیں تو وہ زیادہ وقت مساجد میں گزارے اور مساکین کو لباس مہیا کرے، جو چاہتا ہے کہ تندرست و توانا رہے وہ مساجد میں ذکر عام کرے، اور جو چاہتا ہے کہ جنت میں اپنا مقام اور جگہ دیکھے اسے چاہیے کہ وہ مساجد میں رہے۔“

ساتویں دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی اللہ کے ولی ہیں۔ چار اعمال سے دل منور ہو جاتا ہے۔ ۱۔ مریض کی عیادت کرنا۔ ۲۔ جنازے میں شریک ہونا۔ ۳۔ مُردوں کے لئے کفن خریدنا۔ ۴۔ قرض ادا کرنا۔“

آٹھویں دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی اللہ کے ولی ہیں جو ان آٹھوں دروازوں سے جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ خود میں چار خوبیاں پیدا کرے، صدقہ، سخاوت، حسن اخلاق اور لوگوں کی تکالیف دور کرنا۔“

پھر میں نے جہنم کے دروازے دیکھے۔ پہلے دروازے پر تین کلمات لکھے ہوئے

تھے۔ ”جس نے اللہ سے امید رکھی وہ خوش رہا، جو اللہ سے ڈرتا رہا وہ امن میں رہا، اور وہ شخص برباد ہو گیا جس نے غیر اللہ سے امید رکھی اور غیر اللہ سے ڈرتا رہا۔“

دوسرے دروازے پر یہ تین کلمات مرقوم تھے۔ ”جو چاہتا ہے کہ قیامت کے دن برہنہ نہ ہو وہ دنیا میں برہنہ کو لباس پہنائے جو چاہتا ہے کہ روز قیامت پیاسا نہ رہے وہ دنیا میں پیاسوں کو پانی پلائے۔ جو چاہتا ہے کہ روز قیامت بھوکا نہ رہے تو وہ دنیا میں بھوکوں کو کھانا کھلائے۔“

تیسرے دروازے پر یہ کلمات مرقوم تھے۔ ”اللہ کافروں پر لعنت کرے، بخیلوں پر اللہ کی لعنت ہو، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

چوتھے دروازے پر یہ تین کلمات لکھے تھے۔ ”جو اسلام کی اہانت کرتا ہے اللہ اس کو رسوا کرے، جو اہلبیتؑ کی شان میں گستاخی کرتا ہے اللہ اس کو ذلیل و خوار کرے جو مخلوق پر ظلم کرنے والے کا ساتھ دیتا ہے اللہ اس پر لعنت کرے۔“

پانچویں دروازے پر لکھا تھا۔ ”خواہشات کی پیروی نہ کر کیونکہ خواہشات ایمان سے دور لے جاتی ہیں بے ہودہ اور بے مقصد نہ بول کہیں اللہ کی رحمت سے محروم و مایوس نہ ہو جائے اور ظالم کا مددگار نہ بن۔“

چھٹے دروازے پر لکھا تھا۔ ”میں (جہنم) تہجد گزاروں اور روزہ داروں پر حرام ہوں۔“

ساتویں دروازے پر یہ تین کلمات مرقوم تھے۔ ”اپنا محاسبہ خود کر لو اس سے پہلے کہ

تمہارا حساب لیا جائے، اللہ کو پکارو اس سے پہلے کہ تمہیں اس کی طرف لوٹا دیا جائے اور تب تم اس کی طاقت نہ رکھو گے۔ (فضائل ابن شاذان ۱۵۲)

ہمارے رب کے عرش پر:-

امام موسیٰ ابن جعفر فرماتے ہیں۔ ”ہم اپنے رب کے عرش پر مرقوم ہیں وہاں اس طرح لکھا ہے، محمدؐ انبیاء میں سے بہترین، علیؑ اوصیاء میں سے اعلیٰ اور ان کے سردار ہیں، فاطمہؑ عورتوں کی سردار ہیں۔ میں خاتم الاوصیاء، طالب الباب، صاحب صفین، اہل بصرہ سے انتقام لینے والا اور صاحب کربلا ہوں۔ جو ہمارے ساتھ محبت اور ہمارے دشمنوں سے دوری اختیار کرے گا وہ ہمارے ساتھ جنت کے گھنے، لمبے سایوں اور بہتے پانی کے چشموں کا مالک بنے گا۔“ (الاختصاص ۸۷)

ہندوستان کے ایک درخت پر:-

کلب بن وائل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہند میں ایک درخت دیکھا جس کے پھول پر ”محمدؐ رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا اور بہت سے درخت اور پتھروں پر محمدؐ اور علیؑ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔

سورج کے اطراف پر:-

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ ”سورج کے دورخ ہیں ایک رخ آسمان والوں کے لئے اور دوسرا زمین والوں کے لئے روشنی کرتا ہے اور اس کی دونوں اطراف میں کچھ لکھا ہوا ہے۔“ پھر فرمایا۔ ”کیا

تمہیں معلوم ہے کہ وہاں کیا لکھا ہوا ہے؟“۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”سورج کا جو رخ اور حصہ آسمان کی طرف ہے اس پر (اللہ نور السموات والارض)۔“ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو حصہ زمین کی طرف ہے اس پر (علی نور الارضین)۔ ”علی تمام زمینوں کا نور ہیں“ لکھا ہے۔ (ارشاد القلوب ۱۳۸/۲)

پتھروں، درختوں اور پتوں پر:-

نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”معراج کی رات میں نے کوئی ایسا دروازہ، حجاب، درخت، پتا، اور پھل نہیں دیکھا کہ جس پر (علی علیہ السلام) نہ لکھا ہو۔“ مولا علیؑ کا نام مبارک تو ہر چیز پر مرقوم ہے۔ (مشارق الانوار الیقین ۱۴۹)

عرش کے پردے پر:-

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! بلیس سے اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ﴿أَسْتَكَبَّرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ﴾ ”کیا تو نے تکبر کیا یا تو عالین (بلند مرتبہ) والوں میں سے تھا“۔ (ص ۷۵) یہاں الْعَالِيْنَ سے کیا مراد ہے؟ کیا وہ لوگ ہیں جو فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ عرش کے حجاب میں تھے، ہم نے اللہ کی تسبیح بیان کی تو فرشتوں نے بھی تخلیق آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے تسبیح بیان کرنا شروع کر دی، جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا فرمایا اور

فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا انہیں یہ حکم ہماری وجہ سے دیا گیا تھا تمام فرشتوں نے تو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے انکار کر دیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس! جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اسے سجدہ کرنے میں تجھے کوئی چیز مانع ہے تو متکبر ہو گیا ہے یا تو خود کو ان اعلیٰ لوگوں میں شمار کرتا ہے؟ جن کے نام عرش کے حجاب پر لکھے ہیں۔

ہم اللہ کا دروازہ ہیں جس سے داخل ہوا جاتا ہے۔ ہمارے واسطے اور وسیلے سے ہی ہدایت کے متلاشی ہدایت پاتے ہیں۔ جس نے ہم سے محبت کی اس سے اللہ محبت کرے گا اور جنت عطا کرے گا۔ جس نے ہم سے عداوت و بغض رکھا اللہ اس سے نفرت کرے گا اور اسے دوزخ کا ایندھن بنائے گا۔ (فضائل الشیعہ ۴۹)

آسمان کے ستونوں پر:-

جنات میں سے ایک عورت نے رسول اللہ کے پاس آ کر اسلام قبول کیا اور وہ رسول اللہ کے پاس ہر ہفتے آیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ وہ چالیس دن کے بعد آئی تو رسول اللہ نے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا! میں کسی کام کے سلسلہ میں اس سمندر پر گئی جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کے کنارے ایک سبز چٹان پر ایک آدمی بیٹھا تھا جو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے کہہ رہا تھا اے اللہ! میں نے محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کا واسطہ دے کر تجھ سے معافی مانگی لیکن تو نے مجھے معاف نہیں کیا، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں۔ میں نے

پوچھا تم ان ہستیوں کو کیسے جانتے ہو؟ اس نے کہا میں نے عرصہ دراز تک زمین پر رب کی عبادت کی اور پھر ایک طویل مدت تک آسمان پر رب کی عبادت کی ہے میں نے آسمان پر کوئی ایسا ستون نہیں دیکھا جس پر یہ نہ لکھا ہو ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی امیر المومنین ہیں جن کے ذریعے میں نے محمد کی مدد کی ہے۔“

(المحاسن ۲۴۳)

نورانی تاج پر:-

رسول اللہ نے مولا علیؑ سے فرمایا ”قیامت کے روز آپؑ کو ایک نورانی سواری پر بٹھا کر لایا جائے گا اور آپؑ کے سر پر نورانی تاج ہوگا جس کی چار اطراف ہوں گی اور ہر طرف یہ تین سطریں لکھی ہوں گی (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد رسول اللہ اور علیؑ ولی اللہ ہیں۔“ پھر آپؑ کے لئے ایک پروقار کرسی رکھی جائے گی اور آپؑ کو جنت کی کنجیاں دے دی جائیں گی پھر آپؑ کے سامنے پہلے اور بعد والے تمام لوگ جمع کئے جائیں گے آپ اپنے شیعوں کو جنت اور اپنے دشمنوں کو جہنم جانے کا پروانہ جاری فرمائیں گے کیونکہ آپ ہی جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں اور آپ اللہ کے امین ہیں۔“

(مشارق انوار الیقین ۱۸۱)

چین میں درختوں کے پتوں پر:-

محمد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں امام صادقؑ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے پوچھا

دروازے پر کون ہے؟ میں نے کہا چین کا ایک آدمی تو آپؐ نے فرمایا۔ ”اسے اندر لاؤ“ جب وہ آیا تو امامؑ نے پوچھا۔ ”تم چین میں بھی ہمیں جانتے ہو؟“۔ اس نے جواب دیا جی ہاں حضور۔ آپؐ نے پوچھا۔ ”تم ہمیں کس طرح جانتے ہو؟“۔ اس نے کہا اے فرزند رسولؐ! ہمارے ہاں ایک درخت ہے جس پر ہر سال ایک پھول اگتا ہے جو دن میں دو مرتبہ رنگ بدلتا ہے صبح کے وقت ہم اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور شام کے وقت لا الہ الا اللہ علی خلیفۃ رسول اللہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ (مدینۃ المعاجز ۲/۴۶۰)

مولانا علیؒ کی کتاب میں :-

ابو جعفرؑ فرماتے ہیں۔ میں نے مولانا علیؒ کی کتاب دیکھی اس میں لکھا تھا۔ ”انسان کی قدر و قیمت اس کی معرفت ہے اللہ تعالیٰ ہر بندے کا حساب اس کی عقل کے مطابق لے گا جس قدر اسے دنیا میں عقل دی گئی تھی“۔ (معانی الاخبار)

جنت الفردوس میں درخت کے پتوں پر :-

رسول اللہؐ نے معراج والی حدیث میں فرمایا۔ ”مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا وہاں کے فرشتوں نے بھی پہلے فرشتوں کی طرح میرا استقبال کیا (یعنی نام سے پکارا) میں نے کہا تم ہمیں یوں جانتے اور پہچانتے ہو جیسے جاننے کا حق ہے انہوں نے کہا ہم آپؐ کو کیسے نہ پہچانتے ہوں کہ ہم صبح و شام عرش کے پاس سے گزرتے ہیں اور اس پر لکھا ہوا ہے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی بن

ابی طالبؑ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذریعے میں نے ان کی مدد کی“ تو ہم جان گئے کہ علیؑ اللہ کے ولی ہیں آپ جناب امیرؑ کو ہماری طرف سے سلام کہنا۔

پھر مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا تو ان فرشتوں نے بھی اپنے ساتھی فرشتوں کی طرح (میرا نام لے کر) مرحبا کہا میں نے پوچھا فرشتوں تم ہمیں کماحقہ جانتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کو کیوں نہ جانتے ہوں کہ اللہ نے جنت الفردوس پیدا فرمائی اور اس کے دروازے کے قریب ایک درخت ہے جس کے ہر پتے پر نورانی حروف میں لکھا ہے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی بن ابی طالب عروۃ اللہ الوثقی و حبل اللہ المتین و عینہ علی الخلائق اجمعین) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ تعالیٰ کی مضبوط کڑی اور رسی (وسیلہ) اور جمیع مخلوقات کے نگہبان ہیں“ ہماری طرف سے علیؑ کو سلام کہنا۔ (تفسیر فرات ۱۳۳)

جبرائیلؑ کے پروں پر:-

رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ ”میرے پاس جبرائیلؑ نے اپنے پر پھیلانے ایک پر لکھا تھا۔ ”اللہ کے سوال کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں“ اور دوسرے پر لکھا تھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور علیؑ وصی ہیں“۔

جبرائیل کے پروں پر مرقوم دعا:-

جب یہود حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کے لئے جمع ہوئے تو عیسیٰؑ کو جبرائیل نے اپنے پر تلے ڈھانپ لیا تو حضرت عیسیٰؑ نے دیکھا کہ پر کے اوپر لکھا ہوا تھا۔ (اللھم انی ادعوك باسمك الواحد الأعز وادعوك اللھم باسمك الكبير المتعال، الذی ثبت به اركانك کلھا ان تكشف عني ما صبحت وامسیت فيه) ”اے اللہ میں تیرے واحد اور با عزت، بڑائی و بلندی والے مبارک اسم کے ذریعے دعا کرتا ہوں کہ جس کی بدولت تیرے جملہ ارکان ثابت و قائم ہیں، صبح شام مجھ پر آنے والی مشکلات اور مصائب کو ختم کر دے۔“

(النور المبين في قصص الانبياء والمرسلين)

کرسی پر:-

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دیکر بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ عرش، کرسی، افلاک کبھی قائم نہ رہتے اور زمین و آسمان کبھی سلامت نہ رہتے اگر ان پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) نہ لکھا ہوتا۔“ (الواعظ)

نام علیٰ ایک تختی پر:-

جب حضرت ابوطالبؑ کے ہاں مولا علیؑ کا ظہور ہوا تو انہوں نے آپؑ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسدؑ کا ہاتھ پکڑا آپ (علیؑ) کو سینے سے لگایا اور ایک ندی کی

طرف چل دیئے اور (اشعار میں) کہا:-

يأرب ذا الغسق الدجى والقمر المنبلج المضى
بين لنا من حكمك المقضى ما ذاترى فى اسم ذا العلى
”اے تاریک رات اور روشن چاند کے رب ہمیں بتا کہ نام علیؑ میں تیری کیا حکمت ہے۔“

زمین پر بادل کے ٹکڑے جیسی کوئی چیز نمودار ہوئی۔ مولا علیؑ کے ساتھ اسے بھی جناب ابوطالبؑ نے اٹھالیا اور گھر واپس آگئے صبح دیکھا تو وہ ایک سبز تختی تھی جس پر (اشعار کی صورت میں) لکھا ہوا تھا:-

خصصتما بالو لد الزكى والطاهر المنتجب الرضى
فاسمه من شاخ على على اشتق من العلى
”تمہیں ایک پاکیزہ، برگزیدہ اور پیارے بیٹے کی بدولت اعزاز بخشا گیا ہے اس کا نام شرافت و بلندی والا ہے، نام علیؑ بلندی سے مشتق ہے۔“

اس تختی کو کعبہ میں لٹکا دیا گیا تا وقتیکہ اسے ہشام بن عبد الملک لے گیا۔

(فضائل بن شاذان ۱۲)

عرش کے پایوں پر:-

امام رضاؑ نے فرمایا۔ ”جب اللہ نے آدمؑ کو فرشتوں سے سجدہ کروا کے اور جنت میں

داخل کر کے شرف و اکرام بخشا انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ کیا اللہ نے کسی کو مجھ سے بھی افضل بنایا ہوگا؟ اللہ کی آواز آئی۔ ”اے آدمؑ سر اٹھا کر عرش کے ستون کی طرف دیکھو“۔ جب انہوں نے دیکھا تو وہاں پر لکھا ہوا تھا۔ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی بن ابی طالب امیر المومنین و زوجته فاطمة سيدة نساء العالمین و الحسن و الحسين سیّد شباب اهل الجنة) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، علیؑ ابن ابی طالبؑ امیر المومنین ہیں ان کی زوجہ محترمہ فاطمہؑ زہراؑ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں“۔ (الجواهر السنیة)

ہر چیز پر:-

جب اللہ نے عرش پیدا کیا تو اس پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا اور یہی کلمات پانی، کرسی، لوح، اسرافیل کے چہرے، جبرائیل کے پروں، آسمانوں و زمین کے اطراف، پہاڑوں کی چوٹیوں، سورج اور چاند پر لکھ دیئے۔ (الجواهر السنیة)

جنت کے دروازے پر:-

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جنت کے دروازے پر یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں۔ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخوة ولی اللہ اخذت ولا یتہ علی الذر قبل خلق السموات والارض بالغی عام، من سرہ ان یلقی اللہ

وہو عنہ راض فلیوال علیاً وعترتہ فہم نجبائی واولیائی
 و خلفائی و احبائی)۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول اور علیؑ ان کے
 بھائی اور اللہ کے ولی ہیں۔ ان کی ولایت زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل
 رقم کر دی گئی تھی جو چاہتا ہے کہ وہ اللہ سے ملے اس حال میں کہ اللہ اس سے راضی
 ہو تو وہ علیؑ اور ان کی اولاد سے محبت رکھے کیونکہ وہ میرے برگزیدہ، دوست، خلفاء
 اور محبوب ہیں۔“ (الجواہر السنیۃ)

عرش پر:-

ایک مقام پر تمام بنی آدم جمع تھے اور آپس میں بحث و تکرار کر رہے تھے کہ اللہ کی
 مخلوق میں سب سے افضل ہمارے باپ آدمؑ ہیں۔ بعض نے کہا کہ مقرب فرشتے
 افضل ہیں، بعض نے کہا عرش اٹھانے والے فرشتے افضل ہیں، اس دوران بیتہ اللہ
 کی آمد ہوئی تو اسے لوگوں کے اختلاف کے بارے میں بتایا گیا تو وہ جناب آدمؑ
 کے پاس گیا اور کہا کہ میں اپنے بھائیوں کے پاس گیا تو وہ اس بات پر جھگڑ رہے
 تھے کہ مخلوق میں سب سے افضل کون ہے؟ میرے پاس کوئی جواب نہ تھا کہ میں
 انہیں بتا سکتا تو آدمؑ نے فرمایا میرے بیٹے! میں اللہ جل جلالہ کے سامنے کھڑا تھا کہ
 مجھے عرش پر یہ کلمات لکھے ہوئے نظر آئے۔ (بسم اللہ الرحمن الرحیم
 محمد و آل محمد خیر من برأ اللہ)۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم محمدؐ اور ان کی آلؑ
 پاکیزہ لوگوں میں سب سے بہترین ہے۔“ (قصص الراوندی)

نبیؐ کے نام سے متصل:-

نبیؐ اکرم نے فرمایا۔ ”اے علیؑ! میں نے چار مقامات پر آپؐ کا نام اپنے نام کے ساتھ متصل دیکھا ہے۔ معراج کے دوران جب میں بیت المقدس پہنچا تو وہاں میں نے ایک چٹان پر لکھا ہوا دیکھا۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول اور اللہ نے ان کے وزیر علیؑ کے ذریعے ان کی مدد فرمائی“ اور جب میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو اس پر میں نے لکھا ہوا دیکھا۔ ”میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں تنہا (مالک) ہوں، میری مخلوق میں محمدؐ میرے منتخب برگزیدہ ہیں ان کے وزیر علیؑ کے ذریعے میں نے ان کی تائید اور نصرت کی ہے“ اور جب میں رب العالمین کے عرش پر پہنچا تو اس کے پایوں پر لکھا ہوا تھا۔ ”میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری مخلوق میں محمدؐ میرے حبیب ہیں اور میں نے ان کے وزیر علیؑ کے ذریعے ان کی تائید و نصرت کی ہے“ اور جب میں جنت میں پہنچا تو اس کے دروازے پر لکھا تھا۔ ”میرے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ میری مخلوق میں میرے حبیب ہیں میں نے ان کے وزیر علیؑ کے ذریعے ان کی تائید و نصرت کی ہے۔“

(مکارم الاخلاق)

چاند کے سیاہ داغ پر:-

امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا۔ ”جب اللہ تعالیٰ نے چاند پیدا فرمایا تو اس پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا۔ یہ وہی سیاہ نشانات

ہیں جو تمہیں چاند میں نظر آتے ہیں۔ (الاحتجاج ۸۳/۱)

ایک عظیم پردے پر:-

مولا علیؑ نے فرمایا۔ ”آدمؑ نے اپنے رب سے کلمات سیکھے اور کہا کہ اے اللہ میں نے محمدؐ کے وسیلہ سے معافی کا سوال کیا تو آپ نے میری توبہ قبول کر لی؟ اللہ نے فرمایا تجھے محمدؐ کا کیسے علم ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نے یہ نام اس وقت ایک عظیم پردے پر لکھا ہوا دیکھا تھا جب میں جنت میں مقیم تھا۔ (تفسیر العیاشی ۴۱/۱)

حور کے رخسار پر:-

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اللہ اس کے لئے جنت میں سرخ یا قوت کے ستر ہزار محلات بنادے گا۔ ہر محل میں سفید موتی سے بنے ستر ہزار کمرے ہیں ہر کمرے میں سبز زبرجد سے بنی ہوئی ستر ہزار چار پائیاں اور پلنگ ہیں ہر پلنگ پر سندس اور ریشم کے ستر ہزار بستر ہیں اس پر خوبصورت زلفوں والی حور ہے اور اس کے دائیں رخسار پر (محمد ﷺ رسول اللہ) بائیں رخسار پر (علی ﷺ ولی اللہ) اس کی پیشانی پر (حسن ﷺ) ٹھوڑی پر (حسین ﷺ) اور اس کے ہونٹ پر (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھا ہے۔“

(جامع الاخبار)

کائنات کی ہر چیز پر:-

قاسم بن معاویہ نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا کہ یہ لوگ معراج کے واقعہ میں ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے عرش پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق) لکھا ہوا دیکھا تو امامؑ نے فرمایا۔ ”سبحان اللہ انہوں نے دوسری باتوں کی طرح اس کو بھی بدل ڈالا؟“۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا۔ ”اللہ نے عرش پیدا کیا تو اس کے پایوں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا کرسی پیدا کی تو اس کے پایوں پر بھی (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا لوح محفوظ کو پیدا کیا اس پر بھی (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا۔ اسرافیل کو پیدا کیا تو اس کی پیشانی پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا۔ جبرائیل کو پیدا کیا تو اس کے پروں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا آسمان پیدا کئے تو اس کے اطراف و اکناف پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا زمینیں پیدا کیں تو ان کے ہر طبقہ پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا۔ پہاڑ پیدا کئے تو ان کی چوٹیوں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا، سورج پیدا کیا تو اس پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین)

لکھ دیا، چاند پیدا کیا تو اس پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) لکھ دیا اور چاند میں جو سیاہی نظر آتی ہے وہ یہی الفاظ لکھے ہوئے ہیں تم جب بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو تو (فلیقل) تم پر واجب ہے کہ ہو علی امیر المومنین ولی اللہ۔ (الاحتجاج ۸۳) کرسی نے قرار نہ پکڑا:-

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا! کرسی، عرش اور افلاک کبھی قائم اور ثابت نہ رہتے اور نہ ہی آسمان و زمین سلامت رہتے اگر ان پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین) نہ لکھا ہوتا۔“ (بخاری الانوار ۸/۲۸) چٹان پر:-

مرزا محمد تقی فرماتے ہیں مجھے ایک روسی سفیر نے واقعہ سنایا۔ اس سفیر کا نام خانیقوف تھا اور عیسائی مذہب کا پیروکار تھا۔ وہ ہماری کتابوں کا قاری، ہماری زبان عربی وغیرہ عربی کا عالم اور احادیث و آثار کا عالم تھا۔ وہ حکومت کی جانب سے مختلف ملکوں کی سیاحت پر مامور تھا۔ بہت سے عجیب و غریب معاملات اس کی نظر سے گزرے تھے۔ اس نے ہمیں اس وقت کا واقعہ بیان کیا جبکہ وہ تبریز میں مقیم تھا۔ وہ کہتا ہے! میں اپنی سیاحت کے دنوں میں ماوراء اس کے علاقہ میں تھا۔ مجھے خبر ملی کہ شہر کے قریب بلند و بالا پہاڑوں میں ایک ایسا پہاڑ ہے جس پر چڑھنا بہت مشکل ہے اس

پر واضح جلی خط میں ”علی“ لکھا ہوا ہے۔ مجھے پنچشم خود دیکھنے کا اشتیاق ہوا اور میں نے مزدور اور کدال لئے اور اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ بڑے پہاڑوں کے بیچ ایک پہاڑ پر ویسا ہی لکھا ہوا تھا جیسا مجھے بتایا گیا تھا۔ اس لکھائی کا رنگ پہاڑوں کے رنگ سے مختلف تھا۔ میں نے سوچا ممکن ہے یہ مصنوعی ہو۔ میں نے مزدوروں کو حکم دیا تو انہوں نے کدال پکڑے اور پہاڑ پر چڑھ گئے تو میں نے اسے کھودنے کا حکم دیا۔ انہوں نے کھودنا شروع کر دیا جب انہوں نے پہاڑ (پتھر) توڑا تو اس کی لکھائی کے نیچے اسی طرح کی لکھائی اور بھی موجود تھی تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی انسان کا بنایا ہوا (مصنوعی) نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

(صحیفة الابرار ۱/۳۳۰)

اللہ کے پردوں پر:-

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے پردے (نورانی حجاب) پیدا کیے اور ان کے اطراف وحوشی پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ)۔“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی ابن ابی طالب ان کے وصی ہیں“ لکھ دیا۔ پھر عرش پیدا کیا تو اسکے ستونوں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ) لکھ دیا۔ پھر زمینیں پیدا کیں تو ان کے پہاڑوں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ) لکھ دیا۔ پھر لوح پیدا کی تو اس کے کناروں پر (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی وصیہ) لکھ دیا۔“

(مدینة المعاجز ۱۴۱)

پرندوں کے پروں پر:-

آئمہ کے اوصاف سے متعلق مشہور حدیث طارق میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ان (آئمہ) کے نام پتھروں، جنت کے دروازوں، دوزخ کے دروازوں، عرش، افلاک، ملائکہ کے پروں، جلالت و عزت خداوندی کے حجابوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ سمندروں کی گہرائیوں میں مچھلیاں انہی کے نام کی تسبیح اور ان کے شیعوں کے لیے ان کے نام کے وسیلہ سے بخشش کی دعائیں کرتی ہیں۔“ (مشارق انوار الیقین)

جنت کے پردوں پر:-

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”علی بن ابی طالبؑ ساتویں آسمان پر دن کے وقت روشن سورج کی طرح ہیں“ اور فرمایا۔ ”ان کا نام جنت کے ہر پردے پر لکھا ہوا ہے۔“ (امالی الصدوق۔ مدینۃ المعاجز ۱۳۸)

زمین کے اطراف پر:-

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حضرت جابر والی حدیث میں مذکور ہے۔ ”اللہ تعالیٰ نے ہمارے انوار کو تسبیح کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے (ہمارے انوار نے) تسبیح کی تب فرشتوں نے بھی تسبیح کرنا شروع کر دی اگر ایسا نہ ہوتا تو فرشتے کبھی نہ جان سکتے کہ اللہ کی تسبیح کس طرح کی جاتی ہے۔ پھر اللہ نے زمین پیدا کی تو اس کے اطراف پر۔ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین وصیہ بہ ایدتہ ونصرتہ)۔“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی امیر المومنین آپ کے وصی ہیں میں نے علی کے ذریعے ہی آپ کی تائید و نصرت

کی ہے، لکھ دیا۔ (جامع الاخبار)

سدرۃ المنتہی پر:-

رسول اللہ نے حدیث معراج میں فرمایا کہ جب میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا تو میں نے وہاں (انا للہ لا الہ الا و احدی محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ علی و نصرتہ بہ الا و انہ قد سبق فی علمی انہ مبتلی و مبتلی بہ)۔ ”میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد میری مخلوق میں سے برگزیدہ ہیں میں نے ان کے وزیر علیؑ کے ذریعے ان کی تائید و نصرت کی اور بے شک وہ آزمائش ہیں اور ان کے ذریعے آزمائش کی جائے گی۔“

المکان پر:-

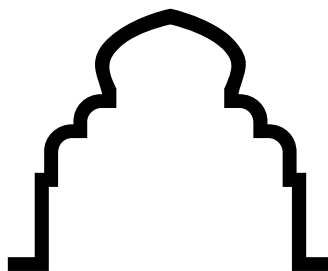
امام باقر علیہ السلام کی جابر والی حدیث میں مذکور ہے۔ ”۔۔۔ پھر اللہ نے چاہا کہ مکان پیدا کرے جب پیدا کر لیا تو اس پر (لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین وصیہ بہ ایدتہ و نصرتہ) لکھ دیا۔“

ہوا پر:-

امام باقر علیہ السلام نے جابر والی حدیث میں فرمایا۔ ”۔۔۔ پھر اللہ نے ہوا کو پیدا کیا تو اس پر (لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین وصیہ بہ ایدتہ و نصرتہ بہ) لکھ دیا پھر جنات پیدا کیے اور ہوا کو ان کا مسکن بنایا ان سے اپنی ربوبیت، محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا عہد لیا۔“

(صحیفۃ الابرار ۱/۱۶۰)

شیخ عبدالرسول زین الدین



امیر المؤمنین کے ﴿الف﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء والقباب

اول المؤمنین: مؤمنین میں سے پہلا:

عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں ابو عبیدہ، ابو بکر اور دیگر چند صحابہ موجود تھے جب رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ ”اے علی تم ایمان لانے والے مومنوں میں سے پہلے ہو اور اسلام لانے والوں میں سے پہلے ہو اور تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی“۔ (ذخائر العقبیٰ ۹۵)

افضل خلق اللہ: اللہ کی مخلوق میں سب سے افضل:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”بے شک علیؑ میرے علاوہ اللہ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں اور بے شک حسنؑ اور حسینؑ جو انان جنت کے سردار ہیں اور ان کے باپؑ ان دونوں سے افضل ہے اور بے شک فاطمہؑ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور بے شک علیؑ میرا پسندیدہ ہے“۔ (مائتہ منقبة ۲)

الاذان: اعلان:

حکیم بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن حسینؑ کو یہ فرماتے سنا آپؑ نے فرمایا۔ ”بے شک علیؑ کا ایسا نام قرآن میں ہے جسے وہ (لوگ) نہیں جانتے کیا تم نے اللہ کا یہ ارشاد نہیں سنا ﴿وَإِذَا نُنَادِيَنَّ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَى النَّاسِ﴾“ اور یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کی طرف سے سب لوگوں کے لئے اعلان ہے“ (توبہ ۳)

(تفسیر فرات)

امین: امین:

آپ کا نام جنت کے خزانہ داروں کے ہاں امین ہے۔

الأب: باپ:

﴿۱﴾۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں“۔

(عیون الاخبار)

﴿۲﴾۔ جب امیر المومنینؑ کی شہادت ہوئی تو آپ کے گھر میں یہ منادی سنی گئی۔ ”آگ میں جانے والا بہتر ہے یا وہ بہتر ہے جو قیامت کے دن امن میں رہے گا؟“ پھر ندا کرنے والے نے ندا دی۔ ”رسول اللہؐ بھی وفات پا گئے اور تمہارے باپ (علیؑ) بھی“۔ (المناقب ۳)

الایمان: الایمان:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں ﴿حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ ”تمہیں ایمان کی محبت عطا فرمائی اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ فرما دیا“۔ (حجرات ۷) فرمایا۔ ”اس میں ایمان سے مراد امیرالمومنین ہیں“ ﴿وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ ”اور اس نے تمہاری طرف کفر، فسق اور نافرمانی کو ناپسند کیا“۔ (حجرات ۷) فرمایا۔ ”اس میں کفر، نافرمانی اور گناہ سے مراد پہلا، دوسرا اور تیسرا ہیں“۔ (تفسیر البرہان ۲۰۶/۴)

اصب: عمدہ ترین:

بیان کیا جاتا ہے کہ حوروں کے ہاں مولاً کا نام اصب (عمدہ ترین) ہے۔

امین اللہ علیٰ علیہ: اللہ کے علم پر امین:

امام رضاؑ کے خادم ابوصلت ہروی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امام رضاؑ کو فرماتے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے والد گرامی امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے بابا امام جعفرؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے بابا امام باقرؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے بابا امام زین العابدینؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے بابا امام حسینؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے اپنے بابا امام علیؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ کو

فرماتے ہوئے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ نے فرمایا۔ ”علیٰ ابن ابی طالبؑ دنیا پر میری حجت بلاد میں میرا نور اور میرے علم کے امین ہیں۔ جس نے انکی معرفت حاصل کر لی وہ دوزخ میں نہیں جائے گا اگرچہ اس نے میری نافرمانی کی ہو اور جس نے ان کا انکار کر دیا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا خواہ اس نے میری اطاعت کی ہو۔“ (مائتہ منقبة ۳۲)

ایلیا:

انجیل میں آپؐ کا نام ایلیا ہے اور عربوں کی زبان میں وہ علیؑ ہے۔

آیۃ الہدی: نشان ہدایت:

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات جب مجھے ساتویں آسمان پر لیجا گیا تو میں نے عرش کے نیچے سے ایک آواز سنی۔ ”علیٰ نشان ہدایت اور اہل ایمان کے محبوب ہیں، یہ علیؑ تک پہنچا دیں“ جب آپؐ واپس آئے تو یہ بات آپؐ کو بھلا دی گئی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۖ﴾ ”اے رسولؐ! جو کچھ تمھاری طرف تمھارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اُسے پہنچا دو، اور اگر تم نے (ایسا) نہ کیا تو پس تم نے اُس کی رسالت کو نہ پہنچایا“

(مائتہ منقبة ۳۸)

الاء الرحمن: رحمٰن کی نعمت:

معلیٰ بن محمد اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ﴾ ”پس تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے“ کے بارے میں فرماتے ہیں نبی یا وصی کس کو جھٹلاؤ گے۔ یہ آیت سورہ رحمٰن میں نازل ہوئی۔ (اصول الکافی ۱/۲۱۷)

اخوالطیار: جعفر طیار کے بھائی۔

ابوالحسن المدائنی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ معاویہ نے امیر المومنین کو خط لکھا کہ ”اے ابوالحسن میری بہت ساری فضیلتیں ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہوں میں رسول اللہ کا سسرالی (مومنین کا ماموں) اور کاتب وحی ہوں“۔ جب امیر المومنین نے خط پڑھا تو فرمایا۔ ”اے ابوالفضائل! کلیجہ چبانے والی ماں کا بیٹا ہم پر فخر کرتا ہے اے لڑکے اس کو لکھ:-

نبی میرے بھائی اور سسر ہیں اور شہیدوں کے سردار حمزہ میرے چچا ہیں اور جعفر جو کہ صبح و شام فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں میرے بھائی ہیں اور محمد کی بیٹی میرا سکون اور میری زوجہ ہیں ان کا گوشت میرے گوشت اور خون کے ساتھ ملا ہوا ہے اور احمد کے دونوں نواسے اسی فاطمہ سے میرے بیٹے ہیں پس تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے کی طرح ہو؟“۔ (المناقب ۱۹/۲)

آیۃ حب الرسول: رسول اللہ کی محبت کی نشانی:

عمرو نے کہا اے اللہ کے رسول آپ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

”اس کی محبت“ اور اپنا ہاتھ علیؑ کے کندھے پر رکھ کے فرمایا۔ ”جس نے اس سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے ہم سے دشمنی رکھی۔“ (المناقب ۵/۲)

اول من یخاصم:

قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو فرماتے سنا کہ ”قیامت کے روز سب سے پہلے میں اللہ کے ساتھ بات کرنے کے لیے کھڑا ہوں گا۔“ (امالی الطوسی ۸۳/۱)

اخو الملائکۃ: ملائکہ کا بھائی:

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”آسمان والوں میں سب سے پہلے اسرافیلؑ نے امیر المؤمنین کو بھائی بنایا، پھر جبرائیلؑ نے مولا علیؑ کو بھائی بنایا سب سے پہلے عرش نے پھر خازن جنت رضوان نے پھر ملک الموت نے آپؐ سے محبت کی۔ ملک الموت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے محبین پر اس طرح نرمی کرتا ہے جس طرح وہ انبیاءؑ پر نرمی کرتا ہے۔“ (ارشاد القلوب ۲۳۵/۲)

الامام المبین: امام مبین:

امام حسنؑ نے فرمایا۔ ”رسول اللہؐ پر جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ﴾ ”اور ہر چیز کو ہم نے امام مبین میں جمع کر رکھا ہے۔“ (یس ۱۲) تو ابوبکر و عمر نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ کیا اس (امام مبین)

سے مراد تو رات ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”نہیں“۔ انہوں نے کہا انجیل ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”نہیں“۔ انہوں نے کہا قرآن ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”نہیں“۔ اسی وقت امیر المومنینؑ تشریف لے آئے تو آپؐ نے فرمایا۔ ”اس سے مراد یہ (علیؑ) ہیں۔ یہی وہ امام ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم سمودیا ہے۔“

(معانی الاخبار ۹۵)

امیر المؤمنین: امیر المومنین:

[۱]۔ جابر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ سے پوچھا کہ میں آپؐ پر قربان جاؤں امیر المومنینؑ کو امیر المومنینؑ کیوں کہا گیا؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”کیونکہ وہ انہیں علم دیتے ہیں (یعنی مومنین کو) کیا تو نے اللہ کی کتاب سے یہ نہیں سنا ﴿وَنُمِيزُ أَهْلَنَا﴾“ ہم اپنے خاندان والوں کو رسد دلا دیں گے۔“ (یوسف ۶۵)

(معانی الاخبار ۶۳)

[۲]۔ ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”بے شک ہم اول اہل بیتؑ ہیں جب اللہ نے آسمان و زمین خلق فرمائے تو ان کو ہمارے ناموں سے ہی نور بخشا کیونکہ جب اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا تو منادی کو حکم دیا پس وہ پکارا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تین مرتبہ پکارا محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور پھر تین مرتبہ پکارا کہ علیؑ امیر المومنین ہیں۔“

(بحار الانوار ۳۸/۱۲۹۵)

۳۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک دن علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے تو لوگوں نے کہا۔ امیر المومنینؑ آگئے نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ کا نام امیر المومنین مجھ سے پہلے ہی رکھ دیا گیا تھا“۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا آپ سے بھی پہلے؟۔ آپؐ نے فرمایا عیسیٰؑ و موسیٰؑ سے بھی پہلے“۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ عیسیٰؑ و موسیٰؑ سے بھی پہلے؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”بلکہ سلیمانؑ اور داؤدؑ سے بھی پہلے“۔ آپؐ اسی طرح آدمؑ تک تمام انبیاء کے نام گنتے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ”جب اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کی آنکھوں کے درمیان ایک موتی معلق کیا جو اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتا تھا۔ اللہ نے فرمایا۔ میں تجھے ایسے انسان کا مسکن بناؤں گا جس کو میں امیر المومنین بناؤں گا جب اللہ نے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کو ظاہر کیا تو آپؐ کو اس موتی میں رکھا تو اللہ نے تخلیق آدمؑ سے قبل ہی آپؐ کا نام امیر المومنین رکھا تھا“۔
(فضائل ابن شاذان ۱۳۸)

امام اہل الطاعة: اہل اطاعت کے امام:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کے حوالے سے بیان فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”معراج کی رات میرے رب نے مجھ سے کلام کیا فرمایا۔ اے محمدؐ! میں نے کہا لبیک رب و سعدیک۔ فرمایا۔ آپؐ کے بعد علیؑ میری مخلوق پر میری حجت اور میرے اطاعت گزاروں کے امام ہیں جس نے اس کی اطاعت کی اس نے

میری اطاعت کی جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی میں آپ کی امت کے لیے آپ کے بعد اسے نشان ہدایت بناؤں گا جس سے لوگ ہدایت حاصل کریں گے۔ (المجالس السنیۃ ۲۰۰۱)

الامیر: امیر:

نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ میرے ساتھ تجھ کو وہی نسبت ہے جو ہبتہ اللہ کو آدمؑ سے، سام کو نوحؑ سے، اسحاق کو ابراہیمؑ سے، ہارون کو موسیٰؑ سے نسبت ہے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اے علیؑ! تم میرے وصی اور خلیفہ ہو جو آپؐ کی وصایت و خلافت کا انکار کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں (اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں) اور آپؐ کا اس سے کوئی تعلق نہیں میں روز قیامت اس کا دشمن ہوں گا اے علیؑ تم میری امت میں سب سے افضل اور ان سب سے بڑھ کر سلامتی والے اور ان میں سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ حلم والے اور سب سے زیادہ شجاع دل والے اور سب سے بڑھ کر سخی ہو۔ اے علیؑ! میرے بعد تم ہی امام اور امیر ہو۔ تم ہی میرے بعد صاحب اختیار اور وزیر ہو۔ میری امت میں تمھاری کوئی مثال نہیں۔“

(امالی الصدوق)

أذن الواعية: یاد رکھنے والے کان:

مکحول نے امام علیؑ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ ”اور اسے ایک یاد رکھنے والا کان یاد رکھے“ (الحاقہ ۱۲)۔ رسول اللہ

نے فرمایا۔ ”میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اُذُنٌ وَّ اَعِيَّةٌ (یاد رکھنے والے کان) علیٰ کے کان بنادے“ اور علیؑ کہا کرتے تھے کہ ”میں رسول اللہ سے کوئی بھی بات سنتا تو اسے صحیح سمجھ کر یاد کر لیتا تھا“۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے سکھاؤں پس تو میرے علم کا سمجھ کر یاد رکھنے والا کان ہے۔“ (تفسیر البرہان ۱۵۰/۳)

امام الخلیفۃ: مخلوق کے امام:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اللہ اس کو ہلاک کرے جو علیؑ سے لڑائی کرے جو علیؑ سے لڑے اور اس کی مخالفت کرتا ہے اللہ اس پر لعنت کرے میرے بعد علیؑ اس مخلوق کے امام ہیں جو علیؑ سے آگے بڑھا وہ مجھ سے آگے بڑھا جس نے علیؑ کو چھوڑ دیا اس نے مجھے چھوڑ دیا اور جس نے علیؑ پر کسی کو فضیلت دی اس نے مجھ پر فضیلت دی میں علیؑ سے صلح کرنے والے کے لیے صلح جو اور اس سے لڑائی کرنے والے کے لیے لڑائی کرنے والا ہوں میں اس کا دوست ہوں جو علیؑ کا دوست ہے اس سے محبت کرنے والا ہوں جو اسے محبوب رکھے اور اس کا دشمن ہوں جس نے اس سے عداوت رکھی۔“ (امالی الطوسی ۵۸۹)

ابو الریحانتین: دو خوشبوؤں کا باپ:

جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو وصال سے تین دن پہلے فرماتے سنا۔ ”اے ابو الریحانتین (اے دو پھولوں (خشبوؤں) کے باپ) تجھ پر اللہ

کا سلام ہو میں تمہیں اپنی دو خشتوںیں (پھول) تمہیں وصیت کرتا ہوں پس تھوڑے ہی عرصے بعد تیرے دونوں رکن تجھ سے چلے جائیں گے پس اللہ میرے بعد تم پر باقی رہ جانے والا ہے۔ جب رسول اللہ نے وصال فرمایا تو علیؑ نے فرمایا۔ ”یہ میرا ایک رکن ہے جس کے بارے میں رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تھا“ اور جب سیدہ فاطمہؑ کا وصال ہوا تو مولیٰ علیؑ نے فرمایا۔ ”یہ وہ رکن ہے جس کے بارے میں رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا“۔ (معانی الاخبار ۴۰۳)

الایۃ المحکمۃ: محکم آیت:

عبدالرحمن بن کثیر الهاشمی امام ابو عبد اللہ سے اللہ کے فرمان ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ﴾۔ ”وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے کچھ آیتیں محکم ہیں“۔ (آل عمران ۷) کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ”اس (آیات محکمات) سے مراد امیر المومنینؑ اور آئمہ کرامؑ ہیں۔ ﴿وَأُخْرُ مُتَشَبِهَاتٌ﴾ ”اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں“ اس (متشابہات) سے مراد فلاں فلاں فلاں ہیں۔ ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ﴾ ”وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے“ اس سے مراد ان تینوں کے گھروالے اور ان کے ساتھی ہیں۔ ﴿فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ﴾ ”فتنہ پروری کی خواہش کے زیر اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے ان متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں“۔

(آل عمران ۷)۔ (تفسیر العیاشی ۱/۱۸۵)

اول وارد علی الحوض: حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے:

سلمان فارسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا۔ ”روز قیامت حوض کوثر پر سب سے پہلے وہ آئے گا جو سب سے پہلا مسلمان ہے اور وہ علی ابن ابی طالب ہے۔“ (مناقب الخوارزمی ۱۷)

ابو تراب: ابو تراب:

عباسیہ بن ربیع فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس سے پوچھا کہ رسول اللہ نے علی کی کنیت ابو تراب کیوں رکھی؟ انہوں نے کہا: کیونکہ وہ صاحب ارض (زمین کے مالک) اور زمین پر رہنے والوں کے لیے اللہ کی حجت ہیں انہی کی وجہ سے اس کی بقاء اور سکون ہے میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا۔ ”جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر علی کے شیعہ کے لیے تیار کردہ ثواب و بزرگی کو دیکھے گا تو کہے گا ﴿يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَبًّا﴾ اے کاش میں علی کا شیعہ ہوتا اور اسی بارے میں اللہ کا یہ قول ہے ﴿وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَبًّا﴾“ اور (ہر) کافر کہے گا: اے کاش! میں تراب ہوتا“ (نباء ۴۰)۔ (معانی الاخبار ۱۲۰)

آیۃ موسیٰ و ہارون: موسیٰ و ہارون کی نشانی:

روایت ہے کہ ایک دن ہارون اپنے بھائی موسیٰ کے ساتھ فرعون کے دربار میں گئے

اور ان دونوں کے دل میں فرعون کا ڈر تھا کہ اچانک ان سے پہلے ایک گھڑسوار آیا جس کا لباس سونے کا تھا اور جس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اور فرعون سونے کو بہت پسند کرتا تھا اس نے فرعون سے کہا ان دونوں کو جواب دو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا فرعون گھبرا گیا اور کہا کل یہ معاملہ ہوگا جب وہ دونوں نکل گئے تو اس نے دربانوں کو بلایا اور انہیں سزا دی اور کہا کہ یہ گھڑسوار میری اجازت کے بغیر کیسے اندر داخل ہوا تو انہوں نے فرعون کی عزت کی قسم کھائی کہ ان دو آدمیوں کے علاوہ کوئی اور داخل ہی نہیں ہوا۔ وہ گھڑسوار علیؑ تھے یہ وہ شخص ہیں جس کے ذریعے اللہ نے انبیاء کی پوشیدہ مدد کی اور ان کے ذریعے محمدؐ کی اعلانیہ مدد کی بے شک یہ اللہ کا سب سے بڑا کلمہ ہے جس کو اللہ نے اپنے اولیاء کے لیے ظاہر کیا وہ جس صورت میں چاہتا ہے اس کے ذریعے ان کی مدد کرتا ہے اس کلمہ کے ذریعے وہ اللہ کو پکارتے ہیں پس وہ ان کو جواب دیتا ہے اور انہیں نجات دیتا ہے اور اللہ کی اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے ﴿وَنَجْعَلُ لَكُمْ سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمْ﴾ بِاٰيٰتِنَا ﴿﴾ اور ہم تم دونوں کے لئے سلطان عطا کریں گے۔ سو وہ ہماری نشانیوں کے سبب سے تم تک نہیں پہنچ سکیں گے“ (قصص ۳۵)۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ گھڑسوار ان دونوں کے لیے بڑی نشانی تھا“۔ (القطرۃ ۱/۶۶)

آیۃ محمد: محمدؐ کی نشانی:

ابو جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”بے شک علیؑ محمدؐ کے لیے نشانی ہیں اور بے

شک محمد علیؑ کی ولایت کی طرف بلاتے ہیں کیا تم تک اللہ کے رسول کا یہ قول نہیں پہنچا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے اے اللہ تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ (بصائر الدرجات ۷۷)

اصل الدین: دین کی بنیاد:

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر الصادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ رسول اللہؐ نے وضو کے لیے پانی منگوایا وضو کے بعد علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا۔ ”بے شک میں تو ڈرانے والا ہوں۔“ پھر اپنا ہاتھ علیؑ کے سینے پر رکھا اور فرمایا۔ ”ہر قوم کے لیے ہادی ہوتا ہے“ اور پھر فرمایا۔ ”اے علیؑ! تم دین کی بنیاد ہو تم ہی ایمان ہو اور مقصد ہدایت ہو اور مشہور تلوار چلانے والوں کے قائد ہو میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں۔“ (بصائر الدرجات ۳۰)

اول الائمة: ائمہ کے پہلے:

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا مجھے اپنے بعد آئمہ کی تعداد بتائیے آپؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ! ان کی تعداد بارہ ہے ان کے پہلے تم اور آخری القائم علیہ السلام ہیں۔“ (بحار الانوار ۲۳۲/۳۶)

اول البصلین: پہلا نمازی:

زید بن علیؑ بن الحسینؑ سے روایت ہے کہ انہوں نے پڑھا ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا﴾

صَالِحًا ۖ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ

”اور ان کا باپ صالح (شخص) تھا، سو آپ کے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور وہ اپنا خزانہ (خود ہی) نکالیں“ (الکہف ۸۲) پھر جناب زید نے کہا۔ ”ان دونوں کو ان کے نیک ماں باپ کی وجہ سے بچا لیا پس کون زیادہ حقدار ہے ہم میں سے حفاظت کا جبکہ رسول اللہ ہمارے نانا ہیں اور ان کی بیٹی ہماری ماں ہیں اور عورتوں کی سردار ہماری نانی ہیں اور لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والا اور سب سے پہلے نماز پڑھنے والا ہمارا باپ ہے“۔ (بحار الانوار ۴۶/۱۷۳)

ابراہیمؑ فی سخائہ: سخاوت میں ابراہیمؑ:

ثابت بن دینار سے روایت ہے کہ اس نے ابو حمزہ ثمالی سے انہوں نے علی بن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد گرامی امام حسینؑ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف دیکھا اور وہ آگے بڑھے ان کے ارد گرد صحابہ کی جماعت تھی آپ نے فرمایا۔ ”جو کوئی چاہتا ہے کہ یوسفؑ کو اس کے حسن میں اور ابراہیمؑ کو ان کی سخاوت میں اور سلیمانؑ کو ان کی ہیبت میں دیکھے اور داؤدؑ کو ان کی قوت میں دیکھے وہ اس (علی ابن ابی طالبؑ) کو دیکھے۔“

(بحار الانوار ۳۹/۳۵)

اخو رسول اللہ: رسول اللہ کے بھائی:

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جنت کے دروازے پر

لکھا ہوا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں علیؑ اللہ کے رسول کے بھائی ہیں اور یہ بات اللہ کے آسمان وزمین کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔ (الخصال ۶۳۸)

انیس المسبحات: تسبیح کے دانوں سے انس رکھنے والا: مولا علیؑ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں تسبیح کے دانوں سے انس رکھنے والا ہوں۔“

ابو الحسن: ابوالحسنؑ: حارث الاعور جو مولا علیؑ کے علمدار ہیں ان سے روایت ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہؐ اپنے صحابہ کے مجمع میں تھے آپؐ نے فرمایا۔ ”میں تم کو وہ شخص دکھاتا ہوں جو علم میں آدمؑ، فہم میں نوحؑ اور حکمت میں ابراہیمؑ ہے۔ اسی اثنا میں مولا علیؑ تشریف لے آئے ابو بکرؓ نے کہا آپؐ نے ایک آدمی کو تین رسولوں سے تشبیہ دی ایسے آدمی کے لیے کتنی خوش بختی ہے یا رسول اللہؐ یہ آدمی کون ہے؟ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ ”اے ابو بکر کیا تم اسے نہیں جانتے؟“۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ ”وہ ابوالحسن علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔“ ابو بکرؓ نے کہا اے ابوالحسنؑ آپ کو مبارک ہو آپؐ کی مثال کہاں ہے۔“

(مناقب الخوارزمی ۴۵)

اول مظلوم: پہلا مظلوم:

امام علیؑ بن محمد التقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ تم امیر المؤمنین کی قبر اطہر پر کہو۔ ”سلام ہو آپ پر اے ولی خداؑ پہلے مظلوم ہیں اور آپؑ ہی پہلے وہ شخص ہیں جن کا حق غصب کیا گیا اور آپؑ نے برداشت کیا یہاں تک کہ شہادت پائی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اس حالت میں اللہ سے ملاقات کی کہ آپؑ شہید تھے خدا آپؑ کے قاتلوں کو مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا کرے اور نئے نئے انداز کا عذاب دے میں آپؑ کے حق کو پہچانتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں آپؑ کی شان سے واقف ہوتے ہوئے آپؑ کے دشمنوں اور آپؑ پر ظلم کرنے والوں سے دشمنی کرتے ہوئے اور اسی حال میں اپنے خدا سے ملاقات کروں گا انشاء اللہ۔ اے اللہ کے ولی میرے گناہ بہت زیادہ ہیں لہذا آپؑ خدا کی بارگاہ میں میری سفارش کر دیں آپؑ کا مقام خدا کے نزدیک بہت بلند ہے اور آپؑ کو عزت اور حق شفاعت حاصل ہے اور خدا نے فرمایا ہے ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ﴾ اور وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے سوائے اس کے جسے وہ پسند کرے۔ (انبیاء ۲۸)

(مفاتیح الجنان ۴۲۶)

الاجر الغیر ممنون: اجر جو کبھی ختم نہ ہوگا:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ ”سوائے ان

لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لئے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ہے۔“ (التین ۶)۔ فرمایا۔ ”مومنوں سے مراد سلمان، مقداد، عمار بن یاسر اور ابوذر ہیں اور ان کے واسطے امیر المومنینؑ ایسا اجر ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔

(تفسیر فرات ۵۷۷)

الایة المنزلة من السماء: آسمان سے اتری ہوئی آیت:

ابو بصیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ﴾ ”اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسمان سے ایک نشانی اتاریں پھر ان کی گردنیں اس کے لئے جھک جائیں“ (الشعراء ۴) فرمایا۔ ”سورج زوال اور وقت عصر کے درمیان تھا پھر ایک ایسا شخص ظاہر ہوا جو اپنے چہرے حسن اور نسب سے امام الشمس معلوم ہوتا تھا۔“ میں نے کہا وہ کون تھا؟ آپؑ نے فرمایا۔ ”وہ کون ہو سکتا ہے اللہ کی قسم وہ امیر المومنینؑ ہیں وہ ہی آیت ہیں۔“

(تاویل الآیات ۳۸۶/۱۔ تفسیر البرہان ۱۸۰/۳)

اصل الامامة: امامت کی بنیاد:

آپؑ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں امامت کی بنیاد ہوں۔“

الاول فى الدين: دين كا پہلا:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں ارشاد فرمايا۔ ”ميں دين كا پہلا شخص ہوں“۔

الاول والاخر: پہلا اور آخرى:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں پہلا اور آخرى ہوں“۔

اسد النشرة: خاص بيان كا شير:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں خاص بيان كا شير ہوں“۔

آية النصر: آيت نصرت:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں آيت نصرت ہوں“۔

ام الكتاب: ام الكتاب:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں ام الكتاب ہوں“۔

اساس المجد: بزرگى كى بنياد:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں بزرگى كى بنياد ہوں“۔

آية بنى اسرائيل: بنى اسرائيل كى آيت:

آپؐ نے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں بنى اسرائيل كى آيت ہوں“۔

الازفة: بھرا ہوا برتن:

آپؐ نے اپنے ايك خطبہ ميں فرمايا۔ ”ميں ايسا برتن ہوں جو بھرا ہوا ہو“ (مراد علم

سے بھرا ہوا)۔

الاصل القديم: اصل القديم:

آپؐ کی زیارت جس کو امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کیا ہے اس میں ہے:-

السلام علیٰ اخی رسول اللہ و ابن عمہ و زوج ابنتہ و المخلوق
من طینتہ، السلام علیٰ الاصل القديم، الفرع الکریم
السلام علیٰ الثمر الجنی، السلام علیٰ ابی الحسن علی، السلام علیٰ
شجرۃ طوبیٰ، و سدرۃ المنتہیٰ۔

”رسول اللہ کے بھائی پر سلام ہو اور ان کے چچا زاد اور ان کی بیٹی کے شوہر اور ان کی
طینت سے پیدا شدہ پر سلام ہو۔ اصل القديم پر سلام ہو سب سے کریم شاخ پر
سلام ہو جنت کے پھل پر سلام ہو ابو الحسن علیؑ پر سلام ہو شجرہ طوبیٰ پر سلام ہو اور
سدرۃ المنتہیٰ پر سلام ہو“۔ (بحار الانوار ۳۰۵/۹۸)

اسم اللہ: اللہ کا اسم:

آپؐ کی ساتویں زیارت میں ہے کہ ”اللہ کے پسندیدہ اسم پر سلام ہو“۔

آیۃ السابقین: نشان رفتگان

آپؐ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں آیۃ السابقین (نشان
رفتگان) ہوں“۔ (مختصر البصائر ۳۴۰)

اسماء اللہ الحسنی: اللہ کے اسماء الحسنی:

ایک خطبہ میں آپؐ نے فرمایا۔ ”میں ہی اللہ کے اسماء الحسنی ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

من المترجم:-

امیر المؤمنین کا یہ قول اس آیت کی تفسیر کرتا ہے کہ ﴿قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ﴾ ”(اے رسولؐ) کہہ دو کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو پس سب اچھے نام اسی کے ہیں۔“ (بنی اسرائیل ۱۱۰)

امیر الغزوات:

نبی اکرمؐ کی بعثت کے روز کہا گیا۔ ”اے امیر الغزواتؐ آپؐ پر سلام ہو۔“

الا خرفی الیقین: یقین کی انتہا:

آپؐ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں یقین کی انتہاء پر فائز ہوں۔“

امام آل یاسین: آل یسین کے امام:

آپؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں آل یسین کا امام ہوں۔“

امان الا حزاب: گروہوں کی امان:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں گروہوں کی امان ہوں۔“

ازہور الطارق: اندھیرے میں روشنی کی چمک:

آپؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں اندھیرے میں روشنی کی چمک ہوں۔“

ابریاء الزبور۔ زبور کا ابریا:

مولانا فرمایا۔ ”میں زبور کا ابریا ہوں۔“ (زبور میں مولانا کا نام ابریا ہے)

ایلیا انجیل: انجیل میں ایلیاء:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں انجیل میں ایلیاء ہوں۔“

استمساك العراة: پکڑنے کے لیے مضبوط رسی:

آپؐ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں پکڑنے کے لیے مضبوط رسی ہوں۔“

ابریاء التوراة: تورات کا ابریا:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں تورات کا ابریا ہوں۔“

امام المتقین: متقیوں کا امام:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں پرہیزگاروں کا امام ہوں۔“

ابو الائمة البروة: برگزیدہ اماموں کا باپ:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں برگزیدہ اماموں کا باپ ہوں۔“

اوفر الاسماع: بہت زیادہ سننے والا:

آپؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں بہت زیادہ سننے والا ہوں۔“

اول الصدیقین: سچوں میں پہلا:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں سچوں میں سے پہلا ہوں۔“

آیۃ الحکم: حلم کی نشانی:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں حلم کی نشانی ہوں۔“

اول الاسباط: خاندان میں سے پہلا:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں خاندان کا پہلا ہوں۔“

امن المفاوز: سپردگیوں کی امان:

آپؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں سپردگیوں کی امان ہوں۔“

ارث الموارث: وارثوں کا ورثہ:

آپؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں وارثوں کا ورثہ ہوں۔“

انفث النافث: طاقتوروں کا طاقتور:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں طاقتوروں کا طاقتور رہوں۔“

ابرعم النذیر: ڈرانے والا:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں ڈرانے والا ہوں۔“

امین الحساب: حساب کا امین:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں حساب کا امین ہوں۔“

امام المحشر: محشر کا امام:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں امام محشر ہوں۔“

اول المصدقین: پہلا تصدیق کرنے والا:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں پہلا تصدیق کرنے والا ہوں۔“

امام المفسرین: مفسروں کا امام:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں مفسروں کا امام ہوں۔“

امانة الاحزاب: گروہوں کی امانت:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں گروہوں کی امانت ہوں۔“

امام المفلحین: فلاح پانے والوں کا امام:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں فلاح پانے والوں کا امام ہوں۔“

امانة یس: یسین کی امانت:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں یسین کی امانت ہوں۔“

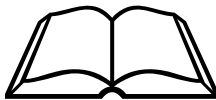
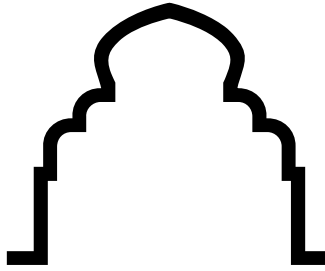
آية القمر: چاند کی نشانی:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں چاند کی نشانی ہوں۔“

امین المأمون: صاحب امان کا امین:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں امان والوں کا امین ہوں۔“

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿ب﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

الباب: دروازہ

امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے ﴿حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ بَابًا إِذَا عَذَابٌ شَدِيدٌ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ﴾ ”یہاں تک کہ جب ہم ان پر ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ اس وقت فوراً ہی ناامید ہونے والے ہو جائیں گے۔“ (المومنون ۷۷) فرمایا۔ ”اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں جب وہ رجعت میں واپس آئیں گے۔“

(تفسیر البرہان ۱۱۸/۳)

البحر: سمندر

۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيْنَ﴾ ”اسی نے دو سمندر رواں کئے جو باہم مل جاتے ہیں“ کہا اس سے مراد علیؑ و فاطمہؑ ہیں۔ ﴿بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيْنَ﴾ ”اُن دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے وہ (اپنی اپنی) حد سے تجاوز نہیں کر سکتے“۔ کہا اس سے مراد نبیؐ ہیں۔ ﴿يَخْرُجُ

مِنْهُمَا اللَّوْلُو وَالْبَرْجَانُ ﴿۹۳﴾ ”اُن دونوں (سمندروں) سے موتی (جس کی جھلک سبز ہوتی ہے) اور مرجان (جس کی رنگت سرخ ہوتی ہے) نکلتے ہیں“ کہا وہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ (تفسیر فرات)

﴿۹۴﴾ جعفر بن محمدؑ سے روایت ہے کہ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ- بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ﴾ ”اسی نے دو سمندر رواں کئے جو باہم مل جاتے ہیں۔ اُن دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے وہ (اپنی اپنی) حد سے تجاوز نہیں کر سکتے“۔ فرمایا۔ ”علیؑ اور فاطمہؑ دو گہرے سمندر ہیں“۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی اپنے صاحب سے نہیں بڑھتا“۔ (فرات ۹۶)

بطریق:

آپؑ کے خطبہ میں ہے کہ ”ارمن کے ہاں میرا نام بطریق ہے“۔

باب دار الحکمة: حکمتوں کے گھر کا دروازہ:

نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”میں حکمتوں کا گھر ہوں علیؑ اس کا دروازہ“۔

(نور الابصار ۱۴۳)

باب الجنة: جنت کا دروازہ:

سعید بن جنادہ العوفیؑ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کو کہتے سنا۔ ”علیؑ بن ابی طالبؑ عرب کے سردار ہیں“۔ میں نے کہا کہ کیا آپؐ عرب کے سردار نہیں ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”میں آدمؑ کی اولاد کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کا سردار ہے جس نے اس

سے محبت کی اللہ نے اس سے محبت کی اور اسے ہدایت دی جس نے اس سے دشمنی رکھی اللہ نے اس سے نفرت کی اور اسے اندھا کر دیا اللہ کا حق میرے حق کی طرح ہے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے سوا اس کے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے جس نے اسے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا میں حکمت کا شہر ہوں اور دراصل یہ جنت ہے اور علیؑ اس کا دروازہ ہے پس راستہ سے ہدایت لینے والا جنت میں نہیں جائے گا مگر اس کے دروازے سے۔ علیؑ خیر البشر ہے جس نے اس کا انکار کیا اس نے کفر کیا۔ (مائۃ منقبۃ ۵۶)

بریا:

آپؐ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”تورات میں میرا نام بریا ہے یعنی شرک سے بری۔“ (معانی الاخبار ۵۸)

بضعة الرسول: رسول کا حصہ:

ابوسعید الخدري سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ ”اہل دوزخ اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے، اہل جنت ہی کامیاب و کامران ہیں“ (حشر ۲)۔ پھر فرمایا۔ ”اصحاب جنت وہ ہے جس نے میری اطاعت کی اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کو قبول کیا خبردار جان لو کہ علیؑ میرا حصہ ہے جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی۔“ پھر علیؑ کو بلایا اور فرمایا۔ ”اے علیؑ! تیری لڑائی میری

لڑائی ہے تیری دوستی میری دوستی ہے اور تو میرے اور میری امت کے درمیان علم ہے۔ (تفسیر فرات ۱۸۳)

الباس الشدید: سخت عذاب:

برقی نے جس سے روایت کیا اس نے مرفوعاً ابو بصیر سے اس نے ابو جعفر سے روایت کی ﴿لَيُؤْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّمَّنْ لَّدُنْهُ﴾ ”تا کہ وہ اپنے پاس کے شدید عذاب سے ڈرائے“ فرمایا۔ ”سخت عذاب علی ہیں اور وہ رسول کے قریب میں سے ہیں انہوں نے رسول اللہ کے دشمنوں سے قتال کیا اس لیے اللہ نے فرمایا ﴿لَيُؤْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّمَّنْ لَّدُنْهُ﴾ ”تا کہ وہ (منکرین کو) اپنے پاس کے شدید عذاب سے ڈرائے“ (الکہف ۲)۔ (تفسیر عیاشی ۲۴۴/۲)

بطرس:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”رومیوں کے ہاں میرا نام بطرس ہے۔“

باب حطة: خطہ کا دروازہ:

سلیمان العفری سے روایت ہے کہ میں نے ابو الحسن امام رضاؑ کو اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے سنا ﴿وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ﴾ ”اور خط (بخشش) کہتے جاؤ ہم تمہارے گناہوں کو بخش دیں گے“۔ (البقرہ ۵۸) فرمایا ابو جعفر موسیٰ علیہ السلام نے کہ ”ہم تمہارے خطہ کے دروازے ہیں۔“

(تفسیر العیاشی ۶۳/۱)

البیت: گھر:

سعد بن مخل نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ”آئمۂ بیوت (گھر) ہیں اور ان گھروں کے دروازے بھی آئمہ ہیں“۔ (تفسیر العیاشی ۱/۱۰۵)

البطین من العلم: علم سے بھرپور:

۱۔ عبایہ بن ربیع سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابن عباس کے پاس آیا اور کہا مجھے انزع البطین علیٰ ابن ابی طالب کے بارے میں بتائیے لوگ اس کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں عبد اللہ بن عباس نے اس سے کہا تم نے ایسی ہستی کے بارے میں سوال کیا ہے کہ رسول اللہ کے بعد زمین پر اس سے افضل کوئی نہیں۔ وہ رسول اللہ کے بھائی، آپ کے وصی اور امت کے لئے آپ کے خلیفہ ہیں وہ شرک سے بہت دور اور علم سے لبریز ہیں۔

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جو روز قیامت نجات چاہتا ہے وہ علیؑ کا دامن تھام لے“۔ (کفایۃ الطالب ۴۵)

البلاغ: بلاغ:

امام صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿هَذَا بَلَّغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ ”یہ لوگوں کے لئے کاملاً پیغام کا پہنچانا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اُسکے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور اس غرض سے بھی کہ وہ جان لیں کہ سوا اس کے نہیں

کہ وہ ایک معبود ہے اور اس لئے بھی کہ صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔“ (ابراہیم ۵۲) فرمایا۔ بلاغ یعنی ”پہنچانا“ امیر المومنین ہیں اور لینڈروا ”انہیں اس کے ذریعے ڈرایا جائے“ یعنی انہیں ولایت علیؑ کے ذریعے ڈرایا جائے اور لینڈ کر اولوا الالباب عقل والے نصیحت حاصل کریں یعنی وہ عقل والے ان کے شیعہ ہیں۔“ (تاویل الآیات ۵۴۰/۲)

بقیل بیت المعمور: بیت المعمور کا ظہور:

آپؐ نے خطبہ البیان میں فرمایا۔ ”میں بقیل بیت المعمور (بیت المعمور کا ظاہر) ہوں۔“

باب الابواب: دروازوں کا مرکزی دروازہ:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں دروازوں کا (مرکزی) دروازہ ہوں۔“

الباطن علی الکفار: کفار پر پوشیدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کفار پر پوشیدہ ہوں۔“

الباطن والظاهر: باطن و ظاہر:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں ہی باطن اور میں ہی ظاہر ہوں۔“

البرق اللموع: روشن بجلی:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں روشن چمکدار بجلی ہوں۔“

بأس اللہ: اللہ کا عذاب:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علی! تم اللہ کی زبان ہو جس سے وہ کلام کرتا ہے اور تم اللہ کا عذاب ہو جس کے ذریعے وہ انتقام لیتا ہے۔“ (تفسیر فرات ۴۵۵)

بطشۃ اللہ: اللہ کی پکڑ:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علی! تم اللہ کی پکڑ اور گرفت ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ﴾“ اور بیشک میں نے انہیں اپنی پکڑ سے ڈرایا تھا لیکن انہوں نے ہماری پکڑ پر شک کرتے ہوئے جھٹلایا۔“ (قمر ۳۶)۔ (تفسیر فرات ۴۵۵)

بیت اللہ: اللہ کا گھر:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے مفاخرانہ انداز میں فرمایا۔ ”میں اللہ کا گھر ہوں جو اس میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا جس نے میری ولایت و محبت سے تمسک رکھا وہ آگ سے امان پا گیا۔“

بحر العلم: علم کا سمندر:

آپؐ کے آداب و زیارات میں مذکور ہے۔ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ہی طور، رُق منشور (کشادہ ورق) اور علم کا بحر مسجور (ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر) ہیں۔“

البدر المضي: روشن چاند:

بعثت کی رات آپؐ کی زیارت و ملاقات کے بیان میں مذکور ہے۔ ”اے روشن چاند آپؐ پر سلام ہو“۔

البرهان الباهر: واضح دلیل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں واضح دلیل ہوں“۔

بعل البتول: بتولؑ کا شوہر:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں بتولؑ کا شوہر ہوں“۔

بتریک الحبش: اہل حبشہ کا تبریک:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اہل حبشہ کے نزدیک تبریک ہوں“۔

بدر البروج: برجوں کا چاند:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں برجوں کا چاند ہوں“۔

بشیر الفلق: خوشخبری دینے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں خوشخبری دینے والا ہوں“۔

بصيرة البصائر: صاحب بصیرت کی بصیرت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں صاحب بصیرت کی بصیرت ہوں“۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

بريد البهات: جنگ کاشیر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جنگ کاشیر ہوں۔“

بشارة البشيرة: خوشخبری کی خوشخبری:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں خوشخبری کی خوشخبری ہوں۔“

باطن الصور: تصویروں کا باطن:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تصویروں کا باطن ہوں۔“

بعيد المدي: دور رس:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دور رس ہوں۔“

البیت المعمور: بیت معمور:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں بیت المعمور ہوں۔“

الباطن بالصدق: سچائی کے ساتھ پوشیدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سچائی کے ساتھ پوشیدہ ہوں۔“

بدر المسبحين: تسبیح کرنے والوں کا چاند:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تسبیح کرنے والوں کا چاند ہوں۔“

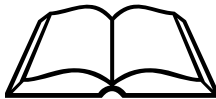
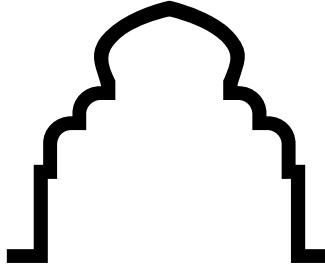
البرهان: دلیل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دلیل ہوں۔“

بطرس الروم: روم کا پطرس:

آپؑ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں روم کا پطرس ہوں“۔

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿ت﴾ سے شروع ہونے والے اسماء واللقاب

تاج رسول اللہ: اللہ کے رسول کا تاج:

امام صادق علیہ السلام نے امیر المومنین کی زیارت میں فرمایا۔ ”اللہ کا سلام اور ملائکہ کا سلام ہو اور ان کا سلام ہو جو آپؐ کو دل سے تسلیم ہوں۔ اے امیر المومنین اور جو آپؐ کی فضیلت کو بیان کرنے والے ہیں اور گواہ ہیں کہ آپؐ صادق، امین اور صدیق ہیں اور اللہ کی رحمت اور برکات آپؐ پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ پاک و پاکیزہ مطہر ہیں اور پاک و پاکیزہ و مطہر نسل سے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ کے لیے کہ اے اللہ کے ولی اور اس کے رسولؐ کے ولی آپؐ نے پیغام خدا پہنچایا اور ادا کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے مکمل طرفدار ہیں اور اس کا دروازہ ہیں اور اس کے حبیب ہیں اور وہ رخ ہیں جس کی طرف سے آیا جاتا ہے اور اللہ کا راستہ ہیں آپؐ بندہ خدا اور برادر رسولؐ اللہ ہیں۔ میں آپؐ کی بارگاہ میں آیا ہوں آپؐ کی زیارت کے ذریعے اللہ سے قربت حاصل کرنے کے لیے اور آپؐ کی شفاعت کی

جانب رغبت کرتے ہوئے۔ میں آپؐ کی شفاعت سے جہنم سے نجات چاہتا ہوں
 آپؐ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اپنے گناہوں سے بھاگتے ہوئے جس کو میں نے
 اپنی پیٹھ پر لا درکھا ہے اور عذاب سے ڈرتے ہوئے اپنے رب کی رحمت امید سے
 امید لگائے ہوئے۔ میرے مولاً میں آپؐ سے شفاعت چاہتا ہوں اور اللہ کی طرف
 آپؐ کے ذریعے تقرب چاہتا ہوں کہ وہ آپؐ کے واسطے سے میری حاجتوں کو پورا
 کرے تو آپؐ میرے لیے شفاعت کرنے والے ہو جائیں۔ اے امیر المومنین
 ! میں اللہ کا بندہ آپؐ کا محب اور زائر ہوں اور خدا کی نگاہ میں آپؐ کا مقام محمود، مرتبہ
 عظیم، شان کبیر اور شفاعت مقبول ہے۔ اے اللہ! درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور
 درود نازل فرما امیر المومنینؑ پر جو تیرے پسندیدہ بندے اور وفادار، امین، مضبوط
 رسی، بلند ہاتھ، اور اعلیٰ طرف دار اور بہترین کلمہ اور مخلوق پر تیری حجت اور تیرے
 صدیق اکبر اور اوصیاء کے سردار اور اولیاء کے رکن اور برگزیدہ لوگوں کے ستون،
 امیر المومنین، یعسوب الدین، صالحین کے قائد اور مخلصین کے امام ہیں وہ خطاء سے
 محفوظ، لغزشوں سے بری، عیبوں سے پاک، شکوک سے مبرہ، نبی کے بھائی، رسول
 کے وصی ہیں ان کے بستر پر سونے والے، اپنے نفس سے ان کے لیے ایثار کرنے
 والے اور ان سے مصیبت کو دور کرنے والے ہیں جن کو تو نے نبوت کی تلوار،
 رسالت کی نشانی اور امت پر گواہ اور حقانیت کی دلیل اور علمدار اور حیات پیغمبرؐ کا
 نگہبان اور امت کا رہنما اور دست توانا اور تاج سر شرف و افتخار اور راز کا دروازہ اور

کامیابی کی کنجی بنایا ہے یہاں تک کہ انہوں نے شرک کی فوجوں کو تیرے حکم سے شکست دے دی اور کفر کے لشکر کو تیرے حکم سے نیست و نابود کر دیا اور اپنی جان تیرے رسولؐ کی راہ میں قربان کر دی اور اس کو اس کی اطاعت کے لیے وقف کر دیا خدایا درود و رحمت فرما ان پر ہمیشہ باقی رہنے والا درود۔ (مفاتیح الجنان ۴۲۹)

التجارة: تجارت:

امام صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ ”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتا دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے؟“۔ (الصّف ۱۰) امیر المومنینؑ کے حوالے سے فرمایا۔ ”میں وہ بڑی نفع بخش، نجات دینے والی اور اللہ کے عذاب سے امان دینے والی تجارت ہوں جو اللہ کی کتاب میں اس قول کی طرف رہنمائی کرتی ہے“۔ (تفسیر برہان ۳۳۰/۴)

ترجمان اللہ: اللہ کا ترجمان:

جناب امیرؑ نے اپنے بیٹے امام حسنؑ سے مفاخرانہ انداز میں فرمایا۔ ”میں اللہ کا ترجمان اور اللہ کے علم کا خزانچہ ہوں“۔

تالی المبعوث: بھیجے جانے والے کے پیچھے بھیجے جانے والا:

میلاد النبیؐ والے دن آپؐ کی زیارت میں ہے۔ ”اے اوصیا کے سردار! آپؐ پر

سلام ہو۔ اے پرہیزگاروں کے ستون آپؐ پر سلام ہو اے ولیوں کے ولی آپؐ پر سلام ہو، اے شہیدوں کے سردار آپؐ پر سلام ہو، اے اللہ کی سب سے بڑی نشانی آپؐ پر سلام ہو، اے اہل عبا کے پانچویں آپؐ پر سلام ہو۔ اے روشن پیشانی والوں کے قائد آپؐ پر سلام ہو اے اولیاء کی عصمت آپؐ پر سلام ہو۔ اے توحید پرستوں کی زینت آپؐ پر سلام ہو، اے خالص ترین آپؐ پر سلام ہو، اے مومن آئمہ کے والد آپؐ پر سلام ہو۔ اے حوض کوثر کے مالک، اے لواء الحمد اٹھانے والے آپؐ پر سلام ہو، اے جنت اور دوزخ تقسیم کرنے والے آپؐ پر سلام ہو۔ اے مکہ اور منی کو شرف بخشنے والے آپؐ پر سلام ہو، اے علم کے خزانے اور فقراء کے خزانے آپؐ پر سلام ہو، اے کعبہ میں پیدا ہونے والے اور آسمان پر فرشتوں کی گواہی میں جناب سیدۃ النساء سے نکاح کیے جانے والے آپؐ پر سلام ہو۔ اے روشنی کے چراغ آپؐ پر سلام ہو، سلام ہو آپؐ پر اللہ کے نبی کی عطاء کے مالک۔ اے اللہ کے نبیؐ کے بستر پر سو کر اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دشمنوں کے شر سے بچانے والے آپؐ پر سلام ہو۔ سلام ہو اس پر کہ جس کے لیے سورج پلٹا یا گیا۔ اے وہ کہ جس کے نام کے ذریعے اور اس کے بھائی کے نام کے ذریعے اللہ نے نوحؑ کی کشتی کو نجات دی جب وہ پانی کے بھنور میں آگئی تھی، تم پر سلام ہو، اس پر سلام کہ جس کے ذریعے اور اس کے بھائی کے ذریعے اللہ نے آدمؑ کی توبہ قبول کی۔ اے نجات کی کشتی کہ جس پر کوئی سوار ہو گیا تو نجات پا گیا اور جو رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا آپؐ

پر سلام ہو۔ اے مومنوں کے امیر آپؐ پر سلام اور برکتیں رحمتیں ہوں۔ اے کافروں پر اللہ کی حجت آپؐ پر سلام ہو، اے عقلمندوں کے امام آپؐ پر سلام ہو، اور اے حکمت کے خزانے اور خطابت کے بادشاہ آپؐ پر سلام ہو، اے کتاب کا علم رکھنے والے آپؐ پر سلام ہو، اے حساب کے دن کے میزان آپؐ پر سلام ہو۔ اے محراب میں انگوٹھی خیرات کرنے والے آپؐ پر سلام ہو، اے وہ کہ جس کے ذریعے اللہ مومنوں کے لیے لڑائی میں کافی ہو گیا احزاب کے دن آپؐ پر سلام ہو، سلام ہو آپؐ پر کہ جن کو اللہ نے اپنی توحید کے لیے چن لیا، اے خیبر کے قاتل اور دروازہ اکھاڑنے والے آپؐ پر سلام ہو، سلام ہو آپؐ پر جن کو خیر الانامؐ نے اپنے بستر پر سونے کے لیے بلایا اور جس نے اپنے آپ کو موت کے لیے پیش کر دیا۔ اے وہ کہ جس کے لیے طوبیٰ ہے آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے دین کی عزت کے ولی اور سادات کے سردار آپؐ پر سلام ہو۔ اے صاحب معجزات آپؐ پر میرا سلام ہو، سلام ہو آپؐ پر کہ جن کی فضیلت میں سورہ عادیات نازل ہوئی، سلام ہو آپؐ پر کہ جن کا نام آسمانوں پر لکھا گیا۔ اے عجائب کے مظہر اور نشانیاں آپؐ پر سلام ہو، اے غزوات کے امیر آپؐ پر سلام ہو، اے ماضی اور آئندہ کے حالات کی خبر دینے والے آپؐ پر سلام ہو، اے جنگل کے بھیڑیوں سے باتیں کرنے والے آپؐ پر سلام ہو، اے مشکلات اور پریشانیوں کو ختم کر دینے والے آپؐ پر سلام ہو، اے وہ کہ جنگ میں جس کے حملوں سے ملانیکہ حیران ہوئے آپؐ پر سلام ہو۔

اے رسولؐ کو نجات دلا کر سرگوشیوں کا صدقہ دینے والے آپؐ پر میرا سلام ہو۔ اے
 پرہیزگار اماموں کے والد اور سردار آپؐ پر سلام ہو اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔
 اے تالی المبعوث (بھیجے جانے والے کے پیچھے بھیجے جانے والے) آپؐ پر
 سلام ہو۔ اے بہترین علم کے وارث آپؐ پر سلام اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے
 اوصیاء کے سردار آپؐ پر سلام ہو، اے پرہیزگاروں کے امام آپؐ پر سلام ہو، اے
 مومنین کی عزت آپؐ پر سلام ہو، اے واضح حق کی نشانیوں کے مظہر آپؐ پر سلام
 ہو۔ اے طہ و یسین آپؐ پر سلام ہو، اے اللہ کی رسی آپؐ پر سلام ہو، اے نماز کی
 حالت میں مسکین کو اپنی انگوٹھی صدقہ دینے والے آپؐ پر سلام ہو، اے اللہ کی دیکھنے
 والی آنکھ آپؐ پر سلام ہو، اور اس کا کشادہ ہاتھ اور اس کی تمام مخلوق میں بولنے والی
 زبان آپؐ پر سلام ہو۔ اے نبیوں کے علم کے وارث آپؐ پر سلام ہو اولین اور
 آخرین کے علم کے امین، صاحب لواء الحمد اور اپنے پیاروں کو حوض کوثر حوض خاتم
 النبیینؑ سے پلانے والے اے دین کے سردار، روشن پیشانی والوں کے قائد اور اللہ
 سے راضی اماموں کے والد آپؐ پر سلام ہو اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے امام
 ابوالحسن علیؑ آپؐ پر سلام و رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہدایت یافتہ
 اماموں پر، اندھیرے کے چراغوں پر، تقویٰ کے میناروں پر، ہدایت کے میناروں
 پر، کائنات کے سہاروں پر، اور مضبوط رسی پر، اور دنیا کے لیے حجت پر سلام اور
 رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ روشنیوں کے نور پر، اللہ کی حجت پر، پاکیزہ اماموں کے

والد پر، جنت اور دوزخ تقسیم کرنے والے پر، اپنے شیعوں کو تنگیوں سے بچانے والے پر، سلام مخصوص ہے پاک و پرہیزگار، برگزیدہ کی بیٹی کے بیٹے پر جو کہ پردوں والے کے گھر میں پیدا ہوا اور جس کی شادی طاہرہ، رضیہ، مرضیہ، پرہیزگار اور پاکیزہ ماموں کی ماں سے آسمان پر ہوئی اور رحمتیں اور برکتیں ہوں اس عظیم خبر پر۔ سلام ہو جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے اور اس سے منہ پھیر لیتے تھے اور اس کے متعلق پوچھتے تھے۔ اللہ کے روشن نور پر سلام ہو، اور اس کی روشن ضیاء پر سلام ہو، اور رحمتیں اور برکتیں ہوں، اے اللہ کے ولی اور اس کی حجت آپؐ پر سلام ہو، اللہ کے مخلص اور خاص بندے میں گواہی دیتا ہوں کہ اے اللہ کے ولی اور اس کی حجت آپؐ نے اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا اور رسول اللہ کے طریقوں کی پیروی کی اور اللہ کے حلال کو حلال جانا اور اللہ کے حرام کو حرام جانا اور اس کے احکام پھیلانے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور نیکی کا حکم دیا برائی سے منع کیا اور صبر کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اسکے ساتھ نصیحت کرتے ہوئے کوشش کرتے ہوئے اور اللہ کے ہاں اس کا عظیم اجر شمار کرتے ہوئے یہاں تک کہ آپؐ کو اس نے یقین عطا کیا پس جس نے آپؐ سے آپؐ کا حق چھینا اس پر اللہ کی لعنت ہو اور آپؐ کو آپؐ کے مقام سے الگ کیا اور اس پر بھی لعنت ہو جسکو یہ خبر پہنچی اور وہ اس پر راضی رہا۔ میں اللہ کو فرشتوں کو اور رسولوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپؐ کے دوست کا دوست اور آپؐ کے دشمن کا دشمن ہوں آپؐ پر سلام رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

توبۃ الندم: شرمندہ کی توبہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں شرمندہ کی توبہ ہوں۔“

تذکرۃ اول طہ: اول طہ کا تذکرہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اول طہ کا تذکرہ ہوں۔“

تبیان البیان: بیان کو واضح کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بیان کو واضح کر دینے والا ہوں۔“

تبیان النساء: عورتوں کا سہارا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عورتوں کا سہارا ہوں۔“

امیر المومنین کے دیگر اسماء واللقاب:-

صاحب کتاب الانوار نے لکھا ہے کہ اللہ کی کتاب میں آپؐ کے تین سونام ہیں جبکہ

جو دوسری خبروں سے پہنچے ہیں اسے اللہ ہی جانتا ہے۔

ابن حماد نے کہا ہے کہ اللہ نے آپؐ کو قرآن میں وہ نام دیے ہیں جس کو ہم محکم

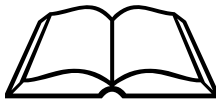
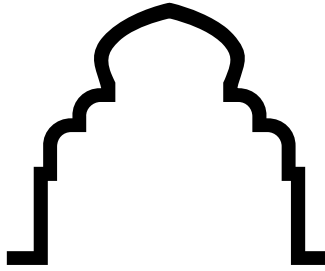
سورتوں میں بار بار پڑھتے ہیں۔ سورہ فجر، النمل، الانفال، الصفات، الصاد،

الزمر میں اور کہا جاتا ہے کہ تورات میں بھی آپؐ کا نام ہے اور انجیل میں بھی ہے مگر

وہی جانتا ہے جو ان کو اور زبور کو پڑھتا ہے اور اللہ نے آپؐ کو نبیؐ کے لیے بھائی بنایا

اور چن لیا اور آپؐ کو بتوں کے لیے شوہر اور نیک ترین بنایا اور اہل آسمان کے ہاں

ان کا نام شمساطیل ہے اور زمین پر جمحائیل ہے اور لوح میں قنصوم ہے اور قلم میں منصوم ہے، اور عرش پر معین ہے، فرشتوں میں امین ہے، اور حوروں کے ہاں اصب ہے اور ابراہیمؑ کے صحیفہ میں حزقیل ہے اور عبرانی میں بلقیاطیس ہے اور سریانی میں شرویل ہے اور تورات میں ایلیا ہے اور زبور میں اریا ہے اور انجیل میں بریا ہے اور صحیفہ میں حجر عین ہے اور قرآن میں علیؑ ہے اور نبیؐ کے لیے ناصر ہے اور عربوں کے لیے ملیا ہے اور ہند کے لیے کبکرا ہے، اور رومیوں کے لیے پطرس ہے اور ارمن کے ہاں کرکر ہے، صقلاب کے ہاں فیروق ہے اور فارسیوں کا ہاں فیروز ہے، اور ترکیوں کے ہاں تیترا اور خزر کے ہاں برین، اور ربط کے ہاں کریا ہے اور دیلم کے ہاں بنی اور زنج کے ہاں حنین اور حبشہ کے ہاں تبریک اور کہا گیا کہ فلاسفہ کے ہاں یوشع ہے اور کھنہ کے ہاں بوی اور جن کے ہاں جبین ہے اور شیاطین کے ہاں مدمر ہے اور مشرکوں کے ہاں سرخ موت ہے اور مومنوں کے ہاں سفید بادل ہے اور ان کے والد کے ہاں حرب ہے اور ان کی ماں کے ہاں حیدر اور اسد ہے اور ظہرہ کے ہاں میمون ہے اور اللہ کے ہاں علیؑ ہے۔



امیر المومنین کے ﴿ث﴾ سے شروع ہونے والے اسماء واللقاب

ثقل رسول اللہ: رسول اللہ کا ہم وزن:

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کی زوجہ فاطمہ علیہ السلام جنتی عورتوں کی سردار میری بیٹی ہے اور حسنؑ و حسینؑ جنتی جوانوں کے سردار میرے بیٹے ہیں جس نے ان سے محبت رکھی مجھ سے محبت رکھی جس نے ان سے عداوت رکھی مجھ سے عداوت رکھی جس نے ان سے جفا کی اس نے مجھ سے جفا کی جو ان سے مل گیا رب اس کو مل گیا اور اللہ نے اس کو چھوڑ دیا جس نے ان کو چھوڑ دیا، جس نے ان کی مدد کی اللہ نے اس کی مدد کی جس نے ان کو تنہا چھوڑا اللہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ اے اللہ! جس طرح تیرے انبیاء و رسول اور اہل بیت ہم پہلے ہیں، پس علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ میرے اہل بیت میرے ہم پہلے ہیں تو ان سے جس کو دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ رکھ جیسا پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔“ (بشارة المصطفیٰ ۱۶)

الثواب: ثواب:

﴿۱﴾۔ رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا۔ ”تمہارے لیے اور تمہارے نیک ساتھیوں کے لیے اللہ نے اپنے ہاں ثواب کا وعدہ کر رکھا ہے ﴿وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾“ اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔ (آل عمران ۱۹۵)

(تفسیر البرہان ۱/۳۳۳)

﴿۲﴾۔ اصبح بن نباتہ سے مولا علیؑ کے متعلق اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نَزَّلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْآبَرَارِ﴾ ”ان کے لئے بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے اور جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔“ (آل عمران ۱۹۸) کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ! تو ثواب ہے اور نیکو کار تیرے مددگار ہیں۔“ (تفسیر العیاشی ۱/۲۱۲)

الثمر الجنی: جنتی پھل:

آپؐ کی زیارت میں مذکور ہے۔ ”جنتی پھل پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؐ پر اے رسول اللہ (اللہ کے بھیجے ہوئے)، سلام ہو آپؐ پر اللہ کے بندے، سلام ہو آپؐ پر اے امین خدا، سلام ہو اس پر جس کو خدا نے برگزیدہ کیا اور اس کو مخصوص کیا اور اپنی مخلوق میں منتخب کیا، سلام ہو آپؐ پر اے خلیل خدا جب تک رات تاریک رہے اور دن

روشن و منور ہوتا رہے سلام ہو آپ پر۔ جب تک خاموش رہنے والا خاموش رہے اور بولنے والا بولتا رہے اور ستارہ تابانی دیتا رہے اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ پر، سلام ہو ہمارے مولا امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جو فضائل و مناقب والے ہیں اور بزرگی والے ہیں اور لشکروں کو درہم برہم کرنے والے ہیں سخت غضب والے عظیم تجربہ کار جہاد اور محکم پایہ قدرت اور رسول اعظمؐ امین کے حوض سے مومنین کو سیراب کرنے والے ہیں سلام ہو صاحب عقل و فضل و نعمت و کمالات و عطایا پر۔ سلام ہو مومنین کے شہسوار پر اور اقرار و حدانیت کرنے والے کے شیر پر اور مشرکوں کے قاتل پر اور رب العالمین کے رسولؐ کے وصی پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ سلام ہو اس پر جس کی خدا نے تائید فرمائی ہے جبرائیلؑ کے ذریعے اور جس کی مدد کی ہے میکائیلؑ کے ذریعے اور دونوں عالم میں جس کو مقرب کیا ہے اور اس کو ہر وہ چیز عطا فرمائی ہے جس سے آنکھ کی ٹھنڈک حاصل ہو اور اللہ کا درود ہو ان پر اور ان کی آلؑ پاک پر اور ان کی اولاد طاہرین پر اور آئمہ راشدینؑ پر جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور ہم پر نمازوں کو فرض کیا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور ماہ رمضان المبارک کے روزے پہنچائے اور قرآن کا پڑھنا بتایا۔ سلام ہو آپؐ پر اے امیر المومنینؑ اور سردار دین اور امیر نیک کرداران عالم۔ سلام ہو آپؐ پر اے باب اللہ، سلام ہو آپؐ پر اے چشم بینائے خدا، اور اس کے کشادہ ہاتھ اور اس کے کان، اور اس کی حکمت بالغہ، اور نعمت کاملہ، اور ہلاک کرنے والے غضب خدا۔

سلام ہو جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے پر۔ سلام ہو ابرار کے لئے اللہ کی نعمت پر اور فجار کے لئے اللہ کے عذاب پر۔ سلام ہو متقی اور نیک لوگوں کے سرداروں پر۔ سلام ہو رسول اللہ کے بھائی اور ابن عم اور داماد اور طینت سے پیدا ہونے والے پر۔ سلام ہو اصل قدیم اور فرع کریم پر۔ سلام ہو جنتی پھل پر۔ سلام ہو ابوالحسن علیؑ پر۔ سلام ہو شجر طوبیٰ اور سدرة المنتہی پر۔ سلام ہو آدمؑ پر جو اللہ کے برگزیدہ بندہ ہیں اور سلام ہو نوحؑ نبی خدا اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور محمد حبیب اللہ پر اور جوان کے درمیان نبیؑ، صدیق، شہید اور صالح افراد گزرے ہیں اور ان کے نیک رفیقوں پر، سلام ہو نوروں کے نور پر اور پاکیزہ افراد کی نسل پر اور نیکوں کے ارکان پر۔ سلام ہو آئمہ ابراہؑ کے والد پر۔ سلام ہو اللہ کی جبل متین پر اور اس کے با عظمت پہلو پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپؐ پر۔ سلام ہو زمین پر اللہ کے امین اور اس کے خلیفہ اور اس کے حکم کے حاکم پر اور اس کے دین کے نگران پر اور اس کی حکمت سے بولنے والے پر اس کی کتاب پر عمل کرنے والے پر رسولؐ کے بھائی، زوج بتولؑ پر اور اللہ کی کھینچی ہوئی تلوار پر۔ سلام ہو رہنمائی کی روشن نشانیوں پر اور غالب معجزوں والی ذات پر اور ہلاکت سے نجات دلانے والے پر جس کا اللہ نے اپنی محکم آیات میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا ﴿وَإِنَّهُ فِي أَحْمَرِ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ﴾ ”اور یقیناً وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک البتہ علی الحکیم ہے“۔ (زخرف - ۴) سلام ہو خدا کے پسندیدہ نام پر اور اس کے روشن

چہرہ پر اور اس کے بلند پہلو پر اور اللہ کی رحمت اور برکات ان پر۔ سلام ہو اللہ کی
حجتوں اور اس کے وصیوں پر اور اس کے مخصوص اور برگزیدہ بندوں پر اور اس کے
خالص اور امین بندوں پر اور اللہ کی رحمت و برکات ان سب پر۔

(مفاتیح الجنان ۴۲۷)

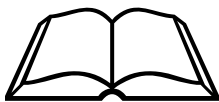
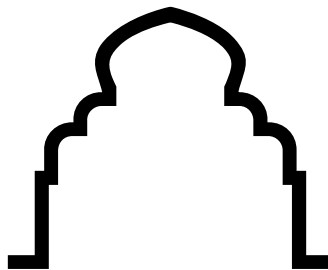
ثبیر الترك: ترک کا شبیر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ترک کا شبیر ہوں۔“

الثلة: گروہ:

ابوسعید المدائنی سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ
کی اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِّنَ
الْآخِرِينَ﴾ ”(ان میں) ایک گروہ پچھلے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور ایک گروہ اگلے
لوگوں میں سے ہوگا۔“ (الواقعة ۳۹، ۴۰) فرمایا۔ ”پہلوں کے گروہ سے حزقیل جو
مومن آل فرعون ہیں اور بعد والے گروہ سے علیؑ ابن ابی طالب مراد ہیں۔“

(تاویل الآيات ۶۲۱)



امیر المومنین کے ﴿ج﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

جنب الله: اللہ کا پہلو:

ابو الحسن موسیٰ بن جعفرؑ نے اس آیت کے بارے میں ﴿يُحْسِرُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ﴾ ”ہائے افسوس! اس کمی پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی“۔ (الزمر ۵۶) فرمایا۔ ”جنب اللہ سے مراد امیر المومنینؑ اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء ہیں جو کہ بلند مرتبوں پر ہیں یہاں تک کہ معاملہ ان کے آخری تک پہنچ جائے“۔ (اصول کافی ۱۴۵)

الجالس على الفردوس: فردوس پر بیٹھنے والے:

حسن بصری نے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”جب قیامت کا دن ہوگا علیؑ ابن ابی طالبؑ فردوس جو کہ جنت میں ایک بلند پہاڑ ہوگا اس کے اوپر خدا کا عرش ہوگا اور اس کے نیچے جنت کی نہریں بہہ رہی ہوں گی اور مختلف جنتوں میں جا رہی ہوں گی اس پر وہ نور کی کرسی پر بیٹھے ہوں گے اور ان کے سامنے نہر تسنیم بہہ رہی ہوگی اور کوئی پل سے نہ گزر سکے گا سوائے اس کے کہ جس کے پاس ان کی اور ان

کے اہل بیتؑ کی ولایت کا رقعہ ہوگا وہ جنت میں عزت سے ہوگا پس اس سے محبت کرنے والے جنت میں ہوں گے اور بغض رکھنے والے دوزخ میں۔“

(المناقب ۳۱)

جون الشوامس: آفتابوں کی سیاہی:

آپؑ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں آفتابوں کی سیاہی ہوں۔“

جامع الآیات: آیات کا جمع کرنے والا:

آپؑ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں آیات کا جمع کرنے والا ہوں۔“

جوهر الاخلاص: اخلاص کا جوہر:

آپؑ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں اخلاص کا جوہر ہوں۔“

جناح البراق: براق کا پر:

آپؑ نے خطبہ البیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں براق کا پر ہوں۔“

جاعل العالم اقالیم: دنیا کے ملک بنانے والا:

آپؑ نے خطبہ تطہیہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں دنیا کے ملک بنانے والا ہوں۔“

جانبوٹا:

آپؑ نے خطبہ تطہیہ میں ارشاد فرمایا۔ ”تمام حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے فضا کو

پھیلایا، ہواؤں کو جاری کیا امیدوں کو معلق کیا اور روشنی کو چمکایا، مردوں کو زندہ کرتا

اور زندوں کو مارتا ہے۔ میں اُس کی حمد کرتا ہوں۔ بلند ہوا چمکا۔ ایسی حمد جو صعود کرتی ہے آسمانوں میں اور گذرتی ہے خلا میں سے اعتدال کے ساتھ اس نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستون کے اور قائم کیا ان کو بغیر پایہ کے اور زینت دی ان کو روشن ستاروں سے اور رو کا فضائے بسیط میں ان بادلوں کو جو سیاہ ہیں اور خلق کیا پہاڑوں کو اور سمندروں کو بلند ہوتی ہوئی رقیق موجوں پر جو بلند و پست ہو کر پھیل گئی۔ پس اس کی موجیں بہت بلند ہوئیں۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں اور حمد اسی کے لئے ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو خانوادہ بزرگ سے منتخب کیا اور عرب میں پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کو ہادی و مہدی اور طلسم کا حل کرنے والا بنا کر مبعوث کیا پس دلیلوں کو قائم کیا کتب کو ختم کیا اور ان کے ذریعے مسلمانوں کی نصرت کی اور دین کو ظاہر کیا۔ اللہ ان پر اور ان کی آل پاک پر درود بھیجے۔

اے گروہ مردم میرے شیعوں کی طرف رجوع ہو اور میری بیعت کو اپنے اوپر لازم قرار دو اور حُسن یقین کے ساتھ دین پر قائم رہو اور اپنے نبیؐ کے وصی سے متمسک رہو جس کی محبت سے تمہاری نجات وابستہ ہے وہ تمہیں یوم محشر نجات دلانے والا ہے پس میں امیدوں کا ماویٰ و ملجا ہوں اور وہ ہوں جس سے امیدیں وابستہ ہیں میں تطنجین سے واقف ہوں میں مشرقین و مغربین کا ناظر ہوں میں نے اللہ کی رحمت کو دیکھا اور فردوس کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں جو ساتویں سمندر میں ہے جو فلک میں ستاروں کے جگمگٹ میں گردش کرتا ہے میں نے زمین لپٹی ہوئی دیکھی ہے جیسا

کہ دھلے ہوئے کپڑے تہہ کئے ہوئے ہوتے ہیں یہ (زمین) تپنج کی داہنی جانب کا ایک ٹکڑا ہے جو ملا ہوا ہے مشرق سے یہ دونوں تپنجین پانی کی دو خلیجیں ہیں گویا کہ وہ دونوں تپنجین کے دو بازو ہیں اور میں متولی ہوں ان کی گردش کا۔ افرودوس کیا ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ مثل انگوٹھی کے ہے جو انگلی میں ہو بہ تحقیق کہ میں نے آفتاب کو اس کے غروب ہوتے وقت دیکھا ہے اور وہ اس طائر کے مثل رہتا ہے جو لوٹتا ہے اپنے آشیانہ کی طرف اور اگر افرودوس کے سر کا اصطکاک نہ ہوتا اور تپنجین کا اختلاط نہ ہوتا اور فلک کی روانی نہ ہوتی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین پر ہوتا ہے سنائی دیا جاتا۔ یہ گرم اور بوسیدہ ہو کر سیاہ پانی میں اور سیاہ گدے چشمہ میں داخل ہوتے ہیں یہی گرم چشمہ ہے۔ بیشک میں ان عجائبات خلق خدا کو جانتا ہوں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور میں حالات گذشتہ و آئندہ کو جانتا ہوں جو عالم ذراول میں ان لوگوں کے ساتھ گزرے جو آدم اول کے ساتھ تھے اور بیشک میرے لئے پردے اٹھا دیئے گئے اور میں نے معرفت حاصل کی اور میرے رب نے مجھے تعلیم دی اور میں نے اس سے سیکھا آگاہ ہو جاؤ یا درکھو اور تنگ دل نہ ہو اور مت گھبراؤ اگر تم سے مجھے خوف نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ علیٰ کو جنون ہو گیا ہے یا وہ حق سے ہٹ گیا ہے تو میں اس علم کے ذریعے جو میرے رب نے مجھے عنایت فرمایا ہے تم کو جو کچھ واقعات گزر چکے اور جو گزر رہے ہیں اور جو کچھ قیامت تک گزرنے والا ہے سب سنا دیتا۔ یہ وہ علم ہے جسے خدا نے تمام انبیاء سے بھی پوشیدہ رکھا سوائے تمہارے نبی کے پس میں

نے اپنا علم ان کو دیا اور انہوں نے اپنا علم مجھے دیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ہم ہی زمانہ اول والوں کے نذیر ہیں اور ہم ہی دنیا و آخرت میں نذیر ہیں اور ہر زمانہ و ہر دور میں نذیر ہیں۔ اور جو ہلاک ہوا ہماری وجہ سے اور جس نے نجات پائی ہمارے ہی وسیلہ سے اس کو ہمارے لئے کوئی بڑی بات نہ سمجھو قسم ہے اس کی جس نے دانہ کو شگافتہ اور جان کو پیدا کیا اور جو اپنی عظمت و جبروت میں منفرد ہے بیشک میرے لئے ہوا، حشرات الارض اور پرندے مسخر کر دیئے گئے ہیں اور دنیا مجھے پیش کی گئی تو میں نے اس سے اعراض کیا، میں دنیا کو منہ کے بل الٹا پھینک دینے والا ہوں پس ملنے والے کب مجھ سے ملتی ہو سکتے ہیں۔ بیشک میں جانتا ہوں کہ فردوس اعلیٰ کے اوپر کیا ہے اور ساتویں طبق کے نیچے کیا ہے اور بلند آسمانوں میں انکے درمیان اور تحت الثریٰ میں کیا ہے۔ یہ سب علم احاطی سے جانتا ہوں نہ کہ علم اخباری سے۔ عرش عظیم کے رب کی قسم! اگر میں چاہوں تو تم کو تمہارے آبا و اجداد کی خبر دوں کہ کہاں تھے اور کن لوگوں میں تھے اور اب کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں پس تم میں کتنے ہیں جو اپنے بھائی کا گوشت کھانے والے اور اپنے باپ کے سر کی مٹی کے پیالے میں پانی پینے والے ہیں اور وہ اس کا مشتاق و آرزو مند ہے۔ افسوس! افسوس! اس وقت کی پوشیدہ چیزیں ظاہر ہو جائیں گی اور جو کچھ دلوں میں ہے واضح ہو جائے گا اور واردات ضمیر معلوم ہو جائیں گے۔ خدا کی قسم تم کتنے ہی مرتبہ چکر کھائے ہو اور کتنی مرتبہ پلٹے ہو ایک دور سے دوسرے تک کتنی نشانیاں ظاہر ہوئیں اور وہ نشانیاں جو مقتول اور میت

کے درمیان ہیں بعض تو پرندوں کے پیٹ میں ہیں اور بعض درندوں کے پیٹ میں۔ لوگ گزرنے والے آنے والے اور صبح شام مرنے اور جینے والے ہیں۔ اگر تم پر وہ اسرار کھل جائیں جو دور قدیم میں مجھ پر گزرے ہیں اور جو میرے ساتھ دور آخر میں گزرنے والے ہیں تو تم عجائبات مشاہدہ کرو گے اور تعجب میں ڈالنے والے اُمور تمہارے سامنے ہونگے بڑی باریکی سے بنائی گئی بڑی بڑی چیزیں دیکھو گے۔ میں نوح اول سے پہلے خلقت اول کا ساتھی ہوں اگر تم جانتے کہ آدم و نوح کے درمیانی دور میں جو کچھ عجائبات مجھ سے ظاہر ہوئے اور جو امتیں مجھ سے ہلاک ہوئیں پس خدا کا عذاب ان کے لئے ثابت ہو گیا کہ وہ بہت برے افعال کرتے تھے (تو البتہ تم حیرت میں پڑ جاتے) میں ہی صاحب طوفان اول ہوں میں ہی دوسرے طوفان والا ہوں میں بند توڑ کر نکلنے والے سخت سیلاب کا مالک ہوں۔ میں ہی چھپے ہوئے اسرار کا مالک ہوں۔ میں ہی قوم عاد اور ان کے باغات کا تباہ کرنے والا ہوں میں ثمود اور ان کی نشانیوں کا مٹانے والا ہوں میں ہی ان پر زلزلہ لانے والا ہوں۔ میں ہی ان کا مرجع ہوں ان کو ہلاک کرنے والا ان کا مدبران کا بانی ان کا پھیلانے والا ان کو مارنے والا اور ان کو حیات دینے والا ہوں۔ میں اول ہوں میں آخر ہوں میں ہی ظاہر اور میں ہی باطن ہوں میں ہر زمانہ کے ساتھ اور ہر زمانہ سے پہلے تھا میں ہر دور کے ساتھ اور ہر دور سے پہلے تھا میں قلم کے ساتھ تھا اور اس سے پہلے۔ میں لوح محفوظ کے ساتھ تھا اور اس سے پہلے تھا۔ میں

صاحب ازل ہوں میں جابلقا اور جابلسا کا مالک ہوں میں رفر (مقام اسرافیل) اور بہرام (مرتخ) کا مالک ہوں میں عالم اول کا مدبر تھا جبکہ نہ یہ تمہارے آسمان تھے نہ زمین۔

پس ابن صویر یہ اٹھا اور کہا آپ آپ امیر المومنین؟ فرمایا ہاں میں میں نہیں ہے کوئی اللہ سوائے میرے رب کے جو تمام مخلوق کا پالنے والا ہے عالم خلق اور عالم امر سب اسی کے لیے ہے جس کی حکمت سے تمام امور تدبیر پاتے ہیں اور جس کی قدرت سے تمام زمین و آسمان قائم ہیں گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے ضعیف الایمان لوگ کہتے ہیں کہ جان لعلیٰ ابن ابی طالبؑ اپنے لئے کیا دعویٰ کرتے ہیں اگر کل فوج شام ان پر چھا جائے تو یہ ان کی طرف نہ نکلیں گے جس نے محمدؐ و ابراہیمؑ کو مبعوث کیا اس کی قسم! میں اہل شام کو کئی کئی دفعہ قتل کروں گا کیونکر اور کس طرح؟ مجھے اپنے حق اور بزرگی کی قسم ہے کہ میں اہل شام کو کئی مرتبہ قتل کروں گا کس طرح؟ اور اہل صفین کو ایک ایک کے بدلہ ستر ستر (۷۰) کو ماروں گا اور ہر مسلمان کو نئی زندگی عطا کروں گا اور اس کے قاتل کو اسی کے حوالے کروں گا تا کہ اس سے سینہ کی سوزش کو تشفی پہنچے اور عمار یا سرواویس قرنی کے بدلے ہزاروں آدمیوں کو قتل کروں گا کیا میرے لئے کہا جاتا ہے کہ نہیں کیونکر کہاں اور کب، کس وقت؟ پس اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ امیر شام کو آ رہے چیرہ جارہا ہے اور چھریوں سے کاٹا جارہا ہے پھر میں اس کو عذاب الیم کا مزہ چکھاؤں گا خبردار ہو جاؤ

اور خوش ہو کہ کل روز قیامت مخلوق کے معاملات حکم رب سے میرے سپرد رہیں گے۔ پس جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو بڑی بات نہ سمجھو بہ تحقیق کہ مجھے علم منایا، بلایا، تاویل و تنزیل، فصل الخطاب اور علم حوادث و وقائع عطا کیا گیا ہے پس اس میں سے کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں ہے گویا میں اس حسینؑ کو دیکھتا ہوں کہ اس کا نور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چمکتا ہے اس کو اس کے وقت پر ایک مدت کے بعد حاضر کروں گا پس وہ اس کو (زمین کو) منزلزل کر دیگا اور دھنسا دے گا اور ہر مقام سے کچھ مومنین اس کے ساتھ اٹھیں گے، خدا کی قسم! اگر میں چاہوں تو ان کے اور ان کے باپوں کے ناموں سے آگاہ کر دوں پس یہ وقت معلوم تک اصلا ب رجال اور ارحام نساء میں نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے رہیں گے۔

پھر فرمایا اے جابر! تم لوگ حق کے ساتھ ہو اور حق کے ساتھ ہی رہو گے اور حق پر ہی تم کو موت آئے گی۔ اے جابر! جب ناقوس چینے گا، خوف لوگوں کو دبا لے گا بے وقوف بولیں گے تو اس وقت بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہونگے بصرہ میں آگ بھڑکے گی اور عثمانی علم وادی سوداء میں ظاہر ہوگا (خروج سفیانی) اور بصرہ میں اضطراب ہوگا اور ایک دوسرے پر غالب آتا رہے گا اور ہر قوم اپنی قوم کی طرف مائل ہوگی اور خراسانی لشکر حرکت میں آئیں گے اور شعیب ابن صالح تمیمی کی بطن طالقان میں بیعت کی جائے گی اور سعید سوسی کی خوزستان میں اور عمالقہ کردان میں اپنے جھنڈے نصب کریں گے اور عرب بلاد ارمن اور استقلاب پر غالب آجائیں

گے اور ہر قل قسطنطنیہ اور اہل سینان کو ڈرائے گا پس اس وقت کوہ طور کے شجر سے تکلم موسیٰ کے منتظر ہو پس وہ ظاہر ہوگا یہ سب حالات ظاہر ہونگے اور مشاہدہ میں آئیں گے۔ آگاہ رہو کہ کتنے عجائبات ہیں جن کو میں نے ترک کر دیا اور کتنے دلائل ہیں جن کو میں نے چھپا دیا اس لئے کہ میں نے کسی کو ان کا حامل نہ پایا۔ میں ہی ابلیس کو سجدہ کرنے کا حکم دینے والا تھا میں ہی اس کو اور اس کے لشکر کو اس کے تکبر کی وجہ سے اللہ کے حکم سے عذاب کرنے والا ہوں۔ میں بلند کرنے والا ہوں اور پس کو مکان بلند کی طرف۔ میں نے عیسیٰ کو گویا کیا جبکہ وہ گہوارہ میں تھے میں میدانوں کا پھیلانے والا اور زمین کا وضع کرنے والا ہوں میں ہی زمین کو پانچ حصوں میں تقسیم کرنے والا ہوں پس میں نے پانچوں حصے کو خشکی قرار دیا اور پانچوں حصہ کو پہاڑ اور پانچوں کو زمین مسطح پانچوں حصہ کو آباد اور پانچوں کو خراب قرار دیا۔ میں نے قلزم کو زحیم سے شگافتہ کیا اور عقیم کو حیم سے علیحدہ کیا اور گل کو گل سے شگافتہ کیا اور بعض کو بعض سے علیحدہ کیا میں طیرثا ہوں میں جانوٹا ہوں میں بارجلون ہوں میں علیشوٹا ہوں میں گہرے اور کثیر پانیوں کے اقلیموں اور اس میں پیدا ہونے والے بھنور پر متصرف ہوں یہاں تک کہ اس میں سے میرے لئے وہ چیزیں نکلیں گی جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ پیادے اور سوار ہوں گے پس میں ان میں سے جن کو دوست رکھتا ہوں لے لوں گا اور جن کا ارادہ کرونگا ان کو چھوڑ دوں گا۔ پھر عمار بن یاسر کو بارہ ہزار دونگا جن میں اللہ و رسولؐ سے محبت کرنے والے ہونگے ان میں ہر

ایک کے ساتھ بارہ ہزار فوج ہوگی انکی تعداد اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، ہاں تم کو خوشخبری ہو کہ تم اچھے بھائی ہو اور ہاں کچھ کم وقت کے بعد کچھ اور باتیں جان لو گے اور تم پر چیز کا بُرہانی پہلو ظاہر ہو جائے گا اور یہ جب ہوگا کہ جب بہرام اور کیواں نامی ستارے طلوع ہونگے اور ان کے قرآن کے وقت سے یکے بعد دیگرے آفات اور زلزلے آنا شروع ہو جائیں گے، جیخون کے ساحل سے لیکر بابل کے بیداء تک جھنڈے نصب ہونگے۔

میں جنت خلد کا مالک ہوں میں نے جنت میں نہریں جاری کی ہیں پانی کی نہریں دودھ کی نہریں صاف شدہ شہد کی نہریں اور شراب کی نہریں جو پینے والوں کو لذت بخشی ہیں، میں نے جہنم بنائی اور اُس کو طبقات میں تقسیم کیا، سعیر، سقر، الجبر اور عمقیوس نامی طبقے بنائے اور اُن کو ظالموں کے لئے مخصوص کر دیا اور یہ سب وادی برہوت میں رکھ دیئے اور وہ فلق ہے اور رب کی قسم جو فلق ہے اس میں جبت و طاغوت کا ابدی مسکن ہے اور اُن کے غلاموں کا اور انکا جو ملک و ملکوت کے مالک کا کفر کرتے ہیں میں نے علیم و حکیم کے امر سے اقلیم بنائی ہیں۔ میں ہی وہ کلمہ ہوں جس پر اُمور اور زمانے تمام ہو جاتے ہیں۔ میں نے اقلیم کو چار حصوں میں بنایا ہے اور سات حصوں میں تقسیم کیا ہے پس اقلیم جنوب معدن برکات ہے اور اقلیم شمال معدن شان و شوکت، اور اقلیم صبا معدن زلزال، اور اقلیم دبور معدن ہلاکت ہے۔

یاد رہے کہ تمہارے شہروں اور زمینوں پر طاغوتیوں کی یورش ہوگی جو اپنی مرضی سے تغیر و تبدیل کریں گے جبکہ خواجہ سراؤں بچوں اور عورتوں کی حکومت سے شدتیں

ظاہر ہوں گی اور اُس وقت زمین باطل کی نشر و اشاعت کرنے والوں سے بھر جائے گی۔ اُس وقت تم لوگ کسی ایسے کی توقع کرو گے جو تم کو مکمل نجات دلا سکے اور اُس کی طرف فوج در فوج آؤ گے۔ نجف کی کنکریاں بحکم خدا ہیروں میں تبدیل ہو جائیں گی اور مومنین اُن پر چلیں گے اسکے برعکس منافقین کے ہاتھ میں سچے موتی، ہیرے، سرخ یا قوت اپنی قدر کھو کر کنکروں کی سطح پر آ جائیں گے، ہاں یاد رہے یہ جو میں نے بیان کی ہیں سب سے نمایاں باتیں ہیں جب ان علامات کے ظہور کا وقت پہنچے گا تو میری باتوں کی سچائی کی روشنی چار سو پھیل جائے گی اور جو تم چاہتے ہو وہ ظاہر ہوگا اور تم اُس تک پہنچ جاؤ گے۔ ہاں کتنے ہی اور جمع شدہ عجائبات اور امور ہیں۔ اے بجو اور بھیڑ بکریوں کی سطح پر آ جانے والوں تمہیں کیسا لگے گا جب تمہاری سرکوبی کے لئے بنی کتام کے جھنڈے بلند ہوں گے اور اُن کے ساتھ شام میں عثمان بن عتبہ ہوگا جو اپنے ماں باپ کو اپنے پاس بلائے گا اور اپنی ماں سے شادی رچائے گا؟ وہ کیسے مسلمان ہیں جو اُمویوں اور میرے دشمنوں کو حق پر سمجھتے ہیں؟

جب خطبہ یہاں تک پہنچا تو مولّا نے گریہ کرنا شروع کیا پھر فرمایا قوموں پر کیا گزرے گی جب بنی عتبہ اور بنی کتام کی فوجوں کے ہاتھ موت کا خوف اور بھوک ہر وقت سروں پر منڈلائے گی یاد رہے جن باتوں کے ظہور کا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے وہ سب نجائب کے لئے ہے۔ منافقین ان باتوں پر کہیں گے کہ علیؑ نے خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے سب سن لیں کہ تم لوگ اُس شہادت کو یاد رکھو جس کا تم سے سوال کیا جائے گا۔ جب سوال کرنے کی ضرورت ہوگی کہ علیؑ نور ہے مخلوق ہے عبد ہے مرزوق ہے اور جو اس کے علاوہ کچھ اور کہے تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو اور لعنت

کرنے والوں کی لعنت ہو۔

پھر آپؐ خطبہ ختم کر کے ممبر سے اترے اور یہ کلمات ارشاد فرمائے۔ ”میں نے ملک و ملکوت کے مالک کے قلعہ میں پناہ لی میں عزت و جبروت کے مالک کی آڑ میں آیا، میں قدرت و ملکوت کے مالک کی طاقت سے ایسا ہو گیا کہ کوئی نقصان نہ دے سکے جس سے بھی مجھے ڈر محسوس ہو۔“ پھر مولاً نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ”اے لوگوں جو شخص بھی تم میں مصیبت و پریشانی کے وقت ان کلمات کا ذکر و ورد کرے گا اللہ اُس کو پریشانی سے بچا لے گا۔“ اُس کے بعد جابر نے مولاً سے کہا اے امیر المؤمنین آپؐ اکیلے ہیں؟ مولاً نے جواب دیا۔ ”ہاں بس میرے نام کے ساتھ اس میں تیرہ نام اور شامل کر لو۔“

جانب الطور: جانب طور:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جانب طور ہوں۔“

جودالا جواد: سخیوں کا سخی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سخیوں کا سخی ہوں۔“

جواز الصراط: پل صراط کا پاسپورٹ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں پل صراط کا پاسپورٹ ہوں۔“

جدول الحساب: حساب کا جدول:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حساب کا جدول ہوں۔“

الجوهرة الثمينة: قیمتی جوہر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قیمتی جوہر ہوں۔“

الجبل الشامخ: مقدس پہاڑ:

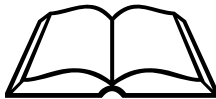
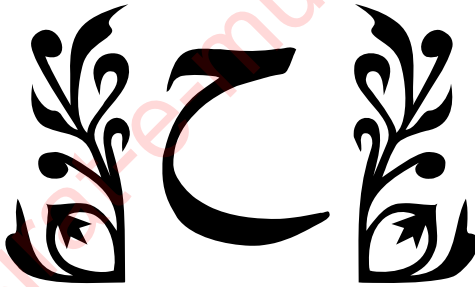
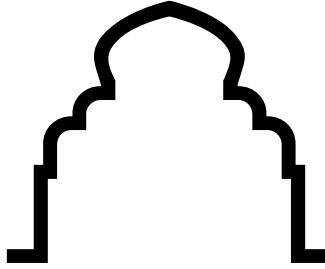
آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مقدس پہاڑ ہوں۔“

الجبل الراشح: مضبوط پہاڑ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مضبوط پہاڑ ہوں۔“

جامع القرآن: قرآن جمع کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قرآن کو جمع کرنے والا ہوں۔“



امیر المومنین کے ﴿ح﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

الحسنة: نیکی:

نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور علیؑ کا بغض ایسی برائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی“۔ (ینابیع المودة ۲۳۹)

الحق: حق:

امام باقر علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ^ط قُلْ إِنِّي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقُّ^ط﴾ ”یہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کیا وہ (یعنی ھو) حق ہے کہہ دیجئے کہ میرا رب یقیناً حق ہے۔“ (یونس ۵۳) فرمایا۔ ”اے محمدؐ اہل مکہ آپؐ سے علیؑ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ (یعنی ھو) امام ہیں کہہ دیجئے کہ میرا رب یقیناً حق ہے۔“

(امالی الصدوق ۶۰۱)

من المترجم:-

اس مقام پر ہم لفظ (هُوَ) کی تھوڑی وضاحت کرنا چاہیں گے۔ یہ لفظ لغت کے اعتبار سے مفرد مذکر ہے اور اسم نہیں بلکہ ضمیر ہے جو اسم کا قائم مقام ہوتا ہے لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ وہ اسم کون ہے جس کا یہ لفظ (یعنی هُوَ) قائم مقام ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمادی کہ وہ اسم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں۔ یہ لفظ (هُوَ) قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر آیا ہے لہذا ہم مومنین کو تلاش حق کی دعوت دیتے ہیں:-

حبِل اللہ: اللہ کی رسی:

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس تھا کہ ایک اعرابی آگیا اس نے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کا قول اس کی کتاب میں ہے ﴿وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ ”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو“۔ (آل عمران ۱۰۳) اللہ کی رسی کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”اے اعرابی! میں اس کا نبی ہوں اور علی اس کی رسی ہے“۔ اعرابی یہ کہتا ہوا چلا میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور اس کی رسی کو پکڑ لیا۔ (تفسیر فرات ۱۴)

حبیب اللہ: اللہ کا محبوب:

مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب

اللہ الحسن و الحسین صفوة اللہ فاطمہ امة اللہ ان سے بغض رکھنے والے پر اللہ کی لعنت“۔ (الجواهر السنية ۱۷۰)

الحبک:

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ﴾ ”اور راستوں والے آسمان کی قسم“ (الذاریات ۷)۔ آپؑ نے فرمایا۔ ”آسمان سے مراد رسول اللہ ہیں اور راستے امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور وہ نبیؐ کی ذات ہیں اور ان کے اہل بیتؑ ہیں“۔ (تفسیر فرات ۴۴۱)

حرب: حرب:

مولانا علیؑ کے والد گرامی نے آپؑ کا نام حرب رکھا۔
حامل لواء الدنيا والاخرة: دنیا و آخرت میں علمدار رسولؐ:
مولانا علیؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ ”علیؑ کا ہاتھ کٹے تب ہی علیؑ کے ہاتھ سے علم گرے گا“۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اس کو اس کے بائیں ہاتھ میں دے دو یہ دنیا و آخرت میں میرا علم اٹھانے والا ہے“۔ (ذخائر العقبیٰ ۳۵)

حیدرۃ: حیدر:

یہ نام مولانا کی والدہ گرامی نے رکھا۔ اس کے متعلق مولانا کا ایک شعر بھی ہے:-

انا الذی سمتنی اہی حیدرۃ کلیث غاباتٍ شدید القسورۃ

اکیلکم بالسیف کیل السندرۃ

”میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔ میں جنگلوں کے شیر کی طرح سخت حملہ کرنے والا ہوں۔“

عمر بن خطاب سے روایت ہے۔ ”میں نے ایک سانپ دیکھا جو ان کے جھولے میں جانا چاہ رہا تھا آپؐ نے اپنے بچپن میں ہی اپنا ہاتھ بڑھایا آپؐ نے اپنی کروٹ بدلی اپنا ہاتھ نکالا اور دائیں ہاتھ سے اسکی گردن پکڑی اور اس کو جھٹکا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس میں ڈال دیں اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس کو چیر دیا یہاں تک کہ وہ مر گیا جب آپؐ کی والدہ گرامی نے یہ منظر دیکھا تو پکاریں اور مدد طلب کی لوگ جمع ہو گئے پھر انہوں نے فرمایا کہ تو حیدرؐ ہے یعنی شیر۔“
(القطرۃ ۴۳/۱۵)

الحجة العظمیٰ: حجت عظمیٰ:

اصحٰ بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”میں رسول اللہ کا خلیفہ، وزیر اور ان کا وارث ہوں میں رسول اللہ کا بھائی اور وصی ہوں اور ان کا دوست ہوں میں ان کا چچا زاد اور ان کی بیٹی کا شوہر ہوں ان کے بچوں کا باپ اور وصیوں کا سردار ہوں اور نبیوں کے سردار کا وصی ہوں، میں حجت عظمیٰ اور آیت کبریٰ ہوں اور مثلیٰ اعلیٰ ہوں، نبی مصطفیٰ علیہ السلام کا دروازہ ہوں میں مضبوط سہارا ہوں میں کلمہ تقویٰ ہوں میں اللہ کا امین اور اہل دنیا کے لئے اس کا ذکر ہوں۔“

(بحار الانوار ۳۹/۳۳۵)

حجر العین:

آپ کا نام صحیفہ میں حجر العین ہے۔

حرم اللہ الاکبر: اللہ کا بڑا حرم:

خشیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اے خشیہ! ہم شجرہ نبوت ہیں اور رحمت کا گھر ہیں اور حکمت کے خزانے ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے نزول کی جگہ ہیں اور اللہ کے راز ہیں ہم اللہ کے بندوں میں اس کی امانت ہیں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کا ذمہ ہیں ہم اللہ کا عہد ہیں جس نے ہمارے عہد سے وفا کی تو اللہ نے اس سے عہد وفا کی جس نے اسے توڑ دیا اللہ نے اس کے عہد کو توڑ دیا۔“ (اصول کافی ۲۲۱/۱)

حجة الخصام: دشمنوں پر حجت:

صفوان جمال کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت میں ہے۔ ”سلام ہو آپؑ پر اے وصی نیک کردار متقی، سلام ہو آپؑ پر اے خبر عظیم عالم، سلام ہو آپؑ پر اے عالمین کے پروردگار کے رسولؐ کے وصی، سلام ہو آپؑ پر اے تمام مخلوقات میں اللہ کی بہترین مخلوق۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے حبیب اور خاص و خالص بندے ہیں، سلام ہو آپؑ پر اے ولی خدا اور اس کے راز کے محل اور اس کے علم کے مخزن اور اس کی وحی کے خزانہ دار، میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں۔ اے ہر مقصود کے دروازے میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں۔ اے مکمل نور

خدا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ جس امر پر اللہ اور اس کے رسولؐ کی جانب سے مامور تھے اس کو پہنچا دیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اے امیر المؤمنین میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اے دشمنوں پر حجت خدا اور جس کام کی حفاظت پر مامور تھے اس کی رعایت کی اور جو امانت رکھی گئی تھی اس کو محفوظ کیا اور حلال خدا کو حلال اور حرام خدا کو حرام باقی رکھا اور آپؐ نے احکام خدا کو قائم کیا اور حدود خدا سے تجاوز نہیں کیا اور خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کی یہاں تک کہ شہادت پائی اللہ کا درود ہو آپؐ پر اور آپؐ کے بعد تمام آئمہ طاہرینؑ پر۔

(مفاتیح الجنان ۴۲۵)

الحق الیقین: حق الیقین:

امام صادق علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ﴾ ”اور بے شک وہ حق الیقین ہے“۔ (الحاقہ ۵۱) فرمایا۔ ”جس نے ولایت علیؑ کو جھٹلایا اس پر افسوس ہے اس نے حق الیقین پر جھوٹ بولا اس کی ولایت کے وجوب سے“۔ (تفسیر البرہان ۴/۳۸۰)

حفیظ الالواح: الواح کی حفاظت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں الواح کی حفاظت کرنے والا ہوں“۔

حجة الحجج: تمام حجتوں کی حجت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں تمام حجتوں کی حجت ہوں۔“
من المترجم:-

یعنی اللہ نے جس کسی کو بھی حجت قرار دیا اُس پر حجت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

حارس الاشراق: مشرقین کی حفاظت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں مشرقین کی حفاظت کرنے والا ہوں۔“
حبل اللہ المتین: اللہ کی مضبوط رسی:

ابن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾ ”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔“ (آل عمران ۱۰۳) فرمایا۔ ”علیؑ اللہ کی مضبوط رسی ہیں۔“

(تفسیر البرہان ۱/۱۹۴)

حبل من الناس: لوگوں کا عہد و پیمان:

یونس بن عبد الرحمنؑ نے اور چند اور صحابہ نے مرفوعاً ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿إِلَّا بِحَبْلِ مَنْ اللَّهِ وَحَبْلِ مَنْ النَّاسِ﴾ ”سوائے اس کے کہ اللہ کے عہد و پیمان اور لوگوں کے عہد و پیمان

کی پناہ میں آجائیں۔ (آل عمران ۱۱۲) آپؐ نے فرمایا۔ ﴿حَبْلِ مِّنْ
اللّٰهِ﴾ سے مراد کتاب ہے اور ﴿حَبْلِ مِّنْ النَّاسِ﴾ سے مراد علیؑ ابن ابی طالب
علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر العیاشی ۱/۱۹۶)

حزب اللہ: اللہ کا گروہ:

ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ﴾ ”اور جو شخص
اللہ اور اس کے رسولؐ اور ایمان والوں کو حاکم بنائے گا تو بے شک اللہ کا گروہ ہی
غالب ہونے والا ہے۔ (المائدہ ۵۶) کہا۔ ”اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالب علیہ
السلام ہیں۔ (تفسیر فرات ۱۲۹)

الحبل المتین: مضبوط رسی:

آپؐ نے جناب زہراؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں مضبوط رسی ہوں۔“

الحوامیم: حوامیم:

آپؐ نے جناب زہراؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں حوامیم ہوں۔“

حیۃ العارفین: عارفوں کی زندگی:

آپؐ نے جناب زہراؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں عارفوں کی زندگی ہوں۔“

حاتم الاعاجم: عجمیوں کا حاتم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عجمیوں کا حاتم ہوں۔“

حجاب الغفور: حجاب رب غفور:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں حجاب رب غفور ہوں۔“

حبیب الاحباب: دوستوں کا دوست:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں دوستوں کا دوست ہوں۔“

حافظ الکلمات: کلمات کو یاد رکھنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں کلمات کو یاد رکھنے والا ہوں۔“

حقیقۃ الاسرار: رازوں کی حقیقت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں رازوں کی حقیقت ہوں۔“

حام الانف: اونچی ناک والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں اونچی ناک والا ہوں۔“

حاء الحوامیم: حوامیم کی ح:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حوامیم کی ح ہوں۔“

حافظ القرآن: قرآن کی حفاظت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں قرآن کی حفاظت کرنے والا ہوں۔“

حامل اللواء: علم اٹھانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں علم اٹھانے والا ہوں“۔

حاطم الا دیان: تمام مذاہب کا رہبر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تمام مذاہب کا رہبر ہوں“۔

حقیقۃ الا دیان: تمام مذاہب کی حقیقت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تمام مذاہب کی حقیقت ہوں“۔

حکۃ الامور: امور کی حکمت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں امور کی حکمت ہوں“۔

حکۃ الحکمة: حکمتوں کی حکمت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حکمتوں کی حکمت ہوں“۔

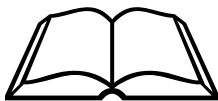
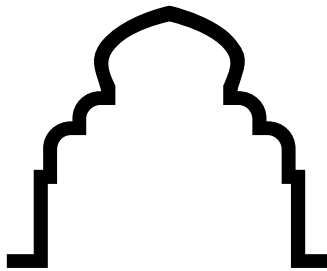
حافظ الطریقة: راستے کی حفاظت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں راستے کی حفاظت کرنے والا ہوں“۔

حافظ الآیات: آیات کی حفاظت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں آیات کی حفاظت کرنے والا ہوں“۔

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿خ﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

خیر البریۃ: بہترین مخلوق:

حسین بن سعید نے معاذ سے روایت کی ہے کہ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ «أُولَٰئِكَ هُم خَيْرُ الْبَرِيَّةِ» ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں“۔ (البینۃ ۷) کہا۔ ”وہ امیر المومنین علیٰ ابن ابی طالب ہیں اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا۔“

(تفسیر فرات ۲۱۸)

خیر الامۃ: امت کا بہترین:

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”میرے بعد اس امت میں سے بہترین علیٰ ابن ابی طالب، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں جس نے کچھ اور کہا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“ (مائۃ المنقبۃ ۳۹)

خیر البشر: بہترین بشر:

[۱]۔ عثمان بن زبیر مالکی سے روایت ہے کہ میں نے جابر کو عشاء کی ٹیک پر چلتے دیکھا اور انصار کے محلوں اور ان کی مجلسوں میں کہتے تھے۔ ”علیٰ بہترین بشر ہیں۔ جس نے انکار کیا اس نے کفر کیا۔ اے گروہ انصار! اپنی اولاد کو علیؑ کی محبت پر پروان چڑھاؤ جو انکار کرے اس کی ماں کا معاملہ دیکھو“ اور مولا علیؑ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا۔ ”تو بہترین بشر ہے سوائے کافر کے تم میں کوئی شک نہیں کرے گا۔“

(امالی الصدوق ۶۹۔ علل الشرائع ۱۴۲)

من المترجم:

لغت کے اعتبار سے لفظ (خیر) صیغہ تفضیل (اخیّر) کا مخفف ہے۔

[۲]۔ حذیفہ یمانی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ بہترین انسان ہے جس نے اس کا انکار کیا اس نے کفر کیا“۔ (بحار ۶/۳۸)

خیرۃ اللہ:

مولا علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اللہ نے اہل زمین پر ایک بار نظر کی اور مجھے چن لیا پھر دوسری بار دیکھا تو میرے بعد تجھے (علیؑ کو) چن لیا میرے بعد میری امت کے امور کے لیے اور ہمارے بعد ہمارے جیسا کوئی نہیں۔“

(عیون اخبار الرضا ۶۴/۲)

خرسیا:

آپ کا نام ابراہیمؑ کے صحیفہ میں خرسیا ہے۔ (معانی الاخبار)

خیر الوصیین: وصیوں کا بہترین:

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے لوگو! بیشک علیؑ میرے بعد تم پر اللہ کا اور میرا خلیفہ ہے اور بے شک یہ امیر المؤمنین اور خیر الوصیین ہے جو اس سے دور ہو اوہ مجھ سے دور ہوا اور جس نے اس پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے اس پر غالب آنے کی کوشش کی اس نے مجھ پر غالب آنے کی کوشش کی جس نے اس کو مغلوب کرنے کی کوشش کی اس نے مجھے مغلوب کرنے کی کوشش کی جس نے اس سے جفا کی اس نے مجھ سے جفا کی۔ جس نے اس سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی یہ اس لیے کہ یہ میرا بھائی میرا وزیر اور میری طینت سے پیدا شدہ اور علیؑ اور میں ایک ہی نور سے ہیں۔“

(عیون اخبار الرضا ۱۳/۲)

خلیل اللہ: اللہ کا دوست:

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد گرامیؑ اور اپنے دادا امام حسینؑ بن علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ ابن ابی طالبؑ اللہ کا خلیفہ اور میرا خلیفہ ہے اور اللہ کا اور میرا دوست ہے اور اللہ کا اور میرا محبوب ہے اور اللہ کی اور میری تلوار ہے وہ میرا بھائی دوست وزیر اور وصی ہے اس سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت

کرنے والا ہے اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے اس کا دوست میرا دوست اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے اس کی بیوی میری بیوی اور اس کے بیٹے میرے بیٹے اس کی جنگ میری جنگ اس کی بات میری بات اس کا حکم میرا حکم ہے اور وہ اوصیاء کا سردار اور میری امت میں بہترین ہے۔ (مائۃ منقبة ۹)

خیر الناس: لوگوں میں سے بہترین:

ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک دن رسول اللہ منزل ام ابراہیمؑ پر تھے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے اصحاب کی بھی تعداد تھی کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ بھی تشریف لے آئے جب نبیؐ نے مولا علیؑ کو دیکھا تو فرمایا۔ ”اے لوگو! تمہارے پاس میرے بعد سب سے بہترین بندہ آیا ہے اور یہ تمہارا مولا ہے اس کی اطاعت ایسے فرض ہے جیسے میری اطاعت اور اس کی نافرمانی ایسے حرام ہے جیسے میری نافرمانی اے لوگو! میں حکمت کا شہر ہوں اور علیؑ اس کی چابی ہے اور گھر تک چابی کے بغیر نہیں پہنچا جاسکتا اور اس شخص نے جھوٹ بولا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ مجھ سے تو محبت کرے لیکن علیؑ سے بغض رکھے۔“ (بحار الانوار ۱۰۲/۳۸)

خیر الاولیاء: اولیاء میں سے بہترین:

ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”جب میں شب معراج آسمان پر گیا اور سدرة المنتہی تک پہنچا میں نے ایک ترانہ سنا جس کو ہوا گنگنا

رہی تھی میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے جو آپ کے چچا زاد علی ابن ابی طالب کی عاشقہ ہے جب اس نے آپ کی طرف دیکھا تو ایک منادی کو اپنے رب سے ندا کرتے ہوئے سنا جو کہہ رہا تھا محمدؐ بہترین نبی ہیں اور امیر المومنین علیؑ بہترین ولی ہیں اور ان کی ولایت رکھنے والے بہترین مخلوق ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں جنتوں کی صورت میں ہے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ علیٰ اور اس کے اہل بیتؑ سے راضی ہو گیا وہ اللہ کا نور ہیں، اللہ کی رحمت سے مخصوص اور اللہ کے قریب ہیں طوبیٰ انہی کے لئے ہے مخلوق قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کی قدر و منزلت پر رشک کرے گی۔“

(تفسیر فرات ۲۱۹)

خليفة الله: الله کا خليفہ:

ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ ”جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش سے ایک منادی ندا دے گا کہ زمین پر اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟۔ تو داؤدؑ نبی کھڑے ہوں گے تو اللہ کے ہاں سے ندا آئے گی ہماری مراد آپ نہیں ہیں اگرچہ آپ اللہ کے خلیفہ تھے۔ پھر ندا آئے گی کہ زمین پر اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟۔ تو امیر المومنین کھڑے ہوں گے تو اللہ کی طرف سے آواز آئے گی اے مخلوق کا جم غفیر یہ علی ابن ابی طالبؑ زمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں اور اس کے بندوں پر اسکی حجت ہیں جو اس کی محبت سے دنیا میں پیوست رہا تو اس کی محبت آج اس سے پیوست رہے گی اور

اس کی اعلیٰ جنتوں میں جانے تک اس کے ساتھ رہے گی۔“ فرمایا۔ ”پھر لوگ کھڑے ہونگے جو ان کی محبت سے دنیا میں پیوست رہے ہوں گے تو وہ آپ کی جنت تک پیروی کریں گے پھر اللہ کی طرف سے ندا آئے گی کہ اے وہ لوگوں جو دنیا میں اس امام کی اتباع کرتے تھے جس طرف یہ جاتے ہیں تم بھی اس طرف ان کی پیروی کرو ﴿اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّنَا كَرَّرْنَا فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخُرْجِينَ مِنَ النَّارِ﴾ ”جب وہ جن کی پیروی کی گئی اپنے پیروکاروں سے بے زار ہوں گے اور (وہ سب اللہ کا) عذاب دیکھ لیں گے اور سارے اسباب ان سے منقطع ہو جائیں گے۔ اور پیروکار کہیں گے: کاش! ہمیں ایک موقع مل جائے تو ہم (بھی) ان سے بے زاری ظاہر کر دیں جیسے انہوں نے (آج) ہم سے بے زاری ظاہر کی ہے، یوں اللہ انہیں ان کے اپنے اعمال انہی پر حسرت بنا کر دکھائے گا، اور وہ دوزخ سے نکلنے نہ پائیں گے۔“ (البقرہ ۱۶۶، ۱۶۷)۔ (امالی الطوسی ۱/۹۷)

خیر من خلف النبی: نبی کے ترکہ میں سے بہترین:

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہم سے سلمان فارسی نے بیان کیا کہ انہوں نے نبیؐ کو کہتے ہوئے سنا۔ ”بے شک میرا بھائی میرا وزیر اور بہترین علیٰ ابن ابی طالب

ہے جس کو میں نے اپنے بعد چھوڑا ہے۔ (بخاری الانوار ۶/۱۳)

خليفة محمد: محمد کا خليفہ:

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ سے فرمایا۔ ”اے علیؑ! تیرے پاس قیامت کے دن نور کا نمائندہ آئے گا اور تمہارے سر پر ایک تاج ہوگا جس کی روشنی تا حد نظر پھیلی ہوئی ہوگی اور قریب ہوگا کہ وہ نور ادھر کھڑے لوگوں کی آنکھیں اچک لے پس اللہ جل شانہ کی طرف سے ندا آئے گی محمد رسول اللہ کا خلیفہ کہاں ہے؟ تو تم کہو گے میں ادھر ہوں فرمایا پھر ندا دینے والا ندا دے گا اے علیؑ! جو تجھ سے محبت کرتے تھے انہیں جنت میں بھیج اور جو تجھ سے دشمنی رکھتے تھے انہیں جہنم میں بھیج پس تو جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہے۔ (بخاری الانوار ۴/۲۳۲)

خاتم الوصیین: خاتم الوصیین:

نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ”میں خاتم النبیین ہوں اور علیؑ خاتم الوصیین ہیں۔“

(عیون الاخبار ۱/۴۳)

خازن سر رسول اللہ: رسول اللہ کے رازوں کے امین:

محمد بن مشکور سے روایت ہے کہ میں نے ابو امامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب علیؑ کوئی بات کہتے تھے تو ہم اس میں شک نہیں کرتے تھے کیونکہ ہم نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ ”میرے بعد میرے رازوں کا امین علیؑ ہے۔“

(بخاری الانوار ۴۰/۱۸۴)

خَيْرَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ: اللہ کی مخلوق میں سے بہترین:

ابونوفل سے روایت ہے کہ میں نے جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”ہم اللہ کی مخلوق میں سے بہترین ہیں اور ہمارے شیعہ نبیؐ کی امت میں سے بہترین ہیں۔“ (بشارة المصطفى ۹۵)

الخزانة: قیمتی خزانہ:

ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جب اللہ نے ہمیں خلق کیا تو بہترین خلق کیا اور جب ہمیں تصویر دی تو بہترین تصویر دی اور اپنے زمین و آسمان میں خزانہ بنایا اور ہمارے لئے درختوں نے کلام کیا اور ہماری عبادت سے ہی اللہ کی عبادت ہے اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔“

(اصول کافی ۱/۱۹۳)

المستخلف في الارض: زمین میں اللہ کا نمائندہ:

عبد اللہ بن سنان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ”اللہ نے ایسے لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ ضرور انہی کو زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو (حق) حکومت بخشا تھا جو ان سے پہلے تھے۔“ (النور ۵۵)

فرمایا۔ ”یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد میں سے اماموں کے بارے میں نازل ہوئی ہے“ اور فرمایا ﴿وَلَيَمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا﴾ ”اور ان کے لئے ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے مضبوط و مستحکم فرمادے گا اور وہ ضرور ان کے پچھلے خوف کو ان کے لئے امن و حفاظت کی حالت سے بدل دے گا۔“ (النور ۵۵) یعنی امام قائمؑ کے ظہور سے۔ (تاویل الآیات ۱/۳۶۸)

الخط: خط:

مولا علیؑ نے فرمایا۔ ”میں نقطہ ہوں میں خط ہوں، میں خط ہوں میں نقطہ ہوں، میں نقطہ ہوں میں خط ہوں۔“ (مناقب ابن شہر آشوب ۲/۳۲۷)

خازن علم اللہ: اللہ کے علم کا امین:
آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں اللہ کے علم کا امین ہوں۔“

خلیل جبرائیل: جبرائیل کا خلیل:

آپؑ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں جبرائیل کا صاحب ہوں۔“

خیر الامم: بہترین امت:

آپؑ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں بہترین امت ہوں۔“

خلاصۃ العصرۃ: زمانے کا نچوڑ:

آپؐ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں زمانے کا نچوڑ ہوں۔“

خامس الکساء: چادر والوں کا پانچواں:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں اہل کساء کا پانچواں ہوں۔“

خیرۃ الاختیار: بہتروں کا بہتر:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں بہتروں کا بہتر ہوں۔“

خاتم الاعاجم: عجمیوں کا مہر لگانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عجمیوں کا مہر لگانے والا ہوں۔“

خیرۃ المہین: بہترین حفاظت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بہترین حفاظت کرنے والا ہوں۔“

خليفة الرسالة: رسالت کا خلیفہ:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں رسالت کا خلیفہ ہوں۔“

خلة الخلیل: خلیل اللہ کی خلت:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں خلیل اللہ کی خلت ہوں۔“

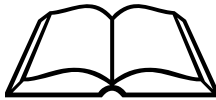
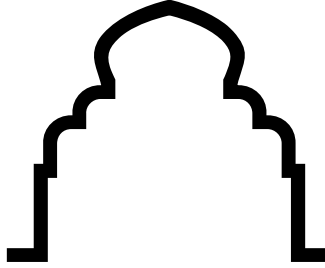
خیر الاولین: پہلوں کا بہترین:

نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ”یہ پہلوں کا بہترین ہے اہل آسمان

میں سے اور اہل زمین میں سے۔ یہ سچوں کا سردار اور اوصیاء کا سردار اور متقین کا امام اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے۔“ (مائۃ منقبۃ ۸۸)

الخلی من کل زور: ہر جھوٹ سے دور:

متوکل نے زید بن حارثہ بصری مجنون سے مولا علیؑ کے بارے میں پوچھا اس نے کہا علیؑ اللہ کی طرف سے عدل و احسان کا حکم ہیں، ادیان کے علوم کو کھولنے والے ہیں، قرآن کی سورتوں کی تلاوت کرنے والے ہیں شیطان کے پردوں کے لیے ستارہ ہیں قرآن کے احکام کو جمع کرنے والے ہیں انسانوں اور جنوں کے درمیان حاکم ہیں ہر جھوٹ اور بہتان سے دور ہیں جو گواہی مانگے اس کے لیے دلیل ہیں اپنے رب کا مخفی اور ظاہر اُذکر کرنے والے ہیں راتوں کو جب اندھیرا چھا جائے تو اپنے رب کے آگے ڈرنے والے ہیں بغیر نقصان کے نفع والے ہیں بھول کے رازوں کو ڈھانپنے والے ہیں جنگ کے دن صبر کرنے والے ہیں اپنی تلوار سے دشمنوں کے سر کاٹنے والے ہیں اہل کفر اور سرکشی کرنے والوں پر غالب ہیں ان کا علم زمانے سے بڑھ کر ہے جسموں اور سروں کو پھاڑنے والے ہیں بہادر اور سخت ارکان والے ہیں۔ نقصان کے بغیر پورے وزن والے ہیں، رحم کے احکام کے لئے لازم ہیں۔ بہترین خاتون کے شوہر ہیں ان کا قرآن میں ذکر ہے جو ایمان سے پیار کرتا ہے اس کے ولی ہیں جو ہدایت کا طالب ہو اس کی ہدایت کرنے والے ہیں جو احسان کا طالب ہو اس پر آسانیاں پیدا کرنے والے ہیں۔



امیر المومنین کے ﴿د﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

الدین: دین:

زہری نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ ”سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لئے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ہے“۔ (التین ۶) فرمایا۔ ”وہ سلمان، مقداد، عمار، ابوذر ہیں جن کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے اور ﴿فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالذِّينِ﴾ ”پھر اس کے بعد تجھے دین کے بارے میں کیا چیز جھٹلائے گی“۔ (التین ۷) فرمایا۔ ”اس سے مراد علیؑ امیر المومنین ہیں“۔

(تفسیر فرائد ۲۷)

الداال: دلیل:

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جب قیامت کا دن ہوگا علیؑ ابن ابی طالبؑ کو سات ناموں کے ذریعے پکارا جائے گا (یا صادق، یا دال، یا

عابد، یا ہادی، یا مہدی، یافتی، یا علی) آپؐ اور آپؐ کے شیعہ حساب کے بغیر جنت میں چلے جائیں۔ (مائتہ منقبة ۵۰)

دعامة الاسلام: اسلام کا ستون:

ابو حمزہ ثمالی نے ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ”اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے نماز قائم کرنا زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ الحرام کا حج کرنا اور ہم اہل بیتؑ کی ولایت۔“ (بشارة المصطفى ۶۹)

داود فی زہد۵: داؤدؑ کو عبادت میں دیکھنا ہو تو:

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا۔ ”جو چاہتا ہے کہ آدمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کی سلم میں اور ابراہیمؑ کو ان کے حلم میں اور موسیٰؑ کو ان کی عقل میں اور داؤدؑ کو ان کے زہد میں دیکھے تو پس وہ اس کو دیکھے تو اسی اثناء میں علیؑ آگے بڑھے جیسے پتھر ڈھلان سے لڑھکتا ہے۔“

(بشارة المصطفى ۲۴۴)

دیان الدین: دین کا حکمران:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”علیؑ ابن ابی طالبؑ میری امت پر میری حجت ہے اور میرے دین کا حاکم ہے اللہ ان کے صلب میں سے ائمہؑ کو بھیجے گا جو میرے دین کے لیے قیام کریں گے اور میرے راستے کی طرف دعوت دیں گے ان کے ذریعے میرے بندوں سے بلاؤں کو دفع کیا جائے گا اور انہی کے ذریعے میری رحمت کو

اتارے گا۔“ (عیون اخبار ۵۶/۲)

الدابة: دابہ:

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”میں اللہ کی جنت و دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں کوئی میری تقسیم کے علاوہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا میں فاروق اکبر ہوں اور وہ امام ہوں کہ جس کے بعد سب امام ہیں مجھ سے پہلے کوئی آگے نہیں بڑھ سکے گا مگر احمدؑ اور میں اور وہ ایک ہی راستے پر ہوں گے مگر ان کو ان کے نام سے پکارا جائے گا اور مجھے چھ (نام) دیئے جائیں گے، علم المنایا، علم البلیا، علم الوصایا اور فصل الخطاب۔ میں صاحب الکرات اور دولة الدول ہوں میں صاحب عصا اور میم ہوں اور وہ مخلوق جو لوگوں سے بولے۔“ (اصول کافی ۱/۱۹۸)

دیان الناس: انسانوں کے حکمران:

مفضل بن عمر نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ”بے شک امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ لوگوں کے حکمران ہیں قیامت کے دن اور اللہ کی جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں کوئی بھی ان کی تقسیم کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اور بے شک وہ سب سے بڑے فاروق ہیں۔“

(بصائر الدرجات ۳۱۵)

دلیل السماوات: آسمانوں کی دلیل:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں آسمانوں کی دلیل ہوں۔“

دعائم الدین: دین کا ستون:

آپؐ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں دین کا ستون ہوں۔“

دوحة الاصلية: جڑ کا مرکز:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جڑ کا مرکز ہوں۔“

الدرع الحصين: حفاظت کرنے والا قلعہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حفاظت کرنے والا قلعہ ہوں۔“

الداعي: پکارنے والا:

ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت ہے کہ آپؐ نے اپنے والد گرامیؑ سے روایت کی

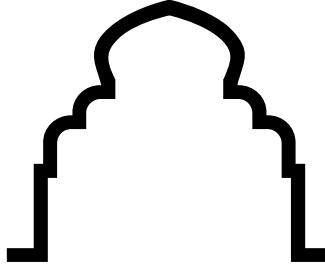
فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی سے اللہ کی اس آیت کے بارے میں

پوچھا ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ﴾ ﴿اس دن وہ ایک پکارنے

والے کے پیچھے چلتے جائیں گے اس کے لئے کوئی کجی نہیں ہوگی﴾۔ (طہ ۱۰۸) آپؐ

نے فرمایا۔ ”الداعي سے مراد امیر المومنین ہیں۔“ (تاویل الآيات ۳۱۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿ذ﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

الذائد عن الحوض: حوض سے دور کرنے والا:

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں کھجور کی شاخ تھی آپ نے فرمایا۔ ”کیا تم مسجد میں لیٹتے ہو“ ہم نے کہا ہم تیز تیز چلے تھے اور ہمارے ساتھ علی بھی تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علی میرے پاس آؤ جو چیزیں میرے لیے مسجد میں حلال ہیں وہ تیرے لئے بھی حلال ہیں کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی لیکن میرے بعد نبوت نہیں ہے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم قیامت کے دن لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح دور کرو گے جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ کو پانی سے دور کیا جاتا ہے تمہیں ایک کانٹے دار شاخ دی جائے گی گویا کہ میں تمہیں اس حوض پر دیکھ رہا ہوں تمہارے مقام کے ساتھ۔“ (مناقب الخوارزمی ۶۰)

ذوالقلب: ذوالقلب:

جابر جعفی نے ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب نہروان سے واپس آئے تو آپؑ نے کوفہ میں خطبہ دیا اور آپؑ کو خبر پہنچی کہ معاویہ آپؑ پر سب و شتم کرتا ہے اور آپؑ کے اصحاب کو قتل کرتا ہے آپؑ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد رسول اللہؐ پر سلام بھیجا اور انعامات کا ذکر کیا جو اللہ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمائے پھر فرمایا۔ ”اگر اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ” اور رہی تمہارے رب کی نعمت پس تم اس کا ذکر کرتے رہو“۔ (الضحیٰ ۱۱) اے اللہ! تیری ان نعمتوں کی حمد ہے جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا اور تیرے اس فضل کا جسے بھلایا نہیں جاسکتا کہ اے لوگو! مجھ تک خبر پہنچی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری اجل قریب ہے اور گویا کہ تم میرے معاملے کو بھلا چکے ہو اور میں بھی تم میں وہی چھوڑ کر جا رہا ہوں جو رسولؐ چھوڑ کر گئے تھے یعنی کتاب اللہ اور اپنی عترتؑ اور وہ نجات کی طرف ہدایت دینے والے خاتم الانبیاء اور سید الخباء اور نبی مصطفیٰؐ کی عترت ہے۔ اے لوگو! شاید کہ تم میرے بعد کسی ایسے بندے کو نہ سن سکو جو میرے جیسی باتیں کہے مگر تھوڑی۔ میں رسول اللہؐ کا بھائی اور ان کے چچا کا بیٹا ہوں اور ان کی منتقم تلوار ہوں ان کی نصرت کا ستون ہوں اور ان کے انتقام کی سختی ہوں میں جہنم کی چکی کو چلانے والا ہوں اور اس کی داڑھ کا ناہموار پتھر ہوں میں مؤتم البنین اور بنات ہوں میں روحوں کا قبض

کرنے والا ہوں میں سواروں سے لڑائی کرنے والا ہوں اور مخلوق میں سے سب سے افضل بندے کا داماد ہوں۔ میں سید الاوصیاء ہوں اور سب سے بہتر نبی کا وصی ہوں میں علم کے شہر کا دروازہ ہوں اور رسول اللہ کے علم کا امین اور وارث ہوں میں بتول کا شوہر ہوں جو کائنات کی عورتوں کی سردار، آگ سے آزاد، پاک و پاکیزہ، زکیہ، ہادیہ، اللہ کے حبیب کی پیاری اور رسول اللہ کی خوشبو ہے اس کے نواسے سب نواسوں سے افضل اور میرے بیٹے سب بیٹوں سے افضل، کیا تم میں سے کوئی ہے جو میری کہی بات کا انکار کر سکے؟ اہل کتاب کے فرمانبردار کہاں ہیں میرا نام انجیل میں ایلیاء ہے اور تورات میں بریا ہے اور زبور میں اریا ہے اور ہندوؤں کے نزدیک کبکبر ہے اور رومیوں کے نزدیک بطرس ہے اور فارسیوں کے ہاں جبر ہے اور ترکیوں کے ہاں بشیر ہے اور زنجیوں کے ہاں جبر ہے اور کھنہ کے ہاں بوی ہے اور حبشیوں کے ہاں بتریک ہے اور میری ماں کے نزدیک حیدر ہے اور ضر کے ہاں میمون ہے اور عربوں کے ہاں علی ہے اور اہل ارمن کے ہاں فریق اور میرے باپ کے نزدیک ظہیر ہے۔ جان لو کہ قرآن میں میرے مخصوص نام ہیں کوشش کرو کہ ان پر غلبہ پا لو تا کہ دین میں رہ سکو اللہ فرماتا ہے ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ ”اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ“۔ (التوبہ ۱۱۹) میں ہی وہ سچا ہوں اور میں دنیا و آخرت میں ندادینے والا ہوں۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے ﴿فَإِذَنْ مَّوَدِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾

”پھر ان کے درمیان ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“ (الاعراف ۴۴) میں وہ ندا دینے والا ہوں اور فرمایا ﴿وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ ”اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے اعلان ہے۔“ (التوبہ ۳) میں وہ اعلان ہوں اور میں احسان کرنے والا ہوں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے ﴿وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ ”اور بیشک اللہ صاحبانِ احسان کو اپنی معیت سے نوازتا ہے۔“ (عنکبوت ۶۹) اور میں بڑے دل والا ہوں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرًا لِّمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ﴾ بیشک اس میں یقیناً انتباہ اور تذکرہ ہے اس شخص کے لئے جو صاحبِ دل ہے۔“ (ق ۷۷) اور میں ذکر کرنے والا ہوں اللہ فرماتا ہے ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا وَقَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ ”یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹیں لیتے اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔“ (آل عمران ۱۹۱) اور ہم صاحبانِ اعراف ہیں میں اور میرا چچا اور میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا۔ اس اللہ کی قسم جو دانے کو شگافتہ کرنے والا ہے ہم سے محبت کرنے والا دوزخ میں نہیں جاسکے گا اور نہ ہم سے بغض رکھنے والا جنت میں داخل ہو سکے گا اللہ فرماتا ہے ﴿وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ﴾ ”اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے جو سب کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے۔“ (الاعراف ۴۶) اور میں رسولؐ اللہ کا داماد ہوں اللہ فرماتا ہے ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ط﴾ ”اور وہی ہے جس نے پانی

سے ایک بشر کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور داماد ٹھہرایا۔ (الفرقان ۵۴) اور میں غور سے سننے والا کان ہوں اللہ فرماتا ہے ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ اور اسے ایک یاد رکھنے والا کان یاد رکھے۔ (الحاقہ ۱۲) اور میں خاص رسول اللہ کا ہوں اللہ فرماتا ہے ﴿وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ﴾ اور ایک ایسا شخص جو سالم ایک ہی شخص کا ہو۔ (الزمر ۲۹) اور میری اولاد میں سے اس امت کے ہادی ہیں پس جان لو کہ میرے بغض کے ساتھ منافق پہچانا جاتا ہے اور میری محبت سے مومن آزمایا جاتا ہے یہ نبی امی کا وعدہ ہے کہ تجھ سے مومن محبت کرے گا اور منافق بغض رکھے گا اور میں دنیا میں اور آخرت میں رسول اللہ کے پرچم کا وارث ہوں اور میں اپنے شیعہ کا فرط (حد سے تجاوز) ہوں اللہ کی قسم! مجھ سے محبت رکھنے والا پیاسا نہ ہوگا اور میرا دوست ڈرے گا نہیں اور میں مومنوں کا دوست ہوں اور اللہ میرا دوست ہے جان لو کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ معاویہ مجھ پر سب و شتم کرتا ہے اے اللہ اس پر شدید عذاب بھیج اور لعنت کو اس کے حقدار پر بھیج آمین۔ اے جہانوں کے رب و اسماعیل کے رب اور ابراہیم کو مبعوث کرنے والے بے شک تو بزرگ و برتر ہے۔ پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور دوبارہ اس پر جلوہ افروز نہیں ہوئے کہ آپ کو ابن ماجہ نے شہید کر دیا اللہ کی لعنت ہو اس پر۔ (معانی الاخبار ۵۸)

الذکر: مرد کہلانے کا حقدار:

عمار بن یاسر نے اس آیت کی تفسیریوں روایت کی ہے ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ

رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّمَّنْ ذَكَرَ أَبُو أُتْشَى ؕ” پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی (اور فرمایا) یقیناً میں تم میں سے کسی مرد یا عورت عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا۔ (آل عمران ۱۹۵) فرمایا۔ ”وہ مرد علیؑ ہیں اور عورت فاطمہؑ ہیں رسولؐ کے مدینہ ہجرت کرنے کے وقت۔“

(المناقب ۳)

الذکر: ذکر:

ابو جعفرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّهُ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ﴾ ”فرمادیجئے: میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ یہ نہیں ہے مگر تمام جہان والوں کے لئے نصیحت۔“ (ص ۸۶، ۸۷) فرمایا۔ ”وہ امیر المؤمنینؑ ہیں“ اور ﴿وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَ بَعْدَ حَيِّنٍ﴾ ”اور کچھ مدت بعد تمہیں اس کی خبر کا علم ہو جائے گا۔“ (ص ۸۸) فرمایا۔ ”وہ قائم کا خروج ہے۔“

(روضۃ الکافی ۲۸۷)

ذات الذوات: ذاتوں کی ذات:

آپؐ نے فرمایا۔ انا ذات الذوات والذات فی الذوات للذات ”میں ذاتوں کی ذات ہوں اور ذاتوں میں ذات ہوں ذات کے لئے۔“

(مشارق انوار الیقین ۳۱)

من المترجم:-

مشارق انوار الیقین کے قدیم نسخے میں یہ حدیث اس طرح ہے۔

(انا انا، وانا انا، انا ذات الذوات، والذات فی الذوات الذات) یعنی

”میں میں ہوں، اور میں میں ہوں، میں ذاتوں کی ذات ہوں، اور ذاتوں کی ذات

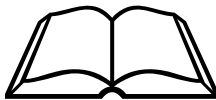
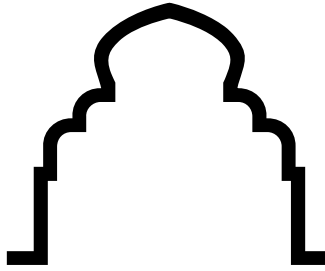
میں ذات ہوں“۔

ذخيرة الشکور: خدا کا ذخیرہ:

آپؐ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں خدا کا ذخیرہ ہوں“۔

ذخيرة الذخائر: ذخائر کا ذخیرہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں ذخائر کا ذخیرہ ہوں“۔



امیر المومنین کے ﴿ر﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

الرحمة: رحمت:

ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا ﴿قُلْ بِفَضْلِ
اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ ”فرمادیجئے:
اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے انہیں خوش ہونا چاہیے، یہ اس سے کہیں بہتر ہے
جسے وہ جمع کرتے ہیں۔“ (یونس ۵۸) آپؑ نے فرمایا۔ ”اللہ کا فضل نبیؐ ہیں اور
رحمت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔“ (تفسیر فرات ۶۲)

الرادفة:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا ﴿يَوْمَ
تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۖ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ﴾ ”جس دن کانپنے والی کانپے گی۔ پھر
پیچھے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی۔“ (النازعات ۶، ۷) فرمایا۔ ”راجفہ سے
مراد حسینؑ بن علیؑ ہیں اور رادفہ سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں وہ پہلے ہیں جو حسین

ابن علیؑ اور ۹۵ ہزار کے ساتھ اپنے سر سے مٹی ہٹائیں گے ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا
وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ يَوْمَ لَا
يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعَذَرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ ”بے
شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان لانے والوں کی دنیوی زندگی میں (بھی) مدد
کرتے ہیں اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے، جس دن
ظالموں کو اُن کی معذرت فائدہ نہیں دے گی اور اُن کے لئے پھٹکار ہوگی اور اُن
کے لئے (جہنم کا) بُرا گھر ہوگا“ (غافر ۵۱)۔ (تفسیر فرات ۲۰۳)

الراسخ فی العلم: علم میں راسخ:

عبدالرحمن بن کثیر نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ ”راسخون فی العلم امیر المؤمنینؑ اور آپؑ کے بعد امام ہیں“۔
(اصول کافی ۱/۱۷۵)

رایۃ الہدیٰ: ہدایت کا جھنڈا:

ابو بریدہ نے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ کے بارے میں
اللہ نے مجھ سے عہد لیا میں نے کہا اے میرے رب! میرے لئے مخصوص کر دے۔
فرمایا۔ سن لو۔ میں نے کہا میں سن چکا ہوں۔ فرمایا۔ بے شک علیؑ ہدایت کا جھنڈا اور
میرے اولیاء کا امام ہے اور میرے اطاعت گزاروں کا نور ہے وہ کلمہ ہے جسے میں
نے متقیوں کے لیے لازم کیا ہے جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ (معانی الاخبار ۱۲۶)
رابع الاربعة: چاروں کا چوتھا:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”علیؑ مجھ سے ایسے ہے جس طرح میرے بدن سے میرا خون جس نے اس سے محبت کی وہ ہدایت پا گیا جس نے اس سے محبت کی وہ راستے پر چلا جس نے اس کی اتباع کی وہ نجات پا گیا علیؑ جنت میں چاروں کا چوتھا ہے اور وہ چار میں (محمدؐ) حسنؑ، حسینؑ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔“

(مائۃ منقبة ۲۷)

رابع الخلفاء: چوتھا خلیفہ:

علیؑ بن الحسینؑ نے اپنے والد گرامی (امام حسینؑ) سے روایت کی کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ”جو مجھے چوتھا خلیفہ نہیں کہتا اللہ کی اس پر لعنت ہو۔“ جعفر بن محمدؑ سے حسین بن زید نے کہا آپؑ اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں اور آپؑ جھوٹ نہیں بولتے۔ آپؑ نے فرمایا۔ ”ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِیْفَةً ۖ﴾“ جب اللہ نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔“ (بقرہ ۳۰) آدمؑ پہلے خلیفہ ہوئے اور ﴿يٰۤاٰدٰۤاۤ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ﴾“ اے داؤد! بے شک ہم نے آپؑ کو زمین میں (اپنا) خلیفہ بنایا۔“ (ص ۲۶) پس داؤدؑ دوسرے خلیفہ ہوئے

اور ہارونؑ کے خلیفہ تھے اور امیر المومنین محمدؐ کے خلیفہ ہیں پس وہ کیوں نہ کہیں کہ میں چار خلفاء کا چوتھا ہوں۔“ (مائتہ منقبة ۳۸)

رجل الاعراف: اعراف کا آدمی:

﴿۱﴾ - ہشام نے ابو جعفر محمد الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيئَتِهِمْ﴾ ”اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے جو سب کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے۔“ (الاعراف ۴۶) اس بات کا کیا مطلب ہے ﴿وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ﴾ ”اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے۔“ فرمایا۔ ”کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے قبائل میں عرفاء ہیں جو جانتے ہیں کہ تم میں سے نیک اور بد کون ہیں۔“ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ ”پس ہم وہ عرفاء ہیں جو لوگوں کو ان کے نشانوں سے پہچان لیں گے۔“

﴿۲﴾ - زادن نے سلیمان سے کہا میں نے علیؑ کے بارے میں رسول اللہ کو دس سے زائد مرتبہ فرماتے سنا کہ ”تم اور تمہارے اوصیاء جنت اور دوزخ کے درمیان اعراف پر ہوں گے اور کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ وہ تمہیں پہچان لیں اور تم ان کو اور سوائے اس کے کوئی دوزخ میں نہیں داخل ہوگا جس کا تم انکار کر دو اور وہ تمہارا انکار کر دے۔“ (تفسیر العیاشی ۲۲/۲)

رکن الدین: دین کا رکن:

رسول اللہ نے علیٰ ابن ابی طالبؑ سے فرمایا۔ ”میں تم اور تمہارے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد میں سے نو (۹) دین کے ارکان ہیں اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہماری پیروی کی نجات پا گیا اور جس نے ہم سے روگردانی کی وہ آگ کی طرف چلا گیا۔“ (بشارۃ المصطفیٰ ۴۹)

رئیس البکائین: (اللہ کی بارگاہ میں) رونے والوں کا سردار: حجاج نے مولا علیؑ کے غلام قنبر سے پوچھا تو کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ”میں دو تلواروں سے لڑنے والے کا غلام ہوں۔ دو نیزے پھینکنے والے کا، اور دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والے کا، اور اس کا جس نے دو بیعتیں کیں اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ کا انکار نہیں کیا میں غلام ہوں مومنین میں سے صالح کا اور نبیوں کے وارث کا، اور خیر الوصیین کا، اور سب سے بڑے مسلمان کا اور دین کے سردار کا اور مومنوں کے سردار کا، اور مجاہدوں کے نور کا، اور اللہ کی بارگاہ میں رونے والوں کے سردار کا، اور عابدوں کی زینت کا، گزرے ہوؤں کے سورج کا، اور قائم رہنے والوں کی روشنی کا اور پرہیزگاروں میں سے افضل ترین کا اللہ رب العالمین کے رسولؐ کی زبان کا، اور آل یسین میں سے پہلے مومن کا، جبرائیل کے استاد کا، اور میکائیل کے منصور کا اور وہ کہ جس کی تمام آسمانوں نے تعریف کی، مسلمان سبقت کرنے والوں کے سردار کا، اور ناکشین یعنی بیعت توڑنے والے مارقین اور

قاسطین کے قاتل کا، اور مسلمانوں کی عزت کے حمایتی کا اور اس کے ناصبی دشمنوں سے جہاد کرنے والے کا، اور جلانے والوں کی آگ کو بجھانے والے کا، اور دو بستیوں میں سے گزرنے والوں کے فخر کا، اور اس پہلے کا جس نے قبول کیا اللہ کی دعوت کو امیر المومنین اور عالمین کے نبی کے وحی اور مخلوقات پر اس کے امین کا اور تمام مخلوق کی طرف بھیجے گئے خلیفہ کا، مسلمانوں کے سردار کا، اور منافقوں پر اللہ کے تیر کا اور عابدوں کے کلمہ کی زبان کا، اللہ کے دین کے مددگار اور اللہ کے ولی اور اللہ کے کلمہ کی زبان کا، اور زمین پر اس کے مددگار کا، برگزیدہ امام کا کہ جس سے اللہ بلند اور زبردست عزت والا راضی ہوا صلیبوں کو قطع کرنے والا اور گروہوں کو چیرنے والے کا، بلند گردنوں والے کا، اور باندھنے والے شیر کا، پاکیزہ خاندان کا، امانتوں کو ادا کرنے والے کا، اور نبیؐ کے چچا زاد ہدایت یافتہ امام کا بدری وکی کا، خفی و روحانی و شعلہ شعلانی کا اور عربوں کے سردار کا اور جنگ کے شیر کا بہادر و جری کا اور مکمل چاند کا اور دونو اسوں حسنؑ و حسینؑ کے باپؑ کا، اور اللہ کی قسم! حقیقی طور پر مومنوں کے امیر علیؑ ابن ابی طالبؑ کا اللہ کی ان پر پاکیزہ برکات ہوں۔“

(رجال الکشی ۶۸)

الرق المنشور: صحیفہ منشور:

آپؐ کی ساتویں زیارت میں ہے۔ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ طور اور صحیفہ منشور ہیں۔“

رمية القواصف: زوردار گونج والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں زوردار گونج والا ہوں۔“

رجال الاعراف: صاحب اعراف:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں صاحب اعراف ہوں۔“

راقب المرصاد: گھاٹیوں کا سوار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں گھاٹیوں کا سوار ہوں۔“

راصد النجم: ستاروں کی تاک والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں ستاروں کی تاک میں رہنے والا ہوں۔“

الرحمة النافعة: نفع بخش رحمت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نفع بخش رحمت ہوں۔“

رئيس المسبحات: تسبیح کرنے والوں کا سردار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تسبیح کرنے والوں کا سردار ہوں۔“

رضوان الله: رضوان اللہ:

جابر بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں

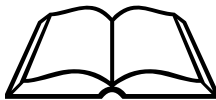
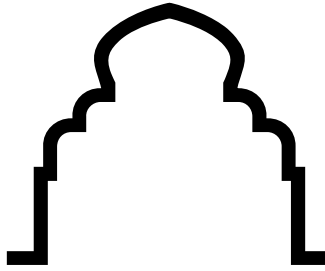
پوچھا ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أُنْزِلَ اللَّهُ فَاحْبَطُوا أَعْمَالَهُمْ﴾ ”یہ اس

وجہ سے کہ جو اللہ نے نازل کیا انہوں نے اس سے کراہت کی اسلئے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔ (محمد ۹) فرمایا۔ ”انہوں نے علیؑ کو ناپسند کیا اور علیؑ اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا تھے۔ (تاویل لآیات ۵۶۹)

الرفیع: رفیع:

امیر المؤمنینؑ نے سعد بن الفضل سے اپنی گفتگو میں فرمایا۔ ”مجھ سے پوچھ پس میں ستم رسیدہ خزانہ ہوں اور میں نیکی سے متصف ہوں میں وہ ہوں جس کو مسلسل زخم لگا کر باندھ دیا گیا میں وہ ہوں جس کے حکم سے بادل موسلا دھار بارش برساتے ہیں اور مجھے کتاب دے کر بھیجا گیا ہے اور میں طور اور اسباب ہوں میں ق اور قرآن مجید ہوں میں بہت بڑی خبر ہوں میں صراط مستقیم ہوں میں فوقیت لیجانے والا ہوں میں قلموس ہوں اور عفوس ہوں میں دو خبروں والا ہوں میں جاننے والا ہوں، میں بردبار ہوں، میں حفاظت کرنے والا ہوں، میں بہت بلند ہوں، اور میری فضیلت میں ہر کتاب گویا ہے اور میرے علم کی ہر عقل مند گواہی دیتا ہے میں علیؑ رسول اللہ کا بھائی اور ان کے نواسوں کا باپ ہوں۔ (نوادر المعجزات ۳۱)

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿ز﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

زید: زید:

حسن بصری سے روایت ہے کہ امیر المومنین منبر بصرہ پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔
 ”اے لوگو! میرے نسب کو جانو جو مجھے جانتا ہے پس وہ میرے نسب کو جانے ورنہ
 میں خود اپنا نسب بتاتا ہوں میں زید بن عبد مناف بن عامر بن عمرو بن المعیزہ، بن
 زید بن کلاب ہوں۔“ پس ابن الکواء کھڑا ہوا اور کہا ہم آپ کو اس نسب سے نہیں
 جانتے سوا اس کے کہ آپ علی بن ابی طالب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن
 کلاب ہیں۔ مولاً نے فرمایا۔ ”وائے ہو تجھ پر میرے باپ نے میرا نام زید رکھا
 میرے دادا قصی کے نام پر اور میرے باپ کا نام عبد المناف تھا پس ان کی کنیت ان
 کے نام پر غالب آگئی اور عبد المطلب کا نام عامر تھا پس لقب نام پر غالب آگیا اور
 بے شک قصی کا نام زید تھا پس عرب معاشرے نے بلد قصی کی سوسائٹی کی وجہ سے
 ان کا نام قصی رکھ دیا اور لقب نام پر غالب آگیا۔“ (معانی الاخبار ۱۲۰)

زینۃ المجالس: مجلسوں کی زینت:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اپنی مجلسوں کو علیٰ ابن ابی طالبؑ کے ذکر سے زینت دو“۔

(بشارة المصطفى ۱۱۲)

زوج الارامل: بیواؤں کا سہارا:

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں ہدایت دیتا ہوں اور میں یتیموں اور مسکینوں کا باپ ہوں اور میں بیواؤں کا سہارا ہوں میں ہر ضعیف کی امید ہوں اور ہر خوف زدہ کی امان ہوں میں جنتی مومنین کا قائد ہوں اور میں اللہ کی جبل متین ہوں میں مضبوط سراہوں اور اللہ کی پرہیزگاری کا کلمہ ہوں میں اللہ کی آنکھ اور اس کی زبان صادق ہوں اور اس کا ہاتھ ہوں اور میں جنب اللہ (اللہ کا پہلو) ہوں جس کے بارے میں اللہ کہتا ہے ﴿أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يُحَسِّرَنِي عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ﴾“ (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہنے لگے: ہائے افسوس! اس کی اور کوتاہی پر جو میں نے جنب اللہ میں کی۔“ (زمر ۵۶) اور میں اللہ کا کشادہ ہاتھ ہوں اس کے بندوں پر رحمت کے ساتھ اور مغفرت کے ساتھ اور میں دروازہ حطہ ہوں جس نے مجھے اور میرے حق کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا کیونکہ میں اللہ کی زمین پر اس کے نبی کا وصی ہوں اور اسکی مخلوق پر اللہ کی حجت ہوں۔“ (معانی الاخبار ۷)

زحل الكواكب: ستاروں کا زحل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ستاروں کا زحل ہوں۔“

زهرة النور: نور کی کلی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نور کی کلی ہوں۔“

زوج سيدة نساء العالمين: سیدۃ النساء العالمین کا شوہر:

اصبح بن نباتہ سے روایت ہے کہ میں امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس جامع مسجد کوفہ میں بیٹھا تھا اور آپؐ مسجد کوفہ میں تشریف فرما قضاوت فرما رہے تھے کہ ایک جماعت آگئی ان کے ساتھ اسود مشدور بھی تھا وہ کہنے لگے یہ چور ہے اے امیر المومنینؑ! آپؐ نے فرمایا۔ ”اے اسود تو نے چوری کی۔“ وہ کہنے لگا جی ہاں۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ”تیری ماں تجھے روئے اگر تو نے دوسری مرتبہ کہا تو کیا میں تیرا ہاتھ کاٹ دوں۔“ کہنے لگا جی ہاں۔ مولاً نے فرمایا۔ ”غور کرو کہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا تم نے چوری کی ہے؟“ کہنے لگا جی ہاں۔ اس وقت امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ”اس کا ہاتھ کاٹ دو اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہو گیا ہے۔“ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اس نے اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا اس کا خون بہہ رہا تھا اور وہ مسجد سے نکل گیا پس اسے ایک آدمی ملا جس کو عبد اللہ بن الکواء کہتے ہیں اس نے اسود سے کہا اے اسود تیرا دایاں ہاتھ کس نے کاٹا؟ اس نے کہا۔ ”میرا دایاں ہاتھ سید الوصیین نے، روشن پیشانی والوں کے امام نے، مومنین پر حق اولیت رکھنے والے نے اور

دین کے سردار نے اور عارفین کے قبلہ نے اور ہدایت یافتگان کے علم نے اور ناکشیں وقاسطین اور مارقین کے قاتل نے بدر وحنین کے شہسوار نے عالمین کے رب کے رسول کے خلیفہ نے قیامت کے شافع نے ۵۱ برس کے نمازی نے میرا ہاتھ کاٹا ہے، امام مجتبیٰ نے مقصد مرتجیٰ نے مثلِ اعلیٰ نے مضبوط کڑے نے اور موسیٰ سے ہارونؑ کی مثال نے۔ میرا ہاتھ کاٹا ہے امام حق نے، مخلوق کے سردار نے، دین کے مظہر نے، مشرکین کے قاتل نے، بدر وحنین کے شہسوار نے اور خیر الصالحین نے، اللہ کی جبل متین نے اور اللہ رب العالمین کے حبیب نے۔ میرا دایاں ہاتھ کاٹا ہے کتاب کی مراد نے، مظہر العجائب نے، صاحب معجزات نے، پرچموں کے اٹھانے والے نے، مشکلات کو حل کرنے والے نے، بہترین فیصلہ کرنے والے نے، غزوات کے شمس نے، ہل اتی اور الذاریات کے مدوح نے اور اُس نے جس کی محبت وہ نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس کا بغض وہ برائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرا ہاتھ کاٹا ہے ہاشمی، مکی، مدنی، طالبی، حجازی، تقی، نقی، وفی، مضری، ربیع، ذکی اور لوزعی نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے داح الباب نے اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے اور فصل الخطاب نے میرے امام اور یوم حساب کے میرے شفیع نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے تاویل و تنزیل کے عالم نے اور اس نے جس کا خادم جبرائیل ہے اور جوزبور و انجیل کا عالم ہے اور میرا وسیلہ ہے اللہ تک اور میری بیماری کی شفاء ہے زاہد و عابد نے امیر المومنینؑ نے،

میرا ہاتھ کاٹا ہے صاحب بیت عتیق نے، دو تلواریں سے لڑنے والے نے دونوں
 سے جنگ کرنے والے نے، دو قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے نے حسن، حسینؑ
 کے باپ نے رعایہ کے عادل نے، فاطمہؑ مرضیہ کے شوہر نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے سیدۃ
 نساء العالمینؑ کے شوہر نے، بتول، عذرا، پاک و پاکیزہ فاطمہ الزہراءؑ کے شوہر نے،
 بیت اللہ کے مولود نے، اللہ کے غالب شیر نے، جس نے مکہ و منیٰ کو عزت بخشی،
 صاحب حوض اور صاحب لواء الحمد نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے اہل عباء کے دوسرے فرد
 نے، مصطفیٰؐ کے بستر پر رات بسر کرنے والے نے، خیبر کا دروازہ اکھاڑ کر اسے ہوا
 میں اڑانے والے نے اور نو جوان لڑکی سے کھف میں عربی میں بات کرنے والے
 نے، کنویں سے جنوں کو اکھاڑنے والے نے جب کہ لوگ ان سے عاجز آچکے
 تھے، وہ جس سے اڑدھانے منبر کوفہ پر بات کی اور نہروان میں جگمہ سے بات
 کرنے والے نے۔ اس نے جس نے کہا مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے کھو دو
 پس میرے پاس پہلوں اور بعد والوں کا علم ہے۔ میرا دایاں ہاتھ کاٹا ہے عظیم
 بشارت نے، صراط مستقیم نے، پاکیزہ اماموں کے باپ نے، اور کریم امام نے، اس
 نے جس کے حکم میں نازل ہوا ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيَّ
 حَكِيمٌ﴾ ”اور یقیناً وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک البتہ علی الحکیم
 ہے۔“ (زخرف - ۴)۔ میرا ہاتھ کاٹا ہے آیت اللہ، سراج اللہ، القائم بالقسط باللہ،
 اللہ کے دین کے مددگار نے، اللہ کے حرم کے محافظ نے، اللہ کے رازوں کے ٹھکانے

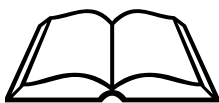
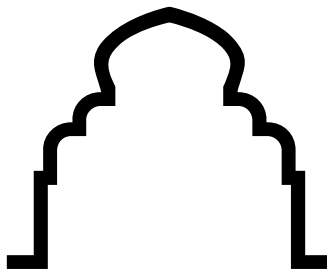
نے، اللہ کے بندوں کو نصیحت کرنے والے نے، اللہ کی حجت نے، اللہ کی شریعت کی طرف بلانے والے نے، اللہ کے رسولؐ کی سنت پر چلنے والے نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے اللہ کے نیک بندے نے، پختہ میزان نے، جو اپنی مدح کی خاطر اڑتے پرندوں کو آواز دیتا ہے رسولؐ اللہ کو جاننے والا اور نصیحت کرنے والا، میرا ہاتھ کاٹا ہے سچے و صدیق نے معتبر عالم نے شفیق حکیم نے راستے کی ہدایت کرنے والے نے، بیواؤں اور یتیموں کے کفیل نے سورۃ الانعام کے ممدوح نے جھپٹنے والے شیر نے اور بیت اللہ الحرام سے بتوں کو توڑنے والے نے اسلام کے ستون اور سید الانام کے چچا زاد نے، میرا دایاں ہاتھ کاٹا ہے اماموں کے باپ نے، تاریکی کے سورج نے، امت کے ہادی نے، غموں کو دور کرنے والے نے، سنت کو زندہ کرنے والے نے، نعمت کے مالک نے، بلند رتبے والے نے اور فصیح الکلام عرب نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے امام مطھر نے، بہادر شیر نے، شہر و شبیر کے باپ نے، بہت روشن چہرے والے نے، اور صبح جب زرد ہوتی ہے ایسے چہرے والے نے، اور شمس و قمر کی شبیہ نے، میرا ہاتھ کاٹا ہے قاتل مرحب نے، ذی الخمار اور عمرو بن عبدود کے قاتل نے، عرب و عجم کے امام نے اور جس کی رسولؐ اللہ نے یوم غدیر میں بیعت لی اس بڑے اجتماع میں جس کی بیعت مومنوں کی گردن پر ہے اور مومنات کی گردن پر قیامت تک ہے اور اس بھیڑ والے دن میں شفاعت کرنے والے نے میرا ہاتھ کاٹا ہے جس کا بیان بلیغ ہے جو فصیح اللسان ہے عدل و احسان کا حکم دینے والا ہے جو

بعینہ انسان ہے اور زمانے کا جوہر ہے جنوں اور انسانوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے اور بلند شان والا ہے، قرآن کی تلاوت کرنے والا ہے جس طرح کہ اللہ نے اسے ظاہراً اور پوشیدہ اتارا ہے اور لوگ اس کی اپنی باتوں سے گواہی دیتے ہیں میرا ہاتھ کاٹا ہے جو عزت میں صاحب قوت ہے یقین میں پختہ ہے اور ہدایت میں مستور ہے اور اس کی استقامت دائمی ہے اور حق میں پاکدامن ہے، اور احسان میں صبر ہے اور خشوع و خضوع والا ہے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی احسان کرنے والا ہے اور حق کے قریب تر ہے اور باطل سے دور تر ہے اور جہالت سے منہ پھیرنے والا ہے اور مشکل میں صبر کرنے والا ہے۔ میرا ہاتھ کاٹا ہے مشارق و مغارب کے نور نے اور اللہ کے عذاب نے، مظہر العجائب نے، بنو غالب کے شیر نے، امام علیؑ ابن ابی طالبؑ نے۔ اس وقت ابن الکواء نے کہا اے اسود! تیرا براہو اس نے تیرا ہاتھ کاٹا ہے اور تو ان کی اتنی تعریف کر رہا ہے۔ اسود نے کہا میں ان کی تعریف کیوں نہ کروں اللہ کی قسم! ان کی محبت میرے خون اور گوشت میں رچ بس چکی ہے۔ ابن الکواء امیر المومنینؑ کے پاس گیا اور کہا۔ اے میرے سردار میں نے عجیب معاملہ دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا۔ ”تو نے کیا دیکھا“ ابن الکواء نے کہا کہ میں اسود سے ملا اور آپؑ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا اس نے اس کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اور اس سے خون بہہ رہا تھا میں نے اس سے پوچھا اے اسود تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے تو وہ کہنے لگا میرے سردار امیر المومنینؑ نے اور پھر اس نے اپنی بات میں کئی بار دھرایا

میں نے اسے کہا تیرا بھلا ہوا نہوں نے تیرا ہاتھ کاٹا ہے اور تو ان کی تعریفیں کر رہا ہے تو اس نے کہا کہ میں ان کی تعریف کیوں نہ کروں کہ ان کی محبت میرے خون اور گوشت میں رچی ہوئی ہے اور انہوں نے اس کو حق کے ساتھ کاٹا ہے اللہ نے اس کو مجھ پر واجب قرار دیا ہے۔ امیر المومنینؑ اپنے بیٹے حسنؑ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ ”جاؤ اور اسود کو میرے پاس لے کر آؤ“۔ پس امام حسنؑ اسود کی تلاش میں نکلے اور کندہ نامی جگہ پر اس کو پایا اور اس سے کہا تمہیں امیر المومنینؑ بلا رہے ہیں اسود نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ، امیر المومنینؑ اور اے فرزند رسولؐ آپؑ کے لئے بزرگی ہے۔ پھر امام حسنؑ اسے امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس لے آئے۔ امیر المومنینؑ نے اسود سے فرمایا۔ ”اے اسود میں نے تیرا ہاتھ کاٹا اور تو میری تعریف کرتا ہے“۔ اسود نے کہا اے میرے آقا میں آپؑ کی تعریف و توصیف کیوں نہ کروں آپؑ کی محبت تو میرے گوشت و خون میں رچی ہوئی ہے خدا کی قسم آپؑ نے میرا ہاتھ حق کے ساتھ کاٹا ہے اس نے مجھے آخرت کے عذاب سے نجات دی ہے۔ مولا علیؑ نے فرمایا۔ ”کیا میں تم لوگوں سے نہیں کہتا تھا کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں تلواروں سے ریزہ ریزہ بھی کر دیں تو سوائے ہماری محبت کے کوئی چیز ان میں نہ بڑھے گی اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں خالص پاکیزہ شہد بھی کھلا دیں تو ان میں ہمارے لئے بغض اور بڑھے گا“۔ پھر فرمایا۔ ”اپنا ہاتھ لاؤ“۔ آپؑ نے اس سے ہاتھ لیا آپؑ نے اسے پکڑا اور اسے اس جگہ پر رکھا

جہاں سے کاٹا تھا پھر اسے آپؐ نے اپنی چادر میں لپیٹ دیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور ایسی دعا کی جس میں کوئی تردد نہ تھا اور ہم نے سنا کہ آپؐ نے دعا کی کہ آخر میں آمین کہا پھر اپنی چادر ہٹائی اور فرمایا اے کٹے ہوئے کیا تیرا ٹھکانہ بن گیا جس طرح تو اللہ کے حکم سے تھا اسود کا ہاتھ اپنی اصل حالت میں آگیا اسود کھڑا ہوا اور وہ کہہ رہا تھا میں اللہ پر ایمان لایا اور محمدؐ رسول اللہ پر اور علیؑ پر کہ جس نے میرا ہاتھ کٹنے کے بعد واپس کر دیا پھر وہ آپؐ کے قدموں میں گر پڑا اور کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اے علم نبوت کے وارث پھر وہ غلام اپنے کام کی طرف چلا گیا۔

(الدمعۃ الساکبۃ ۲۰۱)



امیر المومنین کے ﴿س﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

سید المسلمین: مسلمانوں کا سردار:

آپؐ نے ام سلمہ سے فرمایا۔ ”اے ام سلمیٰ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے اس کا گوشت میرا گوشت اس کا خون میرا خون اور اسے مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اے ام سلمیٰ سن لے اور گواہ رہنا یہ علیؑ مسلمانوں کا سردار ہے۔“

(امالی الطوسی ۴۹/۱)

سید العرب: عربوں کا سردار:

عائشہ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے پاس تھی کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ آگئے آپؐ نے فرمایا۔ ”یہ سید العرب ہے۔“ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپؐ عربوں کے سردار نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ”میں آدمؑ کی اولاد کا سردار ہوں اور علیؑ عربوں کا سردار ہے۔“ میں نے کہا کہ یہ سردار کیا ہے؟ فرمایا۔ ”جس کی اطاعت ایسے فرض ہے جیسے میری اطاعت۔“ (معانی الاخبار ۱۰۳)

السلام: سلامتی:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں اپنے اسما کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں سلامتی ہوں اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ﴾ ط اور ایک ایسا شخص جو سالم ایک ہی شخص کا ہو۔ (الزمر ۲۹) اور تفسیر قمی میں ہے کہ آپؐ نے اللہ کی اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾ ”اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔“ (بقرہ ۲۰۸) یعنی کہ علیؑ امیر المومنین کی ولایت میں داخل ہو جاؤ۔“ (تفسیر فرات ۶۱)

السید: سید:

سلمان فارسی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا اور آپؐ نے حسینؑ کو پکڑا ہوا تھا اور ان کی آنکھوں کو چوم رہے تھے اور انکے منہ کا بوسہ لے رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ ”آپؐ سردار ابن سردار ہیں آپؐ امام ابن امام ہیں آپؐ حجت ابن حجت ہیں آپؐ ۹ حجتوں کے باپ ہیں جو آپؐ کی صلب سے ہیں اور حجت ہیں اور ان کا نواں قائم علیہ السلام ہوگا۔“ (عیون الاخبار ۲۲/۱)

السحابة البيضاء: سفید بادل:

آپؐ کے اسماء والی حدیث جو کہ گزر چکی ہے اس میں ان کا مسلمان کے ہاں نام سفید بادل ہے۔

سيد الخلائق: مخلوق کا سردار:

حبة العرنی نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”میں اولین کا سردار ہوں اور اے علیؑ تو میرے بعد مخلوقات کا سردار ہے اور ہمارا پہلا ہمارے آخری کی طرح ہے اور ہمارا آخری ہمارے پہلے کی طرح ہے۔“

(مائة منقبة ۲)

سفينة نوح: سفینہ نوحؑ:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ میں علم کا شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے اور کوئی بھی شہر میں سوائے اس کے دروازے سے نہیں آ سکتا اور اس نے جھوٹ کہا جس نے گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور تجھ سے بغض رکھتا ہے کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون

میرا خون ہے اور تیری روح میری روح ہے اور تیرا پوشیدہ میرا پوشیدہ ہے اور تیرا
 علانیہ میرا علانیہ ہے اور تو میری امت کا امام اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے جس نے
 تیری اطاعت کی وہ خوش بخت ہے جس نے تیری نافرمانی کی وہ بد بخت ہے اور جس
 نے تجھ سے محبت کی وہ نفع میں رہا اور جس نے تجھ سے دشمنی کی وہ نقصان میں رہا اور
 وہ کامیاب رہا جس نے تیرا قرب حاصل کر لیا اور وہ گھائے میں رہا جو تجھ سے دور ہوا
 اور تمھاری اور تمھاری اولاد میں سے میرے بعد اماموں کی مثال سفینہ نوح کی طرح
 ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ غرق ہو گیا اور تم سب
 کی مثال ستاروں کی طرح ہے جب ایک ستارہ غروب ہوتا ہے تو دوسرا ستارہ طلوع
 ہو جاتا ہے قیامت کے دن تک۔ (مائۃ منقبۃ ۱۳)

السابق بالخیرات: نیکیوں پر سبقت لے جانے والا:

سالم سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے
 بارے میں پوچھا ﴿أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ
 فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۖ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
 يُأْذِنُ اللّٰهُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ﴾ ”ہم نے اس کتاب کا وارث ایسے

لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا، سوان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی بڑا فضل ہے۔“ (فاطر ۳۲) فرمایا۔ ”نیکیوں پر سبقت لے جانے والے امام ہیں۔ درمیانے راستے والے امام کو پہچاننے والے ہیں اور اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے وہ ہیں جو اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔“ (اصول لکافی ۱/۲۱۴)

الساقی: ساقی کوثر:

ابن قیس نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ میں تمہارے حوض پر وارد ہوں گا اور علیؑ تم ساقی ہو اور حسنؑ جھنڈا اٹھانے والے ہیں اور حسینؑ حکم دینے والے ہیں اور علیؑ بن الحسینؑ زیادہ پانی کا انتظام کرنے والے ہیں اور محمدؑ بن علیؑ اُسے نشر کرنے والے ہیں اور جعفرؑ بن محمدؑ سائق (ہانکنے والے) ہیں اور موسیٰ بن جعفرؑ محبت رکھنے والوں کا احاطہ کرنے والے ہیں اور منافقین کو ختم کرنے والے ہیں اور علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ مومنوں کو پہچاننے والے ہیں اور محمدؑ بن علیؑ اہل جنت کو ان کے درجوں پر اتارنے والے ہیں اور علیؑ بن محمدؑ ان کے شیعوں سے

خطاب کرنے والے ہیں اور ان کی حوروں سے شادی کروانے والے ہیں اور حسن بن علی اہل جنت کے سورج ہیں جس سے وہ روشن ہوتے ہیں (والقائم ہادی شیعہ یوم القیامة حیث لا بأذن اللہ الا لمن شاء ویرضی) اور قائم علیہ السلام شیعوں کی قیامت کے دن ہدایت کرنے والے ہیں اللہ کے حکم سے نہیں بلکہ جسے وہ چاہیں اور جس سے راضی ہوں۔ (مائۃ منقبۃ ۳)

سید اہل الجنة: اہل جنت کے سردار:

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”ہم عبدالمطلب کی اولاد جنت کے سردار ہیں۔ رسول اللہ اور حمزہ شہداء کے سردار ہیں اور جعفرؑ پروں والے ہیں اور علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور مہدیؑ سب سردار ہیں۔“

(معانی الاخبار ۱۶۰)

سید الشیب: بوڑھوں کے سردار:

عبادت سے روایت ہے کہ میں نے علیؑ کو کہتے ہوئے سنا۔ ”میں بوڑھوں کا سردار ہوں اور اس کی عمر ایوب سے ہے کیونکہ ایوب کو اللہ نے آزمائش میں مبتلا کیا پھر ان

کو آزمائش سے نجات دی اور ان کو ان کے اہل ان جیسے دیئے جس طرح اللہ سبحانہ نے بیان کیا ہے۔ (مختصر الصبائر ۲۰۵)

سیف اللہ: اللہ کی تلوار:

مسیب نے امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ ”اللہ کی قسم! رسول اللہ نے مجھے اپنی امت میں چھوڑا ہے پس میں ان پر ان کے نبی کے بعد حجت ہوں اور میری ولایت اہل آسمان پر بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح اہل زمین پر اور بے شک فرشتے میری فضیلت کا تذکرہ کرتے ہیں اور اللہ کے نزدیک ان کی یہی تسبیح ہے۔ اے لوگو! میری پیروی کرو میں ہدایت کی طرف تمھاری راہنمائی کروں گا دائیں بائیں مت مڑو تم گمراہ ہو جاؤ گے میں تمھارے نبی کا وصی اور اس کا خلیفہ ہوں اور مومنوں کا امام اور ان کا امیر ہوں میں اپنے شیعوں کا جنت کی طرف راہنما ہوں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ کی طرف دھکیلنے والا ہوں میں اللہ کے دشمنوں پر اس کی تلوار ہوں اور اس کے دوستوں پر اس کی رحمت ہوں میں رسول اللہ کے جھنڈے اور حوض کا مالک ہوں اور ان کے مقام اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں۔ میں حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد میں سے نو (۹) حسینؑ کے بیٹے اللہ کی زمین اور اسکی مخلوق

میں اللہ کے خلفاء ہیں اور اس کی وحی کے امین اور مسلمان کے امام ہیں نبیؐ کے بعد اللہ کی مخلوق پر اس کی جگہیں ہیں۔“

(الانتصار فی النص عن الائمة الاطہار ۲۲)

سید اہل الارض: اہل زمین کا سردار:

ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا۔ ”میرے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ اور اس کی اولاد میں سے امام اہل زمین کے سردار ہیں اور قیامت کے دن روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔“ (بحار الانوار ۱۲۴/۲۳)

سید الوصیین: اوصیاء کے سردار:

حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”میں نبیوں کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں اور حسنؑ اور حسینؑ جو انان جنت کے سردار ہیں اور ان کے بعد امام پرہیزگاروں کے سردار ہیں اور ہمارے دشمن اللہ کے دشمن ہیں اور ہماری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ہماری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔“ (بحار الانوار ۲۲۸/۳۶)

السبيل المقيم: برابر چلنے والی راہ:

امام صادق علیہ السلام نے اللہ کی اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَإِنَّهَا لِبِسْبِيلٍ مُّقِيمٍ﴾ ”اور بیشک وہ بستی ایک آباد راستہ پر واقع ہے“۔ (الحجر ۷۶) فرمایا۔
 ”ہم اہل فراست ہیں اور علی (سبیل مقيم) سیدھا راستہ ہیں“۔

(تاویل الآيات ۲۵۰/۱)

السماء: آسمان:

ابو بصیر نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۖ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ”اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کائنات دونوں کے درمیان ہے اسے بے مقصد و بے مصلحت نہیں بنایا۔ یہ کافر لوگوں کا خیال و نظریہ ہے“۔ (ص ۲۷) فرمایا۔ ”آسمان علی کی مدح ہے اور زمین فاطمہؑ اور جو ان دونوں کے درمیان ہے وہ ان کی اولاد آئمہ ہیں“۔ (تفسیر البرہان ۲۰۶/۴)

الساعة: ساعت:

ابوصامت سے روایت ہے کہ ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”بے شک دن اور رات میں بارہ ساعتیں ہیں اور بے شک علیٰ ان ساعتوں میں سے سب سے افضل ساعت ہیں اور یہ اللہ کا قول ہے ﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ﴾ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا﴾“ بلکہ انہوں نے ساعت کو جھٹلادیا ہے، اور ہم نے (ہر) اس شخص کے لئے جو ساعت کو جھٹلاتا ہے (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے“ (فرقان ۱۱)۔ (تفسیر البرہان ۱۵۷/۳)

سائق الرعد: بجلی چلانے والا:

آپ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بجلی کو چلانے والا ہوں“۔

سبیل اللہ: اللہ کا راستہ:

جابر نے ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَلَيْنَ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ﴾ ”اور اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے جاؤ یا تمہیں موت

آجائے۔ (آل عمران ۱۵۷) آپؐ نے فرمایا۔ ”اے جابر کیا تم جانتے ہو اللہ کا راستہ کیا ہے۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں آپؐ سے سنوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”اللہ کا راستہ علیؑ اور ان کی اولاد ہیں اور جو ان کی ولایت میں قتل ہوا وہ اللہ کے راستے میں قتل ہوا اور جو ان کی ولایت میں مرا وہ اللہ کے راستے میں مرا۔“ (تفسیر العیاشی ۲۰۲/۱)

سوط عذاب اللہ: اللہ کے عذاب کا کوڑا:

سلمان نے روایت کی ہے نبیؐ سے ان کے اس کلام جس میں آپؐ نے علیؑ کا ذکر کیا اور سلمان کو علیؑ کے بارے میں نصیحت کی اور کہا۔ ”اے سلمان اللہ کی قسم جو خبر مجھے دی گئی ہے وہ خبر میں تمہیں دینے لگا ہوں۔“ پھر فرمایا۔ ”اے علیؑ تم آزمائش ہو اور لوگ تمہارے ذریعے آزمائے جائیں گے اللہ کی قسم! تم آسمان والوں اور زمین والوں پر اللہ کی خلق کردہ مخلوق پر اللہ کی حجت ہو مگر وہ اللہ کے محتاج ہیں تمہارے نام کے ذریعے اور جو ان کو کتابیں دی گئی ہیں۔“ پھر فرمایا۔ ”مومن تمہارے ذریعے ایمان لائیں گے اور کافر تمہارے ذریعے گمراہ ہوں گے اللہ کے نزدیک جو بھی عزت والا ہے وہ تمہاری وجہ سے ہے۔“ پھر فرمایا۔ ”اے علیؑ تو اللہ کی وہ زبان ہے جس

کے ذریعے وہ بولتا ہے اور تو اللہ کی سختی ہے جس کے ذریعے وہ انتقام لیتا ہے اور تو اللہ کے عذاب کا کوڑا ہے جس کے ذریعے وہ مدد کرتا ہے اور بے شک تو اللہ کی پکڑ ہے جس کے بارے میں اس نے فرمایا ﴿وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالْأُنْذِرِ﴾ ”اور بیشک ہم نے انہیں اپنی پکڑ سے ڈرایا تھا لیکن انہوں نے ہماری پکڑ پر شک کرتے ہوئے جھٹلایا“۔ (قمر ۳۶) پس تم سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک کون ہے اور بے شک تمہیں اللہ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنی مخلوق میں سے علیحدہ کیا ہے تمہاری مودت مومنوں کے سینوں میں ڈال دی ہے اور اللہ کی قسم اے علیٰ آسمان پر فرشتے ہیں جن کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں گن سکتا اور تو انصاف سے قیام کرنے والا ہے وہ تیرے حکم کا انتظار کرتے ہیں اور تیرے فضائل کا تذکرہ کرتے ہیں اور اہل آسمان تیری معرفت سے فخر کرتے ہیں اور تیری معرفت سے اللہ سے توسل کرتے ہیں اور تیرے حکم کا انتظار کرتے ہیں۔ اے علیٰ اللہ کی قسم! اولین میں سے بھی تجھ پر کوئی سبقت نہیں لے جاسکا اور آخرین میں سے کوئی تیرا ادراک نہیں کر سکے گا“۔ (تفسیر فرات ۴۵۵)

سدرۃ المنتہی:

آپؐ کی زیارت میں ہے۔ ”طوبیٰ کے درخت اور سدرۃ المنتہی پر سلام ہو“۔

(بحار ۳۰۵/۹۸)

سفیر اللہ: اللہ کا سفیر:

بعثت کی رات والی آپؐ کی زیارت میں آیا ہے۔ ”اے اللہ کے سفیر اس کی مخلوق میں تجھ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا اور رسول اللہ کی پیروی کی اور کتاب کی تلاوت کی جس طرح تلاوت کا حق تھا آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا“۔

سعد الزہرۃ: زہرہ کی خوشی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں زہرہ کی خوشی ہوں“۔

سر الخفیات: رازوں کا راز:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں رازوں کا راز ہوں“۔

سر ابراہیم: ابراہیمؑ کا راز:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ابراہیمؑ کا راز ہوں۔“

سعادة الجد: اپنے جد کی خوش بختی:

آپؐ نے خطبہ بیان فرمایا۔ ”میں اپنے جد کی خوش بختی ہوں۔“

سورة لمن تلاها: تلاوت کرنے والے کیلئے سورت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سورة ہوں اس کیلئے جو اسے تلاوت کرے۔“

سيف الله المسلول: اللہ کی ننگی تلوار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اللہ کی ننگی تلوار ہوں۔“

ساقی العطاش: پیاسوں کو پلانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں پیاسوں کا ساقی ہوں۔“

سر الاسرار: رازوں کا راز:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں رازوں کا راز ہوں۔“

سمیر البحر اب: محراب کی زینت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں محراب کی زینت ہوں۔“

سید بدر: بدر کا سردار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بدر کا سردار ہوں۔“

سؤال الطلاب: طلب کرنے والوں کا سوال:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں طلب کرنے والوں کا سوال ہوں۔“

سابق المحشر: محشر میں سبقت لے جانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں محشر میں سبقت لے جانے والا ہوں۔“

سور المعارف: معرفت کی سورتیں:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں معرفت کی سورتیں ہوں۔“

سؤال المسائل: مسائل کا سوال:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مسائل کا سوال ہوں۔“

سورة البقرة:

آپؐ نے خطبہ بیان فرمایا۔ ”میں سورة بقرہ ہوں“۔

سر الحروف: حروف کاراز:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حروف کاراز ہوں“۔

سبب الاسباب:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں سبب الاسباب ہوں“۔

ساجر البحر: سمندر کا سیلاب:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سمندر کا سیلاب ہوں“۔

السائق: ہانکنے والا:

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ

نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ ”اور ہر جان (ہمارے حضور اس طرح) آئے

گی کہ اُس کا ایک ہانکنے والا اور گواہ ہوگا“۔ (ق ۲۱) فرمایا۔ ”سائق امیر المومنین

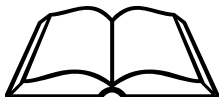
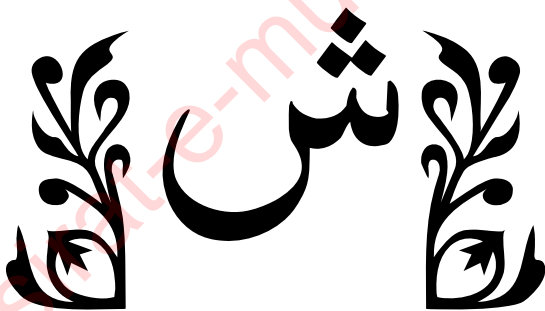
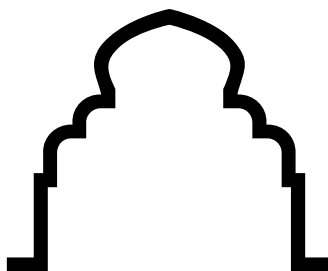
ہیں اور گواہ رسول اللہ ہیں“۔ (تاویل الآيات ۵۹۰)

سفیر السفراء: سفیروں کا سفیر:

الشیخ ابی جعفر الطوسی کے خط سے نقل کیا گیا جسے اسناد کے ساتھ ابو محمد الفضل بن شاذان نے مرفوعاً جابر بن یزید جعفی سے اس نے اصحاب امیر المومنین سے نقل کیا ہے کہ سلمان فارسی امیر المومنین کے پاس آئے اور ان سے ان کی فضیلت کے بارے میں پوچھا آپؑ نے فرمایا۔ ”اے سلمانؑ میں وہ ہوں کہ جس کی اطاعت کی دعوت تمام امتوں کو دی گئی پس انہوں نے انکار کیا اور میں نے انہیں آگ کا عذاب دیا اور میں ان پر اس کا امین و خازن ہوں میں حق بات کہتا ہوں کہ کوئی بھی میری حقیقی معرفت کو نہیں جانتا سوائے اس کے جو میرے ساتھ ملا الاعلیٰ میں تھا۔“ پھر حسنؑ اور حسینؑ آئے اور آپؑ نے فرمایا۔ ”اے سلمانؑ یہ دونوں رب العالمین کے عرش کی بالیاں ہیں اور ان دونوں سے جنتیں چمکتی ہیں اور ان دونوں کی ماں سب لوگوں سے بہتر ہے۔ میرے ساتھ کیا وعدہ جس نے سچ کر دیا اس نے سچ کر دیا اور جس نے جھوٹ کر دیا اس نے جھوٹ کر دیا اور وہ آگ میں ہے اور میں واضح پہنچ جانے والی دلیل ہوں باقی رہنے والا کلمہ ہوں اور میں سفیر السفراء ہوں۔“ سلمانؑ نے کہا اے امیر المومنینؑ میں نے آپ کو تورات میں یوں پایا اور انجیل میں یوں پایا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان اے قتیل کوفہ اللہ کی قسم اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ اللہ سلمانؑ کے قاتل پر رحم کرے تو میں ایسی بات کہتا کہ لوگ اس پر دم بخود رہ جاتے آپؑ اللہ کی وہ حجت ہیں جس سے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی اور جس سے یوسفؑ کی

نجات ہوئی کنویں سے اور آپؐ ایوبؑ کے بارے میں اللہ کی نعمت کی تبدیلی کا باعث ہیں۔ پس امیر المؤمنینؑ نے فرمایا۔ ”کیا تم ایوبؑ کے قصے اور اس سے اللہ کی نعمت کے تبدیل ہونے کا سبب جانتے ہو؟“۔ سلمان نے کہا کہ اللہ جانتا ہے اور اے امیر المؤمنینؑ آپ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”ایوبؑ نے میری بادشاہی میں شک کیا اور کہا یہ خطب جلیل ہے اور امر جسیم ہے اللہ نے کہا اے ایوبؑ کیا تم اس صورت میں شک کرتے ہو جسے میں نے قائم کیا ہے میں نے آدمؑ کی آزمائش کی تو اُسے اس کے ذریعے بخش دیا اور اس سے آزمائش کو امیر المؤمنینؑ کو تسلیم کرنے کے سبب پھیر لیا اور تم کہتے ہو کہ خطب جلیل اور امر جسیم! میری عزت کی قسم میں تمہیں اپنے عذاب کا مزا چکھاؤں گا یا تم امیر المؤمنینؑ کی اطاعت کے ساتھ توبہ کرو پھر اس کو میرے سبب خوش بختی ملی یعنی اس نے توبہ کی اور امیر المؤمنینؑ اور ان کی پاکیزہ ذریت کی اطاعت کا قرار کیا۔“ (کنز الفوائد ۵۷/۲)

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿ش﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

الشجرة المباركة: شجر مبارک:

منفصل بن بسار سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے کہا

﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط﴾ ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور

ہے۔“ (نور ۳۵) فرمایا۔ ”اللہ اسی طرح ہے۔“ میں نے کہا ﴿مَثَلُ نُورِهِ﴾

”اس کے نور کی مثال“ فرمایا۔ ”محمدؐ“ میں نے کہا ﴿كَمِشْكُوتٍ﴾ ”ایک طاق کی

سی ہے“ آپؐ نے فرمایا۔ ”محمدؐ کا سینہ“ میں نے کہا ﴿فِيهَا مِصْبَاحٌ ط﴾ ”جس

میں چراغ ہو“ فرمایا۔ ”علم کی روشنی یعنی نبوت“ میں نے کہا ﴿كَأَنَّهَُا﴾ ”گویا کہ“

فرمایا۔ ”تم کس چیز کیلئے“ گویا کہ ”کہہ رہے ہو“ میں نے کہا میں آپؐ پر قربان

کیسے پڑھوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ﴿كَأَنَّهَُا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ ”گویا کہ وہ چمکتا ہوا

ستارہ ہے۔“ میں نے کہا ﴿يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ﴾ ”وہ زیتون کے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہو جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی“ فرمایا۔ ”وہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں جو نہ کوئی یہودی اور نہ ہی نصرانی ہیں۔“ میں نے کہا ﴿يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ﴾ ”قرب ہے کہ اس کا تیل (خود بخود) روشن ہو جائے۔ اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے“ فرمایا۔ ”قرب ہے کہ علم عالم کے منہ سے نکلے جو آل محمد سے ہو اس سے پہلے کہ وہ بولے۔“ میں نے کہا ﴿نُورٌ عَلَى نُورٍ﴾ ”وہ نور بالائے نور ہے“ فرمایا۔ ”امام امام کے اثر پر ہے۔“ (معانی الاخبار ۱۵۰)

الشمس الطالعة : طلوع ہونے والا سورج :

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نبی کے پاس تھا کہ علی ابن ابی طالب بھی آگئے تو نبی نے فرمایا۔ ”کیا تم اسے جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟“ میں نے کہا علی بن ابی طالب ہیں تو نبی نے فرمایا۔ ”یہ فیاض سمندر ہے یہ چڑھنے والا سورج ہے یہ فرات سے زیادہ سخی ہے اور دنیا کے دل سے زیادہ وسیع ہے جس نے اس سے بغض رکھا اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“ (مائة منقبة،)

الشفیع: شفاعت کرنے والا:

نبیؐ نے فرمایا۔ ”میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا اور علیؑ شفاعت کریں گے اور میرے اہل بیتؑ بھی شفاعت کریں گے۔“ (مائتہ منقبة،)

الشفع: شفیع:

جابر جعفی نے امام باقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کی تفسیر میں روایت کیا ہے ﴿وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ ”اور دس راتوں کی قسم“ (فجر ۲) فرمایا۔ اے جابر وَالْفَجْرِ سے مراد میرے دادا (امام حسینؑ) ہیں اور وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے مراد دس آئمہ ہیں اور الشَّفَعِ امیر المومنین ہیں اور الْوَثْرَ قائم علیہ السلام کا نام ہے۔“

(المناقب ۱/۲۳۱)

الشہر الحرام: حرمت والا مہینہ:

جابر جعفی سے امام باقر علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ ”بیشک اللہ کے نزدیک مہینوں

کی تعداد اللہ کی کتاب میں بارہ ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ (توبہ ۳۶) فرمایا۔ ”اسکے مہینے بارہ ہیں وہ امیر المؤمنین اور ان کے بعد آئمہ کی تعداد ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں وہ ان بارہ آئمہ میں سے چار ایک ہی نام کے ہیں علیؑ امیر المؤمنین، علی بن حسینؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، علیؑ بن محمد علیہ السلام“ ﴿فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ﴾ سوتم ان میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ چار حرمت والے علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور قائم علیہ السلام ہیں۔ اس پر اللہ کا یہ قول دلالت کرتا ہے ﴿ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ﴾ ”وہ دین قیم ہے۔“ (مناقب ۱/۲۴۴)

شجرة النبوة: شجر نبوت:

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”ہم اہل بیت نبوت کا شجر، رسالت کی جگہ اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کا خزانہ ہیں۔“ (اصول الکافی ۱/۲۲۱)

الشہاب الثاقب: شہاب ثاقب:

امام صادق علیہ السلام کی زیارت جو ان کے دادا امیر المومنین کیلئے ہے اس میں ہے۔ ”سلام ہو آپؑ پر اے ولی خدا، اے شہاب ثاقب، اے نور عاقب، اے پاکیزہ لوگوں کی اصل، اے راز خدا۔ میرے اور خدا کے درمیان وہ گناہ ہیں جنہوں نے میری پشت کو بھاری کر دیا ہے اور انکی معافی آپکی مرضی کے بغیر ممکن نہیں ہے تو اس کے حق کے واسطے جس نے آپؑ کو اپنے رازوں کا امین بنایا ہے اور آپؑ کو اپنی مخلوق کے امر کا محافظ بنایا ہے۔ آپؑ میرے لیے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت کرنے والے ہو جائیے اور جہنم سے پناہ دینے والے اور سختی زمانہ پر مددگار ہو جائیے۔ میں بندہ خدا آپؑ کا دوست اور آپؑ کا زائر ہوں اللہ کا درود ہو آپؑ پر۔“

(مفاتیح الجنان ۴۳۰)

شرف الدوائر: ہر دور کی عزت:

آپؑ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ہر دور کی عزت ہوں۔“

شہاب الاحراق: جلا دینے والا ستارہ:

آپؑ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جلا دینے والا ستارہ ہوں۔“

شعاع العساعس: روشنی کی کرن:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں رات کی تاریکی میں روشنی کی کرن ہوں۔“

شان الامتحان: امتحان کا عقدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں امتحان کا عقدہ ہوں۔“

شاهد العهد: معاہدے کا گواہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں معاہدے کا گواہ ہوں۔“

الشہید: شہید:

ابو جعفر محمد الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں منقول

ہے ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ط﴾ ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت

وسطہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ ہو۔“ (البقرہ ۱۴۳) آپؐ نے

فرمایا۔ ”ہم میں سے ہر زمانے میں ایک گواہ ہے علی بن ابی طالبؑ اپنے زمانے میں

اور حسینؑ اپنے زمانے میں اور ہم سب امر اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔“

(تفسیر فرات ۶۲)

شیعیا:

نئی سے روایت ہے کہ آپؐ کا عجم کے ہاں نام شیعیا ہے۔

(فضائل ابن شاذان ۱۷۵)

شجرة طوبی: شجر طوبی:

امیر المؤمنین کی چھٹی زیارت میں ہے۔ ”سلام ہو شجرہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ پر۔“

شارف الشرف: شرف کو شرف دینے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں شرف کو شرف دینے والا ہوں۔“

شفیق الرسول: رسول کا سگا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں رسول کا سگا ہوں۔“

شیت البراہمة: براہمہ کا شیت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں براہمہ کا شیت ہوں۔“

شبیر الترك: ترک کا شبیر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اہل ترک کا شبیر ہوں۔“

شدید القوی: شدید قوت والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں شدید قوت والا ہوں۔“

شفاء العیل: بیمار کی شفاء:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بیمار کی شفاء ہوں۔“

الشفیع یوم الحشر: محشر کا شفیع:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں محشر کے دن کا شفیع ہوں۔“

شجرة الأنوار: انوار کا شجر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انوار کا شجر ہوں۔“

شمال الجبال: پہاڑوں کی چوٹی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں پہاڑوں کی چوٹی ہوں۔“

شریف الذات: شریف الذات:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں شریف الذات ہوں۔“

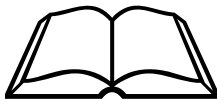
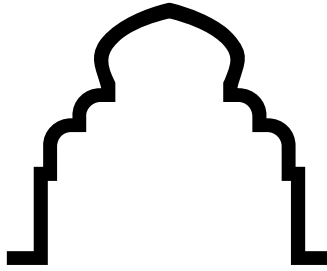
الشجر: شجر:

داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس

قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ﴾ ”اور زمین پر

پھلنے والی بوٹیاں اور سب درخت (اسی کو) سجدہ کر رہے ہیں۔“ (رحمن ۶) آپؐ

نے فرمایا۔ ”النَّجْمُ رَسُولُ اللَّهِ هِيَ اور الشَّجَرُ سے مراد امیر المؤمنین اور آئمہ ہیں جنہوں نے پلک جھپکنے کی مہلت میں بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔“ وہ کہتا ہے کہ میں نے کہا ﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ﴾ ”اور اسی نے آسمان کو بلند کر رکھا ہے اور میزان قائم کر رکھا ہے۔“ (رحمن ۷) فرمایا۔ ”السَّمَاءُ رَسُولُ اللَّهِ ہیں جن کو اپنی طرف قبض کر لیا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور وَضَعَ الْمِيزَانَ سے مراد امیر المؤمنین ہیں اور ان کے بعد ان کی صفات والے ہیں۔“ وہ کہتا ہے کہ میں نے کہا ﴿أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ﴾ ”تاکہ تم میزان کے بارے میں سرکشی نہ کرو۔“ (رحمن ۸) آپؐ نے فرمایا۔ ”امام کی نافرمانی اور مخالفت کر کے سرکشی نہ کرو۔“ میں نے کہا ﴿وَأَقِمْوَا الْوِزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾ ”اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور میزان میں کمی نہ کرو۔“ (رحمن ۹) فرمایا۔ ”امام کی عدل کے ساتھ اطاعت کرو اور اس کی حق تلفی نہ کرو۔“ (تاویل الآیات ۶۳)



امیر المومنین کے ﴿ص﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

الصراط المستقیم: سیدھا راستہ:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: صراط مستقیم

امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں اور انہی سے اللہ کے اس قول کے بارے میں

روایت ہے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ہمیں سیدھے راستے پر قائم

رکھ۔ فرمایا۔ ”وہ امیر المومنین ہیں“ اور اللہ کا یہ فرمان ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ

لَدَيْنَا لَعَلٌّ حَكِيمٌ﴾ ”اور یقیناً وہ ام الكتاب میں ہمارے نزدیک علی الحکیم

ہے۔“ (زخرف - ۴) فرمایا۔ ”وہ امیر المومنین ہیں جو ام الكتاب میں اللہ عزوجل

کے اس قول کے مطابق ہیں ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ہمیں سیدھے

راستے پر قائم رکھ۔“ (معانی الاخبار ۳۲)

صاحب الحوض: صاحب حوض:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ تو میرا بھائی وزیر اور میرے جھنڈے کا مالک ہے دنیا و آخرت میں اور تو میرے حوض کا مالک ہے جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“

(عیون الاخبار ۱/۲۹۳)

صفوة اللہ: صفوة اللہ:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جو چاہتا ہے کہ سرخ یا قوت کی اس ٹہنی کو دیکھے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے اگایا اور وہ اس سے جڑ جائے پس وہ علیؑ اور اس کی اولاد میں سے اماموں سے محبت رکھے بے شک وہ اللہ کے نمائندہ اور برگزیدہ ہیں اور وہ ہر گناہ اور خطاء سے معصوم ہیں۔“ (عیون الاخبار ۲/۵۷)

صاحب العصا والیسیم: عصاء و میسم کا مالک:

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا۔ ”میں اللہ کی جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں میں سب سے بڑا فاروق ہوں اور میں عصا و میسم کا مالک ہوں اور تمام ملائکہ اور روح

الامین میرے فرمانبردار ہیں جس طرح میں محمدؐ کا فرمانبردار ہوں۔“

(اصول الکافی ۱/۱۸۷)

صہر الرسول: داماد رسولؐ:

رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ تجھے تین ایسے امتیاز دیے گئے جو پہلے کسی کو حاصل نہ تھے۔“ علیؑ نے فرمایا۔ ”میرے ماں باپ آپؐ پر قربان مجھے کیا دیا گیا؟“۔ فرمایا۔ ”تجھے مجھ جیسا سر دیا گیا اور تجھے تمہاری بیوی جیسی بیوی دی گئی اور تجھے تیرے بیٹوں حسنؑ و حسینؑ جیسے بیٹے دیئے گئے۔“ (عیون اخبار الرضا ۲/۴۸)

الصادق: صادق:

[۱]۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ”اللہ فرماتا ہے ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“ (التوبہ ۱۱۹) فرمایا۔ ”میں وہ صادق ہوں۔“

[۲]۔ بریدہ عجمی سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کی اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ اللہ سے

ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“ (التوبہ ۱۱۹) آپؐ نے فرمایا۔ ”اس سے مراد ہم ہیں۔“ (بصائر الدرجات ۳۱)

صاحب الکرات:

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”میں اللہ کی جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں کوئی جنت میں میرے تقسیم کرنے سے پہلے داخل نہیں ہو سکے گا اور میں سب سے بڑا فاروق ہوں اور میں امام الائمہ ہوں اور جو میری تقسیم سے پہلے جائے گا وہ لوٹایا جائے گا مجھ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکے گا سوائے احمدؑ کے اور میں اور وہ ایک ہی راستے پر ہوں گے سوائے اس کے کہ انہیں ان کے نام سے پکارا جائے گا اور مجھے چھ اسماء دیئے جائیں گے علم المنایا، علم البلیا، علم الوصایا، فصل الخطاب۔ بے شک میں صاحب الکرات اور دولة الدول اور بے شک میں صاحب عصاء و میسم ہوں۔“ (اصول کافی ۱/۱۹۸)

صالح المؤمنین: مومنین کا صالح:

۱۔ اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو اللہ کے اس قول کے بارے

میں کہتے ہوئے سنا ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾

”سو بیشک اللہ اُن کا مولیٰ ہے، اور جبریل اور صالح مومنین بھی۔“ (تحریم ۴)
فرمایا۔ ”علی بن ابی طالب صالح المومنین ہیں۔“

[۲]۔ رشید ہجری سے روایت ہے کہ میں اپنے مولا امیر المومنین کے ساتھ تھا کہ آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ ”اللہ کی قسم اے رشید میں صالح المومنین ہوں۔“ (تفسیر قرأت ۱۸۵)

الصدیق اکبر: صدیق اکبر:

ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ”یہ اہل آسمان و زمین کے اولین سے بہتر ہے یہ سچوں کا سردار ہے اور اوصیاء کا سردار ہے اور متقیوں کا امام ہے اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے قیامت کا دن آئے گا تو یہ جنتی ناقہ پر بیٹھ کر آئے گا قیامت اس کی روشنی سے روشن ہو جائے گی اس کے سر پر زبرجد اور یاقوت سے جڑا ہوا تاج ہوگا ملائکہ کہیں گے یہ ملک مقرب ہے اور نبی کہیں گے یہ نبی مرسل ہے تو عرش کے رہنے والوں میں سے ایک ندا کرے گا یہ صدیق اکبر ہے یہ اللہ کے حبیب کا وصی ہے یہ علی بن ابی طالبؑ ہے پس یہ جہنم کے کنارے کھڑا ہوگا

اور اس میں سے اپنے محبت کرنے والوں کو نکالے گا اور اپنے سے بغض رکھنے والوں کو اس میں داخل کرے گا اور جنت کے دروازوں پر آئے گا اور اپنے محبت رکھنے والوں کو بغیر حساب جنت میں داخل کرے گا۔“ (مائۃ منقبة ۳۶)

صاحب اللواء: لواء الحمد کا مالک:

[۱]۔ علی بن موسیٰ الرضا نے اپنے والد بزرگوار سے انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ تو میرا بھائی وزیر اور دنیا و آخرت میں میرے جھنڈے کا مالک ہے اور تو میرے حوض کا مالک ہے جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“ (عیون اخبار الرضا ۱/۲۹۳)

[۲]۔ آپؑ نے اپنے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”محمدؐ صاحب حوض ہیں اور میں صاحب لواء الحمد ہوں۔“

الصلاة الوسطی: صلوة وسطی:

زرارہ نے عبد الرحمن بن کثیر سے اس نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے

اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿حِفْظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَىٰ ۖ وَقُومُوا لِلَّهِ قَنِتِينَ﴾ ”سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور
بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو“۔
(بقرہ ۲۳۸) فرمایا۔ ”صلوٰۃ رسول اللہ امیر المومنین، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور
الْوُسْطَىٰ امیر المومنین ہیں اور ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَنِتِينَ﴾“ اور اللہ کے حضور سراپا
ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو“۔ آئمہؑ کے اطاعت گزار ہیں“۔

(تفسیر فرات ۱۴۴/۲)

صاحب النار: دوزخ کا مالک:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منبر رکھا جائے گا
جسے تمام مخلوق دیکھے گی اس پر ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اس کے دائیں بھی ایک فرشتہ کھڑا
ہوگا اور اس کے بائیں بھی ایک فرشتہ کھڑا ہوگا۔ دائیں ہاتھ والا فرشتہ ندا دے گا۔
”اے گروہ مخلوقات یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں یہ جنت کے مالک ہیں یہ جسے
چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے“۔ پھر بائیں ہاتھ والا فرشتہ ندا دے گا۔ ”اے
گروہ مخلوقات یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں یہ دوزخ کے مالک ہیں یہ جسے چاہیں گے

آگ میں داخل کریں گے۔ (علل الشرائع ۱۱۳/۲)

صاحب لیلۃ القدر:

ابوجعفرؑ الثانی نے اپنے آباء سے انہوں نے امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”لیلۃ القدر پر ایمان لاؤ کیونکہ اس میں امور سنت نازل ہوتے ہیں اور اس امر کیلئے میرے بعد میرے ولی ہونگے علی بن ابی طالبؑ اور ان کی اولاد میں سے گیارہ۔“

(الاستنصار فی امامۃ الائمۃ الاطہار ۲۲)

الصراط الحمید: قابل تعریف راہ:

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں منقول ہے ﴿وَهْدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ﴾ ”اور انہیں پسندیدہ راستہ کی طرف رہنمائی کی گئی۔“ (حج ۲۴) فرمایا۔ ”وہ امیر المؤمنین سے محبت رکھنے والے اور ان کے اہل بیتؑ سے محبت رکھنے والے ہیں۔“ (تاویل الآیات ۱/۳۳۵)

الصراط السوي: سیدھا راستہ:

حفص کنانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ ﴿فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى﴾ ”سو تم انتظار کرتے رہو، پس تم جلد ہی جان لو گے کہ کون لوگ راہِ راست والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں“۔ (طہ ۱۳۵) فرمایا۔ ”وہ امیر المؤمنین ہیں اور ہدایت والے ان کے اہل ولایت ہیں“۔ (تاویل الآيات ۱/۳۲۳)

الصهر: داماد:

نبیؐ سے روایت ہے کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا﴾ ”اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور داماد ٹھہرایا“۔ (الفرقان ۵۴)۔

(تفسیر البرہان ۱۴۰/۳۔ روضة الواعظین ۷۱)

الصامت: صامت:

آپؐ نے اپنے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”اے سلمان اے حبیب محمدؐ ناطق تھے

اور میں صامت تھا۔

صاحب الحشر: صاحب حشر:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”محمدؐ صاحب دلائل تھے اور میں صاحب حشر ہوں“ اور آپؐ نے اپنے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب حشر و نشر ہوں“۔

صاحب الالہام: صاحب الہام:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں ارشاد فرمایا۔ ”محمدؐ صاحب وحی تھے اور میں صاحب الہام ہوں“۔

صاحب السیف والسطوة: صاحب تلوار:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”محمدؐ صاحب دعوت تھے اور میں صاحب تلوار ہوں“۔

صاحب الناقة: صاحب ناقہ:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب ناقہ ہوں“۔

صاحب الرجعة: رجعت کا مالک:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں صاحب رجعت ہوں“۔

صاحب الزلزلہ: صاحب زلزلہ:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب زلزلہ ہوں“۔

الصاخۃ: چیخ:

آپؐ نے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”میں چیخ ہوں“۔

الصاعقة على الاعداء: دشمنوں پر بجلی:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں دشمنوں پر بجلی ہوں“۔

صبغة الله: اللہ کا رنگ:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے

﴿صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً﴾ ”رنگ تو خدا کا ہے اور خدا

کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے“۔ (البقرہ ۸/۱۳) فرمایا۔ ”میشاق میں ولایت

کے ساتھ مومنین کا رنگ مراد ہے“۔ (تفسیر فرات ۶۲)

صاحب سر رسول اللہ: رازدار رسول:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں رسول اللہ کا رازدار ہوں۔“

صاحب الدعوات:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب دعوات ہوں۔“

صاحب الصلوات: صاحب صلوة:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب صلوة ہوں۔“

صاحب النفعات: صاحب عطاء:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب عطاء ہوں۔“

صاحب الدلالات: صاحب دلائل:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب دلائل ہوں۔“

صاحب الآيات العجيبات:

آپؐ نے اپنے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب آیات عجیبات ہوں۔“

صاحب الیمین:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب الیمین ہوں۔“ (یعنی دائیں ہاتھ والوں کا آقا ہوں)

صاحب الہبات بعد الہبات: بار بار عطا کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں عطا کرنے کے بعد دوبارہ عطاء کرنے والا ہوں۔“

صاحب جبرائیل: جبرائیلؑ کا آقا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں جبرائیلؑ کا آقا ہوں۔“

صاحب العجل الأحمر: سرخ اونٹوں والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں سرخ اونٹوں کا مالک ہوں۔“

صاحب الخضر: خضر کا آقا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں خضرؑ کا آقا ہوں“ اور ایک اور جگہ فرمایا۔

”میں خضرؑ و ہارونؑ کا آقا ہوں۔“

صاحب البیضاء:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب ید بیضاء ہوں۔“

صاحب القرون الاولى: پہلے زمانوں والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں پہلے زمانوں یا صدیوں والا ہوں۔“

صاحب الدایات الصفر: زرد جھنڈوں والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں زرد جھنڈوں والا ہوں۔“

صاحب الدایات الحمر: سرخ جھنڈوں والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں سرخ جھنڈوں والا ہوں۔“

صاحب موسیٰ و یوشع: موسیٰ و یوشع کا آقا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں موسیٰ و یوشع کا آقا ہوں۔“

صاحب القطر والبطر: بارشوں والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں قطروں اور بارشوں والا ہوں۔“

صاحب الامر العظیم:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب امر عظیم ہوں“۔

صاحب الرعد الاکبر: بڑی گرج والا:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں بڑی گرج والا ہوں“۔

صاحب البحر الاکدر: گرنے والے سمندر کا مالک:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں گرنے والے سمندر کا مالک ہوں“۔

صاحب الخلق الاول: پہلی مخلوق کا آقا:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں پہلی مخلوق کا آقا ہوں“۔

صاحب الطوفان الاول: پہلے طوفان کا مالک:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں پہلے طوفان کا مالک ہوں“۔

صاحب سيل العرم: سخت سیلاب والا:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں سخت سیلاب والا ہوں“۔

صاحب الطوفان الثانی:

آپؑ نے خطبہ افتخار میں فرمایا۔ ”میں صاحب طوفان ثانی ہوں۔“

صلاة المؤمن: مومن کی صلوة:

آپؑ نے اپنے بیٹے حسنؑ سے اپنے فخر کے بارے میں فرمایا۔ ”میں مومن کی صلوة

ہوں میں حیّ علی الصلوة ہوں میں حیّ علی الفلاح ہوں میں حیّ

علیٰ خیر العمل ہوں۔“

الصحف: صحف:

آپؑ نے بی بی فاطمہ زہراءؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں صحف ہوں۔“

صاحب الازلیة الاولیة: صاحب ازل:

آپؑ نے خطبہ تطبیخہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب ازل ہوں۔“

صاحب الطور: صاحب طور:

آپؑ نے اپنے خطبہ تطبیخہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب طور ہوں۔“

صائع الاقالیم: اقالیم کو بنانے والا:

آپؐ نے خطبہ تطبیخہ میں فرمایا۔ ”میں ملکوں کو بنانے والا ہوں۔“

صاحب جہنم: دوزخ کا مالک:

آپؐ نے خطبہ تطبیخہ میں فرمایا۔ ”میں جہنم کا مالک ہوں۔“

صاحب الاسرار المکنونات: محفوظ رازوں والا:

آپؐ نے خطبہ تطبیخہ میں فرمایا۔ ”میں محفوظ رازوں والا ہوں۔“

صاحب جابلقا و جابر سا: جابلقا اور جابر سا کا مالک:

آپؐ نے خطبہ تطبیخہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں جابلقا و جابر سا کا مالک ہوں۔“

صفی میکائیل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں صفی میائیکل ہوں۔“

صاحب الجدیدین:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں صاحب الجدیدین ہوں۔“

صراط الحمد: حمد کا راستہ:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں حمد کا راستہ ہوں۔“

صفوة ال عمران: آل عمران کا برگزیدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آل عمران کا برگزیدہ ہوں۔“

صاحب الايلاف:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں صاحب ایلاف ہوں۔“

صاحب الانفال:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں صاحب انفال ہوں۔“

الصاد والبيم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں الصاد اور بيم ہوں۔“

صاحب النهج: راستے کا مالک:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں راستے کا مالک ہوں۔“

صاحب النجم: ستارے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ستارے والا ہوں“۔

صفوة الجلیل: جلال والے کا برگزیدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جلال والے کا برگزیدہ ہوں“۔

صاحب الیقین: صاحب الیقین:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں صاحب الیقین ہوں“۔

صریح الفتک:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں جودل میں آئے کرنے والا ہوں“۔

صلاح الصالح: نیک کی صلاح:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نیک کی صلاح ہوں“۔

صلة الاصال: اصولوں کو جوڑنے والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں اصولوں کا جوڑنے والا ہوں“۔

صمصام الجہاد: جہاد کی تلوار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جہاد کی تلوار ہوں۔“

صواب الخلاف: اختلاف کی درستی:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں اختلاف کی درستی ہوں۔“

صحيفة المؤمنين: مومنین کا صحیفہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مومن کا صحیفہ ہوں۔“

صفوة الصفا: خوبیوں کا نچوڑ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں خوبیوں کی خوبی ہوں۔“

الصادع بالحق: اعلان حق کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اعلان حق کرنے والا ہوں۔“

صادق المستل: دشوار راستے کا صادق:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دشوار راستے کا سچا ہوں۔“

صاحب الرجعات: صاحب رجعات:

آپؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب رجعات ہوں“۔

صاحب الصولات:

آپؑ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب صولات ہوں“۔

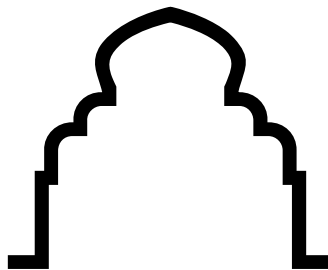
صاحب الاعراف:

آپؑ نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ ”میں صاحب الاعراف ہوں“۔

الصديق: صديق:

ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِۦٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ﴾ ”اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں“۔ (الحديد ۱۹) فرمایا۔ ”علیؑ ابن طالبؑ صدیق اور شہید ہیں“۔

(القطرة ۱۶۶/۲)



امیر المومنین کے ﴿ض﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

الضارب بالسيفین: دولواروں سے لڑنے والا:

رسول اللہ ایک دن تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس امیر المومنین علی بن ابی طالب بھی تھے کہ حسینؑ بھی آگئے نبیؐ نے انہیں اپنی گود میں بٹھالیا اور آپ کے ماتھے اور ہونٹوں پر بوسہ دیا حسینؑ اس وقت چھ سال کے تھے علیؑ نے فرمایا۔ ”اے اللہ کے رسولؐ کیا آپؐ میرے بیٹے حسینؑ سے محبت کرتے ہیں؟“ نبیؐ نے فرمایا۔ ”میں اس سے کیوں نہ محبت کروں یہ میرے اعضاء میں سے ایک عضو ہے“ علیؑ نے کہا۔ ”یا رسول اللہؐ ہم دونوں میں سے زیادہ محبوب کون ہے میں یا حسینؑ؟“ حسینؑ نے فرمایا۔ ”اے میرے والد بزرگوار علیؑ شرف والا کون ہو سکتا ہے جو نبیؐ کو محبوب اور منزلت کے اعتبار سے آپؐ کے قریب ہو“ حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے سے کہا۔ ”اے حسینؑ! کیا تم مجھ پر فخر کرتے ہو؟“ فرمایا۔ ”اباجان! اگر آپؐ چاہیں تو جی

ہاں۔ پھر ان سے امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”اے حسین! میں امیر المؤمنین ہوں میں سچوں کی زبان ہوں میں مصطفیٰ کا وزیر ہوں میں علم خدا کا امین اور اس کی مخلوق کا مختار ہوں۔ میں جنت کی طرف سبقت کرنے والوں کا قائد ہوں میں دین کا قاضی ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا میں وہ ہوں جس کا چچا جنت میں سردار ہے میں وہ ہوں جس کا بھائی جعفر طیار جنت میں فرشتوں کے ساتھ ہے میں رسول کا بھائی ہوں میں اہل مکہ کی طرف نازل ہونے والی سورۃ اللہ کے حکم سے لیکر جانے والا ہوں میں اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کا انتخاب ہوں میں اللہ کا حبل متین ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا اپنے قول میں ﴿وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا﴾ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ (آل عمران ۱۰۳) میں اللہ کا چمکدار ستارہ ہوں جس کی آسمان کے فرشتے زیارت کرتے ہیں میں اللہ کی بولنے والی زبان ہوں میں اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں میں اللہ کا مضبوط ہاتھ ہوں میں وجہ اللہ ہوں۔ آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کا پہلو ہوں میں وہ ہوں جس کے حق میں اللہ نے فرمایا ﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ﴾ ”بلکہ وہ (اللہ کے) معزز بندے ہیں۔ وہ کسی بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے امر کی تعمیل کرتے رہتے

ہیں۔“ (انبیاء ۲۶، ۲۷) میں وہ مضبوط کڑا ہوں جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں اور بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے میں اللہ کا وہ دروازہ ہوں جس سے داخل ہوا جاتا ہے میں پل صراط پر اللہ کا علم ہوں میں اللہ کا وہ گھر ہوں جو اس میں داخل ہوا امان پا گیا جس نے میری ولایت اور محبت اختیار کی وہ آگ سے نجات پا گیا میں قاسطین ناکشین و مارقین سے قتال کرنے والا ہوں میں کافروں کا قاتل ہوں میں یتیموں کا باپ ہوں میں بیواؤں کا سہارا ہوں میں وہ ہوں کہ جس کی ولایت کا قیامت والے دن سوال کیا جائے گا۔ اللہ کا فرمان ہے ﴿ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ”پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔“ (تکاثر ۸) میں اللہ کی وہ نعمت ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو نوازا ہے اس نے فرمایا ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔“ (مائدہ ۳) پس جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہی مسلمان و مومن اور مکمل دین والا ہے۔ میں وہ ہوں جس کے ذریعے تم ہدایت پاؤ گے میں وہ ہوں جس کے بارے میں اور میرے دشمن کے بارے میں کہا ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ

مَسْئُولُونَ﴾ ”اور انہیں روکو، اُن سے سوال کرنا ہے“۔ (الصافات ۲۴) یعنی قیامت کے دن میری ولایت کے بارے میں۔ میں عظیم خبر ہوں جس کے ذریعے اللہ نے دین مکمل کیا خیبر اور غدیر کے دن۔ میں وہ ہوں کہ میرے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے۔ میں مومن کی صلوة ہوں میں حیّی علی الصلوة ہوں میں حیّی علی الفلاح ہوں میں حیّی علی خیر العمل ہوں میں وہ ہوں جس کے دشمن کے بارے میں نازل ہوا ﴿سَأَلْ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ﴾ ”ایک سائل نے ایسا عذاب طلب کیا جو واقع ہونے والا ہے۔ کافروں کے لئے جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں“۔ (المعارج ۲) یعنی جس نے میری ولایت کا انکار کیا وہ نعمان بن الحارث یہودی (اللہ اس پر لعنت کرے) ہے۔ میں مخلوق کو حوض کی طرف بلانے والا ہوں کیا میرے علاوہ کوئی اور بھی بلانے والا ہے؟۔ میں پاکیزہ آئمہ کا باپ ہوں اور عدل کا میزان ہوں قیامت کے دن کیلئے۔ میں دین کا سردار ہوں میں مومنین کا نیکیوں کی طرف اور اپنے رب کے ہاں بخشش کی طرف قائد ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے اصحاب قیامت کے دن میرے دشمنوں سے مبراء ہوں گے اور موت کے وقت نہ غمگین ہوں گے اور نہ ڈریں گے اور نہ ہی قبروں میں

عذاب دیئے جائیں گے وہ شہید اپنے رب کے ہاں سچے اور خوش ہونگے۔ میں وہ ہوں جس کے شیعہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے میں وہ ہوں جس کے پاس شیعوں کے ناموں کا دیوان ہے میں مومنوں کا مددگار ہوں اور رب العالمین کے سامنے ان کا شفیع ہوں میں دو تلواریں سے لڑنے والا ہوں میں دو نیزوں سے نیزہ زنی کرنے والا ہوں میں یوم بدر اور یوم حنین میں کافروں کا قاتل ہوں۔ میں میدان جنگ میں رہنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے بارے میں جبرائیل نے کہا ہے کہ ذوالفقار کے علاوہ تلوار نہیں اور علیؑ کے علاوہ کوئی جوان نہیں۔ میں صاحب فتح مکہ ہوں میں لات عزیزیٰ کو توڑنے والا ہوں۔ میں ہبل اعلیٰ کو گرانے والا ہوں میں وہ ہوں جس نے نبیؐ کے کندھوں پر بلند ہو کر بت توڑے میں وہ ہوں جس نے یغوث، یعوق اور نسر کو توڑا میں وہ ہوں جس نے کافروں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا میں وہ ہوں جس نے انگوٹھی صدقہ کی میں وہ ہوں جو نبیؐ کے بستر پر سو گیا اور اپنی جان کے عوض ان کو مشرکوں سے بچایا میں وہ ہوں کہ میری جنگ سے جن ڈرتے ہیں میری وجہ سے اللہ کی عبادت ہوتی ہے میں اللہ کا ترجمان ہوں میں علم خدا اور علم رسولؐ کا امین ہوں میں اہل جمل و صفین کا قاتل ہوں۔ رسول اللہ کے بعد میں جنت اور دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں۔“ پھر حضرت علیؑ خاموش ہو گئے تو نبیؐ

نے حسینؑ سے کہا۔ ”اے ابو عبد اللہ جو آپؑ کے والد نے فرمایا آپؑ نے سنا اور یہ ان کے فضائل کے دسویں کا دسواں بھی نہیں اور ان کی ہزاروں فضیلتیں ہیں وہ اس سے بھی بالا ہیں۔“ حسینؑ نے کہا۔ ”اللہ کی حمد ہے جس نے ہمیں اپنے مومن بندوں پر اور تمام مخلوقات پر فضیلت دی اور خصوصاً ہمارے نانا کو تنزیل و تاویل صدیق اور مناجات جبرائیل سے فضیلت دی اور جن کو اللہ نے چنا ہمیں ان میں سے بھی بہتر بنایا اور ہم کو تمام مخلوق پر فائز کیا۔“ پھر حسینؑ نے کہا۔ ”اے امیر المومنین جو آپؑ نے فرمایا آپؑ اس میں سچے اور امین ہیں۔“ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے حسینؑ اپنے فضائل بیان کرو۔“ حسینؑ نے فرمایا۔ ”میرے بابا جان میں حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ ہوں اور میری ماں فاطمہؑ الزہراء سیدۃ النساء العالمین ہیں اور میرے نانا محمد مصطفیٰؐ آدم کی اولاد کے سردار ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ بابا جان میری ماں آپؑ کی ماں سے افضل ہیں اللہ کے ہاں بھی اور تمام لوگوں کے ہاں بھی اور میرے نانا آپؑ کے نانا سے افضل ہیں اللہ کے ہاں اور تمام لوگوں میں سے افضل و بہتر ہیں۔ میں جھولے میں تھا کہ جبرائیلؑ نے مجھے جھولا جھلایا اور اسرافیلؑ نے مجھے لوری دی۔ اے علیؑ آپ اللہ کے ہاں مجھ سے افضل ہیں اور میں آپؑ کی وجہ سے فخر کرنے والا ہوں اپنے آباء پر اپنی ماؤں پر اور اپنے اجداد پر۔“ پھر حسینؑ

اپنے بابا سے ملے اور ان کو بوسہ دیا اور علیؑ نے اپنے بیٹے حسینؑ کو بوسہ دیا وہ فرما رہے تھے۔ ”اللہ تمہارے شرف، فخر، علم، حکم میں اضافہ فرمائے اور تم پر ظلم کرنے والوں پر لعنت فرمائے“۔ پھر حسینؑ نبیؐ کے پاس واپس آ گئے۔

(فضائل ابن شاذان ۷۳)

ضیغم الغزوات: غزوات کاشیر:

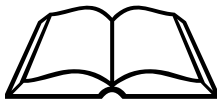
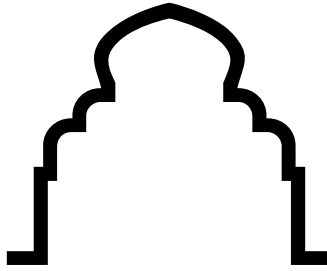
آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عزوات کاشیر ہوں۔“

الضارب بذی الفقار: ذوالفقار سے لڑنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ذوالفقار کیساتھ لڑنے والا ہوں۔“

الضارب بدروحنین: بدروحنین میں لڑنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بدروحنین میں لڑنے والا ہوں۔“



امیر المومنین کے ﴿ط﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء والقباب

الطاعن بالرہمین: دوشیروں سے لڑنے والا:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں دوشیروں سے لڑنے والا ہوں میں بدر و حنین میں کافروں کو قتل کرنے والا ہوں۔“

الطریق الاقوم: سیدھا راستہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سیدھا راستہ ہوں۔“

طاہر مطہر: طاہر و مطہر:

رسول اللہؐ کے پاس ان کا نام طاہر مطہر ہے۔

الطور: طور:

آپؐ کی ساتویں زیارت میں ہے۔ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ طور ہیں۔“

طیرتا:

آپؐ نے خطبہ تطبیحہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں طیرتا ہوں۔“

الطریق الی اللہ: اللہ کا راستہ:

رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا۔ ”اے علیؑ تو اللہ کی حجت ہے اور تو اللہ کا دروازہ ہے اور

تو اللہ کی طرف راستہ ہے اور تو خبر عظیم ہے اور تو صراط مستقیم ہے اور تو مثل اعلیٰ ہے اور

تو مسلمانوں کا امام ہے اور تو امیر المومنین ہے اور تو خیر الوصیین ہے اور تو سچوں کا

سردار ہے۔ اے علیؑ تو فاروق اعظم ہے اور تو صدیق اکبر ہے، اے علیؑ تو میری امت

میں میرا خلیفہ ہے اور میرے دین کا قاضی ہے۔ اے علیؑ تو میرے بعد مظلوم ہے

میں اللہ کو اور اپنی موجود امت کو گواہ بناتا ہوں کہ تیرا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ

اللہ کا گروہ ہے اور تیرے دشمن کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔“ (معانی الاخبار ۶)

طور سینین:

محمد بن فضل بن یسار کہتا ہے کہ میں نے ابو الحسنؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونِ﴾ ”انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم“۔ (التین ۱) فرمایا۔ ”الَّتَيْنِ حَسَنٌ اور الزَّيْتُونِ حَسِينٌ ہیں“۔ پھر میں نے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَطُورِ سَيْنِينَ﴾ ”اور طور سینا کی قسم“۔ (التین ۲) فرمایا۔ ”وہ طور سینین نہیں ہے بلکہ وہ طور سینا ہے اور وہ امیر المؤمنین ہیں اور یہ قول ﴿وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾ ”اور اس امن والے شہر کی قسم“۔ (التین ۳) فرمایا۔ ”وہ رسول اللہ ہیں“ پھر کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ ”کیا سورۃ کے آخر تک نہیں چلو گے“۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ قول ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ ”سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے“۔ (التین ۶) فرمایا۔ ”وہ امیر المؤمنین اور ان کے شیعہ ہیں“۔ ﴿فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ﴾ ”ان کے لئے ختم نہ ہونے والا (دائمی) اجر ہے“۔ (التین ۶)۔ (تفسیر فرات ۲۰۷)

طنین حلقۃ باب الجنة: جنت کے دروازے کا دستہ:

ابی الجارود سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا۔ ”جنت کے دروازے کا حلقہ سرخ یا قوت اور سونے کے ورق سے بنا ہوگا جب حلقہ بجے گا تو آواز دے گا (یا علی)۔
یا علی)۔“

الطریقة: راستہ:

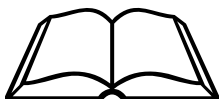
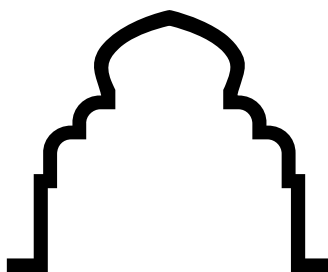
ابو حمزہ ثمالی نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَّاءً غَدَقًا﴾ ”اور اگر وہ سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے“۔ (البحر ۱۶) فرمایا۔ ”وہ راستہ علیؑ کی محبت اور اس کی اولاد میں سے اسکے اوصیاء کی محبت ہے“۔ (بحار ۱۱۰/۲۴)

الطامة الكبرى:

آپ نے خطبہ نورانیہ میں فرمایا۔ ”میں طامة الکبریٰ ہوں“۔

الطیب: پاکیزہ:

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ندادینے والا ندادے گا۔ ”اے علیؑ اے ولیؑ اے سردارؑ اے سچےؑ اے رہنمائی کرنے والے اے ہدایت دینے والے اے زاہد اے بہادر اے پاکیزہ اے پاک آپؑ اور آپؑ کے شیعہ بغیر حساب کے جنت کی طرف چلے جائیے“۔ (ارشاد القلوب ۸۳/۲)



امیر المومنین کے ﴿ظ﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

الظاهر: ظاہر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”اے لوگوں میں کائنات کی خبریں بتانے والا ہوں میں آیات کو کھولنے والا ہوں، میں نجات کی کشتی ہوں میں پوشیدہ چیزوں کا راز ہوں میں نشانیوں والا ہوں میں فرات کو بہانے والا ہوں میں تورات کو اعراب دینے والا ہوں میں معجزات کا مظہر ہوں میں مردوں سے بولنے والا ہوں میں پریشانیوں کو دور کرنے والا ہوں میں مشکلات کا حل ہوں میں غزوات کا شیر ہوں میں آیت مختار ہوں میں رازوں کی حقیقت ہوں میں ظاہری طور پر حیدر کرار ہوں میں نبیؐ کے علم کا وارث ہوں میں کافروں کو دور کرنے والا ہوں میں پاکیزہ اماموں کا باپ ہوں میں سرطان کا چاند ہوں میں ستاروں کا مشتری ہوں میں ستاروں کا زحل ہوں

میں عین الشریطین ہوں میں سبطین کی گردن ہوں میں میزان کی آنکھیں ہوں
 میں شکور یعنی خدا کا ذخیرہ ہوں میں زبور کا فصیح ہوں۔ میں انجیل کا صحیفہ ہوں
 میں فصل الخطاب ہوں میں ام الکتاب ہوں میں صاحب سورۃ بقرہ ہوں میں میزان
 پر بھاری ہوں۔ میں آل عمران کا برگزیدہ ہوں میں اعلام کا علم ہوں۔ میں اہل کساء
 کا پانچواں ہوں۔ میں عورتوں کے متعلق بولنے والا ہوں میں صاحب اعراف ہوں
 میں شرمندہ کی توبہ ہوں میں صاد اور میم ہوں میں ابراہیم کا راز ہوں میں اپنے جد کی
 خوش بختی ہوں۔ انا علانیۃ المعبود میں معبود کا ظاہر ہوں۔ میں بنی اسرائیل
 کی نشانی ہوں میں اہل کھف سے بولنے والا ہوں میں صحیفوں کا محبوب ہوں میں
 مضبوط راستہ ہوں میں تلاوت والے کیلئے سورت ہوں میں آل طہ کا تذکرہ با نصیحت
 ہوں میں اصفیاء کا ولی ہوں۔ میں انبیاء کے ساتھ ظاہر ہونے والا ہوں میں مکرر
 الفرقان ہوں میں رحمٰن کی نعمت ہوں میں آل یسین کا امام ہوں میں الحمد (الہم)
 کی قسم ہوں میں زمر کا چلانے والا ہوں میں آیت قمر ہوں میں مرصاد کا محافظ ہوں
 میں صاد کا ترجمہ ہوں میں صاحب طور ہوں میں سورۃ واقعہ ہوں میں سورۃ عادیات
 ہوں۔ میں القارعة ہوں میں نون اور قلم ہوں میں اندھیرے کا چراغ ہوں میں

کھلے بیان والا ہوں میں صاحب ادیان ہوں میں پیاسے کا ساقی ہوں میں ایمان کی گرہ ہوں میں جنتوں کا تقسیم کرنے والا ہوں میں جنوں اور انسانوں پر اللہ کی حجت ہوں میں پاکیزہ اماموں کا باپ ہوں اور میں آخر الزمان قائم علیہ السلام کا باپ ہوں۔ (الزام الناصب ۱۸۰/۲)

ظلل الغمام: بادلوں کا سایہ:

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”اللہ نے کسی نبی اور وصی کو نہیں بھیجا جس کا میں نے دین نہ مکمل کر دیا ہو اور میرے رب نے مجھے اپنے علم اور کامیابی کیلئے چن لیا اور مجھے اپنی حجت بنایا میں اپنی ذات کو پہچان گیا اور مجھے غیب کے خزانے دیئے گئے۔“ اسی اثناء میں دروازے پر دستک ہوئی آپؑ نے فرمایا۔ ”اے قنبر دروازے پر کون ہے؟“ کہا مولاً میثم تمار۔ فرمایا۔ ”آنے دو“۔ میثم آئے تو مولاً نے فرمایا۔ ”جو کچھ میں تمہیں بتاؤں اگر تم نے اسے پکڑ لیا تو تم مومن اور اگر اسے چھوڑ دیا تو کافر“۔ پھر فرمایا۔ ”میں وہ فاروق ہوں جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے اور میں اپنے محبت کرنے والوں کو جنت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل کروں گا اللہ نے فرمایا ہے ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ط وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾“ کیا وہ اسی بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے سایہ میں اللہ آ جائے اور فرشتے بھی اور (سارا) قصہ تمام

ہو جائے تو سارے کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے“ (البقرہ ۲۱۰)۔

(تفسیر فرات ۶۷)

الظاهر في الاسرار: رازوں میں ظاہر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں رازوں میں ظاہر ہوں“۔

الظاهر مع الانبياء: انبیاء کے ساتھ ظاہر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انبیاء کے ساتھ ظاہر ہوں“۔

ظهر قبائل الانس: انسانی قبائل کا ظاہر (مدد کرنے والا):

آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں انسانی قبائل کی مدد کرنے والا ہوں“۔

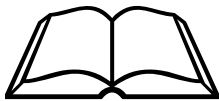
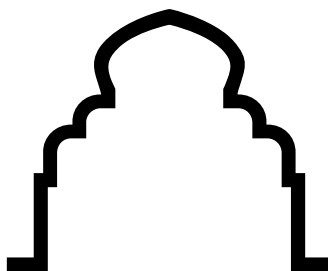
ظهر الفرش: زمین کی مدد کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں زمین کی مدد کرنے والا ہوں“۔

ظهر الاظهار: مددگاروں کی مدد کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مددگاروں کی مدد کرنے والا ہوں“۔

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿ع﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء والقباب

العلی الحکیم: علی الحکیم:

اللہ کے اس قول کی تفسیر میں منقول ہے ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلٌّ حَكِيمٌ﴾ ”اور یقیناً وہ ام الكتاب میں ہمارے نزدیک البتہ علی الحکیم ہے۔“

(زخرف - ۴) یعنی ”امیر المومنین“۔ اور سورۃ حمد میں لکھا ہوا ہے ﴿إِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ”ہمیں سیدھے راستے پر قائم رکھ“۔ ابو عبد اللہ

الصادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”وہ امیر المومنین ہیں۔“

(تفسیر البرہان ۴/۱۳۳)

عندہ علم الكتاب: کتاب کے علم والا:

بریدہ بن معاویہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے کہا ﴿قُلْ

كُفِيَ بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِيَّ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿﴾ ”فرما دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطورِ گواہ کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کل کتاب کا علم ہے“۔ (الرعد ۴۳) فرمایا۔ ”یہ ہمارے متعلق ہے اور علیٰ ہم سب سے پہلے اور افضل ہیں اور نبی کے بعد سب سے بہتر ہیں“۔

(اصول الکافی ۲۲۹/۱)

عضو الرسول: رسول کا حصہ:

حذیقہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ کو بوسہ دیا اور فرمایا۔ ”اے ابوالحسن آپ میرے حصوں میں سے حصہ ہیں آپ اسی طرح اترے ہیں جس طرح میں اتر اہوں اور بے شک میرے لیے جنت میں درجہ وسیلہ ہے پس طوبیٰ تمہارے لیے اور تمہارے بعد تمہارے شیعوں کیلئے ہے“۔ (مائتہ منقبة ۳۶)

العلامة: علامت:

وشا سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَعَلَّمَتْهُ وَالنَّجْمِ ۖ هُمْ يَهْتَدُونَ﴾ ”اور علامتیں

بنائیں، اور لوگ ستاروں کے ذریعہ راہ پاتے ہیں۔“ (النحل ۱۶) فرمایا۔ ”ہم وہ علامات ہیں اور نجم رسول اللہ ہیں“ اور اسباط بن سالم سے روایت ہے کہ پیشم نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَعَلِمَتْ ط وَالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ﴾ ”اور علامتیں بنائیں، اور لوگ ستاروں کے ذریعہ راہ پاتے ہیں۔“ آپؐ نے فرمایا۔ ”رسول اللہ نجم ہیں اور آئمہ علامات ہیں۔“ (اصول الکافی ۱/۲۰۷)

العالم: عالم:

محمد بن مسلم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا۔ ”بے شک علیؑ عالم تھے اور علم ورثے میں آتا ہے اور عالم ہلاک نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے سکھائے ہوئے علم سے باقی رہتا ہے یا جو اللہ چاہے“ اور ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”جو علم آدمؑ کے ساتھ اتر ا تھا وہ اٹھا نہیں اور علم ورثے میں آتا ہے اور علیؑ اس امت کے عالم تھے بے شک ہم میں سے کوئی عالم ہلاک ہرگز نہیں ہوتا مگر جو علم اس نے اپنے اہل میں چھوڑا اپنے علم جیسا یا جو اللہ چاہے۔“

العقبة: گھاٹی:

ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿فَلَا
اِفْتَحَمَ الْعُقَبَةَ﴾ ”پھر وہ گھاٹی میں داخل ہی نہیں ہوا“۔ (البلد ۱۱) آپؐ نے
اپنا ہاتھ سینے پر مارا اور فرمایا۔ ”ہم وہ گھاٹی ہیں جو ہم سے گزر گیا وہ نجات پا گیا“۔
(تفسیر فرات ۲۱۱)

عوض النبی: نبی کا بدل:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ مجھ سے میری جلد کی طرح
ہے علیؑ مجھ سے میرے گوشت کی طرح ہے علیؑ مجھ سے میری ہڈیوں کی طرح ہے علیؑ
مجھ سے میری رگوں میں میرے خون کی طرح ہے علیؑ مجھ سے ہے میرا بھائی میرا
وزیر اور میرے اہل میں میرا وصی اور میری قوم میں میرا خلیفہ اور دین کا قاضی اور
دنیا میں میرے بعد میرا بدل ہے“۔ (مائتہ منقبة ۴۴)

عبداللہ: اللہ کا عبد:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں اللہ کا بندہ اور رسولؐ کا بھائی ہوں میرے بعد اس بات کو

سوائے جھوٹے کے اور کوئی نہیں کہے گا۔ (عیون الاخبار الرضا ۱/۲۳)

العالی: عالی:

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا مجھے ابلیس کے متعلق اللہ کے اس قول کی خبر دیجئے ﴿أَسْتَكَبَّرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ﴾ ”کیا تو نے تکبر کیا یا تو عالین میں سے تھا۔“ (ص ۷۵) یا رسول اللہ وہ کون ہیں جو فرشتوں سے اعلیٰ ہیں؟ تو رسول اللہ نے فرمایا۔ ”میں فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔ ہم عرش کے حجاب میں آدم کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل اللہ کی تسبیح کرتے تھے اور ملائکہ اللہ کی تسبیح کرتے تھے جب اللہ نے آدم کو خلق کیا تو فرشتوں کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا اور ہمیں سجدہ کا حکم نہیں دیا۔ ملائکہ نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ اکر گیا تو اللہ نے کہا ﴿أَسْتَكَبَّرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ﴾ ”کیا تو نے تکبر کیا یا تو عالین میں سے تھا۔“ (ص ۷۵) اس سے مراد وہ پانچ نام جو عرش کے کناروں پر لکھے ہوئے تھے۔ پس ہم اللہ کا وہ دروازہ ہیں جہاں سے داخل ہوا جاتا ہے ہم سے ہدایت پانے والا ہدایت پاتا ہے پس جس نے ہم سے محبت کی اللہ نے اس سے

محبت کی اور اسے جنت میں ٹھہرایا اور جس نے ہم سے بغض رکھا اللہ نے اس سے بغض رکھا اور اسے آگ میں ٹھہرایا اور ہم سے وہی محبت کرے گا جس کی ولادت پاک ہوگی۔ (کفایۃ الطالب)

عمود الاسلام: اسلام کا ستون:

ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ اس وقت تک کوئی حدیث اپنے وصی کے فضل میں نہیں فرماتے تھے جب تک کوئی سورت نازل نہ ہو جاتی اور آپ کو ان پر اعلان کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو جاتی۔ جب رسول اللہ کو اپنی موت کا علم ہو گیا تو اللہ نے فرمایا ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ ”پس جب تو فارغ ہو جائے تو (اپنا وصی) مقرر کر دے۔ اور اپنے رب کی طرف رغبت کر جا۔“ (الشرح ۷، ۸) وہ فرماتا ہے کہ جب تو اپنی نبوت سے فارغ ہو جائے تو اپنے بعد علیؑ کو مقرر کر اور علیؑ تمہارا وصی ہے ان (لوگوں) میں اپنے وصی کے بارے میں اعلان کر پس آپؐ نے فرمایا۔ ”جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے اے اللہ اس سے محبت رکھ جو علیؑ سے محبت رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے اور اس کی مدد کر جو علیؑ کی مدد کرے اور اس کی مذمت کر جو علیؑ کی مذمت

کرنے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کی مثال یہ تھی کہ لوگ علیؑ سے منہ پھیرنا چاہتے تھے فرمایا ایسے آدمی کو بھیج کہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتا ہے اور وہ بھاگ کر منہ پھیرنے والا نہ ہو۔ اس سے پہلے آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ مسلمانوں کا سردار ہے اور فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ اسلام کا ستون ہے اور وہ میرے بعد لوگوں کو حق پر قتل کرے گا اور حق ہمیشہ علیؑ کے ساتھ رہا پس حق تو یہ وصیت تھی کہ جس کو اسم اکبر اور علم کی میراث کا نام دیا گیا۔

(تفسیر فرات ۲۱۶)

العین المظلومة: مظلوم آنکھ:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”جب آنکھیں اندھی ہو جائیں گی تو آنکھ کا قتل چوتھے کے ہاتھ پر ہوگا کیونکہ وہ حق کو چھین لے گا اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی“ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ یہ آنکھ اور آنکھیں کیا ہیں؟ فرمایا۔ ”آنکھ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور آنکھیں ان کے چار دشمن ہیں۔“

(معانی الاخبار ۳۸۷)

العہد: عہد:

سماعۃ بن مہران سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ

کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ﴾ ”تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا“۔ (البقرہ ۴) فرمایا۔ ”اللہ کا وعدہ ولایت علیؑ ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اسے پورا کرو وہ تمہارا جنت کا وعدہ پورا کرے گا“۔ (تفسیر العیاشی ۶۰/۱)

علی: علیؑ:

۱]۔ ثابت بن دینار نے سعید بن جبیر سے اس نے یزید بن قعنب سے روایت کی ہے کہ میں عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ اور بنی عبد العزیٰ کے ایک فریق کے ساتھ بیت اللہ الحرام کے قریب بیٹھا تھا کہ اتنے میں فاطمہ بنت اسد آگئیں جو امیر المؤمنین کی ماں تھیں انہوں نے دیوار کعبہ کو پکڑا اور کہا۔ ”اے رب میں تجھ پر اور جو تیری طرف سے رسولؐ اور کتابیں آئیں ہیں ان پر بھی ایمان رکھتی ہوں اور میں اپنے جدا براہیمؑ کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں جس نے تیرا یہ پاک گھر بنایا اس نبی کے صدقے جس نے یہ گھر بنایا اور اس مولود کے صدقے جو میرے بطن میں ہے اس کا ظہور مجھ پر آسان فرما“۔ یزید بن قعنب کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ دروازہ اپنی پشت سے کھل گیا اور فاطمہؑ اس میں داخل ہو گئیں اور ہماری آنکھوں

سے غائب ہو گئیں ہم نے چابی بردار کو بھیجا کہ وہ ہمارے لیے دروازہ کھولے پروہ نہ کھل سکا ہم جان گئے کہ یہ اللہ کے امر میں سے ایک امر ہے پھر وہ چوتھے دن کے بعد نکلیں اور ان کے ہاتھ میں امیر المؤمنین تھے پھر انہوں نے فرمایا۔ ”مجھے جو عورتوں پر برتری دی گئی ہے اس پر میں فخر کرتی ہوں کیونکہ آسیہ بنت مزاحم اپنی جگہ پر پوشیدہ تھیں اور اللہ سوائے مجبوری کی حالت میں ایسی عبادت پسند نہیں کرتا اور بے شک مریم بنت عمران کو کھجوریں اپنے ہاتھ سے توڑ کر کھانا پڑیں جبکہ وہ جنتی کھجوریں کھاتی تھیں پس میں بیت اللہ الحرام میں داخل ہوئی اور میں نے جنت کے پھل کھائے اور جب میں نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتف نے ندا دی اے فاطمہؑ اس کا نام علیؑ رکھنا پس یہ علیؑ ہے اور اللہ علی الاعلیٰ کہتا ہے کہ میں نے اس کا نام اپنے نام سے مشتق رکھا ہے اور اسے اپنے آداب سکھائے ہیں اور پوشیدہ علم اسے سکھایا یہ وہی ہے جو میرے گھر میں بتوں کو توڑے گا اور میرے گھر کی پشت پر آذان دے گا اور میری تقدیس اور بزرگی بیان کرے گا پس جو اس سے محبت اور اس کی اطاعت کرے گا اس کیلئے طوبیٰ ہے۔“ (معانی الاخبار ۶۲)

﴿۳﴾۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے بابا سے انہوں نے اپنے دادا سے ان پر اللہ کا

سلام ہو روایت کی ہے کہ رسول اللہ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا۔ ”مجھے اللہ کی قسم جس نے مجھے بشارت دینے والا بنا کر بھیجا۔ زمین پر کوئی بھی ہم سے زیادہ نہ اللہ کو محبوب ہے اور نہ ہی ہم سے زیادہ عزت والا ہے اور بے شک اللہ نے میرا نام اپنے نام سے مشتق رکھا وہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور علیؑ تیرا نام بھی اپنے نام سے مشتق رکھا پس وہ علی الاعلیٰ ہے اور تو علیؑ ہے اور اے حسنؑ تیرا نام بھی اپنے نام سے مشتق رکھا ہے پس وہ محسن ہے اور تو حسنؑ ہے اور اے حسینؑ تیرا نام بھی اپنے نام سے مشتق رکھا پس وہ ذوالاحسان ہے اور تو حسینؑ ہے اور اے فاطمہؑ تیرا نام بھی اپنے نام سے مشتق رکھا پس وہ فاطر ہے اور تو فاطمہؑ ہے۔“ پھر فرمایا۔ ”میرے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں میں اسکے لئے سلامتی والا ہوں جو ان کے لئے سلامتی والا ہے اور اس سے جنگ کرنے والا ہوں جو ان سے جنگ کرنے والا ہے اور اس سے محبت کرنے والا ہوں جو ان سے محبت کرنے والا ہے اور اس سے بغض رکھنے والا ہوں جو ان سے بغض رکھنے والا ہے اور میں ان میں سے ہوں۔“ (معانی الاخبار ۱۵۵)

﴿۳﴾۔ ابوذر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”میں اور علیؑ

ایک نور سے خلق ہوئے ہم نے عرش کے دائیں طرف اللہ کی تسبیح آدم کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے بیان کی۔ جب اللہ نے آدم کو خلق کیا تو ہمارا نور اس کے صلب میں رکھا اور اس نے جنت میں سکونت اختیار کی اور ہم اس کے صلب میں تھے اور جب ابراہیمؑ آگ میں پھینکے گئے تو ہم اس کے صلب میں تھے اور اللہ ہمیں اس طرح منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ ہم عبدالمطلبؑ تک پہنچ گئے اور ہمیں دونوروں میں تقسیم کر دیا مجھے عبد اللہ علیہ السلام کے صلب میں رکھ دیا اور علیؑ کو ابوطالبؑ کے صلب میں رکھا اور مجھ میں نبوت و برکت کو رکھا اور علیؑ میں فصاحت اور شجاعت کو رکھا اور ہمارے نام اپنے نام سے رکھے پس عرش کا مالک محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ (معانی الاخبار ۵۶)

۴۳۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علیؑ بن ابی طالبؑ سے فرمایا۔ ”جب اللہ نے آدم کو خلق کیا اور اس کے پتلے میں اپنی روح پھونکی اور اس کیلئے ملائکہ نے سجدہ کیا اسکو جنت میں ٹھہرایا اور اس کی زوجہ حواء کو بھی جو اُسی سے تھی۔ پس اس نے اپنی آنکھ اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا اس پر پانچ سطریں لکھی ہوئی تھیں آدم نے کہا: اے میرے رب یہ کون ہیں؟۔ اللہ نے اس سے کہا یہ وہ ہیں کہ جب

میری مخلوق ان کے ذریعے شفاعت مانگے گی تو میں ان کی شفاعت کروں گا۔ آدم نے کہا: اے میرے رب! ان کی تیرے نزدیک اتنی منزلت ہے ان کے نام کیا ہیں؟۔ اللہ نے فرمایا۔ میں محمود ہوں اور ان میں جو پہلا ہے وہ محمدؐ ہے۔ میں اعلیٰ ہوں اور ان میں جو دوسرا ہے وہ علیؑ ہے۔ میں فاطر ہوں اور ان میں جو تیسری ہے وہ فاطمہؑ ہے۔ میں محسن ہوں اور ان میں جو چوتھا ہے وہ حسنؑ ہے۔ میں ذوالاحسان ہوں اور ان میں جو پانچواں ہے وہ حسینؑ ہے یہ تمام اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(معانی الاخبار ۱۵)

﴿۵﴾۔ علیؑ کے القاب کے حروف آئمہ کے اسماء کے برابر ہیں یعنی ہر لقب کے بارہ (۱۲) حروف ہیں:-

علی وصی رسول اللہ، علی زوج البتول، علی قاضی الشریک، (علیؑ شرک کو دور کرنے والا) علی دامغ الافک (علیؑ بہتان دھونے والا) علی قالع الباب (علیؑ دروازہ اکھاڑنے والا) علی ردالا جزاب (علیؑ گروہ کو پلٹانے والا) علی عالم الامۃ (علیؑ امت کا عالم) علی ابو الائمہ (علیؑ اماموں کا باپ) علی خلیفۃ الرب (علیؑ رب کا خلیفہ) علی ذوالعجائب (علیؑ عجائب

والا) علی ذوالغرائب (علیٰ عجیب ناموں والا) علی خلیفۃ اللہ (علی اللہ کا
خلیفہ) حیدر ابو تراب، علی بن ابی طالب امیر المومنین۔

(المناقب ۱/۲۶۰)

العہد المؤمنیہ کا پختہ عہد:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا۔ ”رسول اللہ چلے گئے اور اپنی
امت میں اللہ کی کتاب اور اپنا وصی علی بن ابی طالب چھوڑ گئے اور امیر المومنین امام
المتقین اور اللہ کی جبل متین اور مضبوط کڑا جسے ٹوٹنا ممکن نہیں اور اپنا پختہ عہد
چھوڑ گئے۔ امام اللہ کی طرف سے دی گئی کتاب میں سے ہر واجب کی گئی اللہ کی
اطاعت کے متعلق اور امام کی اطاعت کے متعلق بتاتا ہے اور اپنے حق واجب کے
متعلق جس کو اللہ نے اپنے دین کی تکمیل اور اپنے امر کے اظہار اور اپنی حجت کے
احتجاج اور اپنے نور کی روشنی جو اس کے برگزیدہ لوگوں کے خزانوں میں ہے اس کے
متعلق بتاتا ہے۔“ (بصائر الدرجات ۴۱۳)

العدل: عدل:

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَالْمَلِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ”اللہ نے خود گواہی دی کہ بیشک اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور کل فرشتوں اور صاحبان علم نے جو عدل کے ساتھ قائم ہیں (یہی گواہی دی کہ) سوائے اس کے جو زبردست حکمت والا ہے کوئی معبود نہیں“۔ (آل عمران ۱۸) فرمایا۔ ”اللہ نے گواہی دی کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے مگر وہ تو اللہ نے یہ گواہی اپنی عظمت و بزرگی کے لیے دی اور اللہ کا یہ کہنا (وَالْمَلِكَةُ) پس اس سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور انہوں نے سچ بولا اور گواہی دی جس طرح گواہی دی اس کی عظمت و بزرگی کیلئے اور اللہ کا یہ کہنا (أُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ) پس علم والوں سے مراد انبیاء و اوصیاء ہیں وہ عدل سے قیام کرنے والے ہیں اور (قِسْطِ) سے مراد ظاہر میں عدل ہے اور باطن میں عدل علیٰ امیر المومنین ہیں“۔

العالم بالتوراة والانجيل: تورات وانجيل کا عالم:

امیر المومنین نے فرمایا۔ ”مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھودو اس اللہ کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ہر ذی روح کو پیدا کیا میں اہل تورات سے زیادہ تورات کا عالم ہوں اور میں اہل انجیل سے زیادہ انجیل کا عالم ہوں اور میں اہل قرآن سے زیادہ قرآن کا عالم ہوں۔ (تفسیر فرات ۶۸)

عقد الایمان: ایمان کی گرہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ایمان کی گرہ ہوں۔“

عقاب الکفور: کافروں کی سزا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کافروں کی سزا ہوں۔“

عصبة الوری: کائنات کی عصمت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کائنات کی عصمت ہوں۔“

العہد المبعود: وعدہ کرنے والے کا وعدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں وعدہ کرنے والے کا وعدہ ہوں۔“

عصام العصبۃ: عصمت کی عصمت:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں عصمت کی عصمت ہوں“

علم الاعلام: عالموں کا عالم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عالموں کا علم ہوں“۔

عبدالواہب: توبہ قبول کرنے والے کا بندہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں توبہ قبول کرنے والے کا بندہ ہوں“۔

عصام الشواہد: شواہد کی عصمت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں شواہد کی عصمت ہوں“۔

عامل العمل: عمل کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عمل کے کرنے والا ہوں“۔

عطارد التفضیل: سب سے افضل عطارد:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں فضیلت کا عطارد ہوں“۔

عیون المیزان: میزان کی آنکھیں:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں میزان کی آنکھیں ہوں“۔

علانیۃ المعبود: معبود کا ظاہر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں معبود کا ظاہر ہوں“۔

عقود المکر مین: عزت دار لوگوں کی گرہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عزت دار لوگوں کی گرہ ہوں“۔

عماد الرکن: رکن کا ستون:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں رکن کا ستون ہوں“۔

عذوبۃ الانہار: نہروں کی مٹھاس:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نہروں کی مٹھاس ہوں“۔

علامة الطلاق: طلاق کی علامت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں طلاق کی علامت ہوں“۔

عذوبۃ القطر: بارش کی مٹھاس:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بارش کی مٹھاس ہوں“۔

عمود الاسلام: اسلام کا ستون:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اسلام کا ستون ہوں۔“

عیسیٰ الزمان: زمانے کا عیسیٰ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں زمانے کا عیسیٰ ہوں۔“

عروۃ اللہ: اللہ کا کڑا:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں اللہ کا مضبوط کڑا ہوں

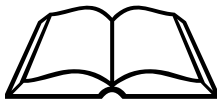
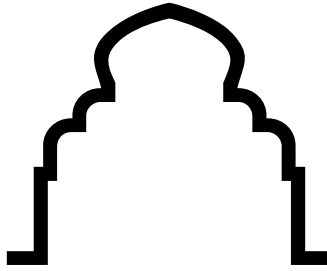
جسے ٹوٹنا ناممکن ہے اور بے شک اللہ بخشنے والا جاننے والا ہے۔“

عون المؤمنین: مومنوں کا مددگار:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں مومنوں کا مددگار ہوں

اور اللہ کے ہاں ان کا شفاعت کرنے والا ہے۔“

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿غ﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

غفران الشریطین: شرطوں کو بخشنے والا:

آپؐ نے اپنے دوسرے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آیت جبار ہوں میں رازوں کی حقیقت ہوں میں آسمانوں کی دلیل ہوں میں تسبیح کرنے والوں کا غمخوار ہوں میں جبرائیل کا دوست ہوں میں میکائیل کا صفی ہوں میں بارشوں کا راہبر ہوں میں بجلی کو چلانے والا ہوں میں وعدے کا گواہ ہوں میں الواح کی حفاظت کرنے والا ہوں میں دیجور کا قطب ہوں میں کرامت کی منزل ہوں میں امامت کی اصل ہوں میں دلیلوں کی دلیل ہوں میں خیر الامم ہوں میں ہمتوں والے کا فضل ہوں میں دروازوں کا دروازہ ہوں میں مسبب الاسباب ہوں میں حساب کا میزان ہوں میں ذات کی خبریں دینے والا ہوں میں دین کا پہلا ہوں میں یقین میں آخری ہوں میں

کفار پر پوشید ہوں میں رازوں میں ظاہر ہوں میں چمکدار بجلی ہوں میں ابھری ہوئی
چھت ہوں میں حساب قبول کرنے والا ہوں میں مسدود الخلاق ہوں میں حقیقتوں کو
کھولنے والا ہوں میں امید بڑھانے والا ہوں میں عوامل بنانے والا ہوں میں پہلا
اور آخری ہوں میں ظاہر و باطن ہوں میں سرطان کا چاند ہوں میں زہرہ کا چاند ہوں
میں ستاروں کا مشتری ہوں میں ستاروں کا زحل ہوں میں شرطوں کا بخشنے والا ہوں
میں بھرا ہوا میزان ہوں میں فضیلت کا عطا رد ہوں میں قرآن کا مرتخ ہوں
میں میزان کی آنکھیں ہوں میں مشرقین کی حفاظت کرنے والا ہوں میں آیات کو جمع
کرنے والا ہوں میں پوشیدہ چیزوں کا راز ہوں میں چاند اور سورج کا امیر ہوں میں
نہروں کو پھوٹ دیتا ہوں میں پھلوں کو میٹھا بناتا ہوں میں فرات کو بہانے والا ہوں
میں بادشاہ کی ہدایت ہوں میں نہروں کی مٹھاس ہوں میں لذیز پھل ہوں میں کشتی
کی نجات ہوں میں بادشاہ کی مدد کرنے والا ہوں میں صحائف کو کھول کر بیان کرنے
والا ہوں۔ میں شکور کا ذخیرہ ہوں میں زبور کا فصیح ہوں میں انجیل کا مفسر ہوں میں ام
لکتاب ہوں میں فصل الخطاب ہوں میں حمد کا راستہ ہوں میں بزرگی کی بنیاد ہوں
میں سورہ بقرہ کی فصول ہوں میں آل عمران کا برگزیدہ ہوں میں عالموں کا علم ہوں

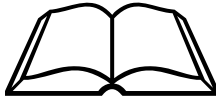
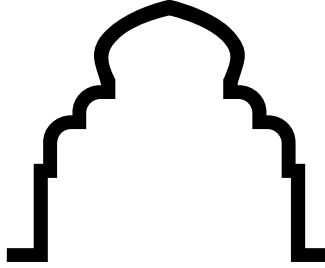
میں اہل کساء کا پانچواں ہوں میں عورتوں کو بیان کرنے والا ہوں میں تجلیوں والا ہوں میں اعراف کا مرد ہوں میں سورۃ انفال والا ہوں میں شرمندہ کی توبہ ہوں میں صاد اور میم ہوں میں ابراہیم کا راز ہوں۔ (الزاحم الناصب ۲/۲۱۶)

الغاشیة:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں الغاشیہ ہوں۔“

غیاث الملك: بادشاہ کی مدد:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بادشاہ کی مدد ہوں۔“



امیر المومنین کے ﴿ف﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

الفتی: بہادر نو جوان:

امام صادق علیہ السلام جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے بابا سے انہوں نے اپنے دادا

سے اللہ کا ان پر سلام ہو روایت کی ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ کے پاس آیا آپؐ

اس کے پاس خوبصورت چادر پہن کر آئے اس نے کہا۔ اے محمدؐ آپ میرے پاس

ایسے آئے ہیں جیسے جوان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”ہاں اے اعرابی! میں نو جوان کا

بیٹا نو جوان کا بھائی ہوں اور نو جوان ہوں۔“ اس نے کہا اے محمدؐ آپ نو جوان ہیں

لیکن آپؐ نو جوان کے بیٹے اور نو جوان کے بھائی کیسے ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”کیا

تو نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ

إِبْرَاهِيمُ﴾“ (کچھ) لوگ بولے: ہم نے ایک نو جوان کا سنا ہے جو ان کا ذکر

(انکار و تنقید سے) کرتا ہے اسے ابراہیم کہا جاتا ہے۔ (انبیاء ۶۰) میں ابراہیم کا بیٹا ہوں اور نو جوان کا بھائی ایسے کہ ندادینے والے نے احد کے دن آسمان سے ندادی تھی ذوالفقار کے علاوہ تلوار کوئی نہیں اور علیؑ کے علاوہ نو جوان کوئی نہیں پس علیؑ میرا بھائی ہے اور میں اس کا بھائی ہوں۔ (معانی الاخبار ۱۱۹)

فاروق الامۃ: امت کا فاروق:

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ عنقریب فتنہ اٹھے گا اگر تم میں سے کوئی اسے پالے تو دو چیزوں سے تمسک رکھے اللہ کی کتاب اور علیؑ بن ابی طالبؑ۔ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ علیؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے۔ ”یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا اور یہ اس امت کا فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے اور یہ مومن کا سردار اور مال کا سردار ہے اور یہ صدیق اکبر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے جس کے ذریعے آیا جاتا ہے اور یہ میرے بعد خلیفہ ہے۔“

(امالی الطوسی ۴۰۱)

فیروز: فیروز:

نبیؐ سے روایت ہے کہ انہوں نے علیؑ کے (۱۷) سترہ نام لیے ابن عباس نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ ہمیں ان کی خبر دیجئے۔ فرمایا۔ ”اس کا عربوں کے ہاں نام علیؑ ہے اور ماں کے نزدیک حیدر ہے اور تورات میں ایلیاء، انجیل میں بریاء، زبور میں قریا ہے روم کے ہاں پطرس ہے اور فارسیوں کے ہاں فیروز ہے اور عجم کے نزدیک شمس اور دیلم کے نزدیک فریقیا اور کرور کے نزدیک شیعیا اور زنج کے نزدیک حمیم اور حبشیوں کے نزدیک بشیر اور ترک کے نزدیک حمیرا اور ارمن کے نزدیک کرکر اور مومنین کے نزدیک سحاب (بادل) ہے اور کافروں کے نزدیک سرخ موت اور مسلمان کے نزدیک وعدہ اور منافقین کے نزدیک وعید اور میرے نزدیک طاہر مطہر۔ اور وہ اللہ کا پہلو اللہ کا نفس اور اللہ کا دایاں ہے اللہ فرماتا ہے ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ط﴾ ”اور اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے“۔ اور فرمایا ﴿بَلْ يَدُهُ مَبْسُوطَتَانِ﴾ ﴿﴾ ”بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں“۔

(مائدہ ۶۴) (آل عمران ۳۰)۔ (مناقب ابن شاذان ۱۷۵)

الفرع الکریم: کریم شاخ:

آپؐ کی زیارت میں ہے۔ ”اصل قدیم اور کریم شاخ پر سلام ہو“۔

(بحار الانوار ۳۰۵/۹۸)

فخر الوری: کائنات کا فخر:

امام علیؑ بن ابی طالبؑ ایک دن اپنی زوجہ سیدہ فاطمہؑ کے ساتھ حجرے میں کھجوریں کھا رہے تھے کہ ان میں بحث چھڑ گئی علیؑ نے کہا۔ ”اے فاطمہؑ نبیؐ تم سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں“ تو آپؑ نے کہا کہ یہ کتنا عجیب ہے کہ مجھ سے زیادہ آپؑ سے محبت کرتے ہیں حالانکہ میں ان کی دل کا چین ان کے اعضاء میں سے عضو ان کی شاخوں میں سے شاخ اور میرے علاوہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے۔“ علیؑ نے کہا۔ ”اے فاطمہؑ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتیں تو چلو تمہارے بابا کے پاس چلتے ہیں۔“ فرمایا پھر ہم رسول اللہؐ کے پاس آ گئے تو فاطمہؑ آگے بڑھیں اور کہا یا رسول اللہؐ ہم دونوں میں سے آپؐ کو پیارا کون ہے میں یا علیؑ۔ فرمایا۔ ”تو مجھے زیادہ محبوب ہے اور علیؑ تجھ سے زیادہ عزیز ہے۔“ اس وقت ہمارے مولا علیؑ نے فرمایا۔ ”میں تمہیں نہیں کہتا تھا کہ میں فاطمہؑ صاحب طہارت کا بیٹا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”کیا میں نہیں کہتی تھی کہ میں خدیجہ الکبریٰ علیہ السلام کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے فرمایا۔ ”میں کائنات کا فخر ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں اس کی بیٹی ہوں جو قریب ہوا اور قریب ہوا کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی قریب۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں پاکدامن کا بیٹا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں نیک اور مومنہ عورتوں کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔

جبرائیل میرا خادم ہے۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”ملائکہ میری یکے بعد دیگرے خدمت کرتے ہیں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں پاکیزہ جگہ پر پیدا ہوا۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میری شادی آسمان پر بلند بالا کے ہاں ہوئی۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں مومنین میں سے صالح کا بیٹا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا میں خاتم النبیینؐ کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں تنزیل پر لڑنے والا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں تاویل والی ہوں۔“ علیؑ نے فرمایا۔ ”میں وہ درخت ہوں جو طور سینا سے نکلتا ہے۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں وہ شجر ہوں جس سے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں مثنیٰ ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں نبی کریمؐ کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں خبر عظیم ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں بنت صادق و امین ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں جبل متین ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں تمام مخلوق سے بہتر باپ کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں جنگوں کا شیر ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جس کے ذریعے اللہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں انگوٹھی صدقہ کرنے والا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں عالم کے سردار کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا میں بنی ہاشم کا سردار ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں محمد مصطفیٰؐ کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں برگزیدہ امام ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں نبیوں کے سردار کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں سید الوصیین ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں نبی عربی کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں میدان جنگ کا شجاع ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں محمدؐ کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں قسیم الجنة والا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں نبیوں کے بادشاہ کی بیٹی ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں رحمن کا برگزیدہ ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں عورتوں میں سے برگزیدہ ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں اصحابِ رقیم سے بولنے والا ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں اس کی بیٹی ہوں جسے رحمت

اللہ العالین بنا کر بھیجا گیا۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جسے نفس محمدؐ کہا گیا۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جسے محمدؐ کی نساء میں شمار کیا گیا۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جس نے اپنے شیعوں کو قرآن سکھایا۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں علم کا وہ سمندر ہوں جس سے وہ فیض یاب ہوتے ہیں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جس کا نام اللہ نے اپنے نام سے رکھا ہے وہ اعلیٰ ہے اور میں علیؑ۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جس کا نام اللہ نے اپنے نام سے رکھا ہے وہ فاطر ہے اور میں فاطمہؑ ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں کہ میرے ذریعے آدم کی توبہ قبول ہوئی۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں وہ ہوں جس کی وجہ سے توبہ قبول ہوئی۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میری مثال کشتی نوح جیسی ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں تمہارے دعویٰ میں شریک ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں طور ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں کتاب مسطور ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں صحیفہ منشور ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں بیت معمور ہوں۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں انبیاء کا علم ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں پہلے اور بعد والے رسولوں کے سردار کی بیٹی ہوں۔“ اس وقت رسول اللہؐ نے کہا۔ ”فاطمہ علیہ السلام علیؑ سے نہ بحث کرو وہ دلیلوں والا ہے۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں اس کی بیٹی ہوں جس پر قرآن نازل ہوا۔“ علیؑ نے کہا۔ ”میں صحیفہ ہوں۔“ فاطمہؑ نے کہا۔ ”میں فاطمہ الزہراءؑ ہوں۔“ اس وقت نبیؐ نے فرمایا۔ ”اے فاطمہؑ اٹھو اور علیؑ کا سر چومو یہ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل کے ساتھ چار ہزار ملائکہ کی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔“ پھر فاطمہؑ کھڑی ہوئیں اور آپؐ نے امام علیؑ بن ابی طالبؑ کا ماتھا چوما اور کہا۔ ”اے ابوالحسنؑ رسولؐ کے واسطے سے میں اللہ سے آپؐ سے اور آپؐ کے چچا زاد سے معذرت کرتی ہوں۔“ (فضائل ابن شاذان ۸۰)

فضل ذی الہم: ہمتوں والے کا فضل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ہمتوں والے کا فضل ہوں۔“

فصل الخطاب: مقدس زبان:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مقدس زبان ہوں۔“

فصول البقرة: سورہ بقرہ کی فصول:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سورہ بقرہ کی فصول ہوں۔“

فخار الاخیر: سب سے بڑا فخر کرنے والا:

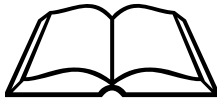
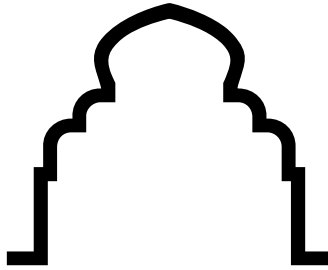
آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سب سے بڑا فخر کرنے والا ہوں۔“

فارس الفوارس: سب سے بڑا شہسوار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سب سے بڑا شہسوار ہوں۔“

الفرقان:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں فرقان ہوں۔“



امیر المومنین کے ﴿ق﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء والقباب

القرآن العظیم: قرآن عظیم:

حسان عامری سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول

کے بارے میں پوچھا ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِ وَالْقُرْآنَ

الْعَظِيمَ﴾ ”اور یقیناً ہم نے تمہیں سبع مثنیٰ اور قرآن عظیم دیا“۔ (حجر ۸۷)

فرمایا۔ ”ایسے نہیں ہے اس کی تزیل یہ ہے (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مَثَانِ) وہ

ہم ہیں (یعنی بارہ امام) اور (الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ) علی بن ابی طالب ہیں۔

(البرہان ۲/۳۵۳)

قائد الغر المحجلین: روشن پیشانی والوں کے قائد:

جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے بابا سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جب میں شب معراج آسمانوں پر گیا اور سدرۃ المنتہی پر رک گیا تو مجھے ندا دی گئی۔ ”اے محمد! میں علیؑ کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں بے شک وہ سید المسلمین، امام المتقین اور قیامت کے دن روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔“ (امالی الطوسی ۱/۱۹۶)

القمر: قمر:

۱۔ حسن بن سعید نے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا﴾ ”سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی قسم۔“ (شمس ۱) کہا۔ ”وہ رسول اللہ ہیں ﴿وَالْقَمَرَ إِذَا تَلَّهَا﴾“ اور چاند کی قسم جب وہ اس کے پیچھے آئے۔“ (شمس ۲) کہا۔ ”وہ علی بن ابی طالب ہیں“ ﴿وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا﴾ ”اور دن کی قسم جب وہ (اللہ) اسے روشن کر دے۔“ (شمس ۳) کہا۔ ”وہ حسن و حسین ہیں“ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا﴾ ”اور رات کی قسم جب وہ اسے ڈھانپ لے۔“ (شمس ۴) کہا۔ ”وہ بنو امیہ ہیں۔“

(تفسیر فرات ۲۱۲)

۲۔ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فجر کی نماز پڑھی جب نماز

سے فارغ ہوئے تو کریم اللہ کے بعد ہماری طرف بڑھے اور فرمایا۔ ”اے لوگوں جو سورج کو کھودے وہ قمر سے منسلک ہو جائے جو قمر کو کھودے وہ کلی سے منسلک ہو جائے اور جو کلی کو کھودے وہ دو کونپلوں سے منسلک ہو جائے۔“ پھر فرمایا۔ ”میں شمس ہوں علیٰ قمر ہیں فاطمہؑ زہراؑ کلی ہیں اور کونپلیں حسنؑ حسینؑ ہیں اور یہ اللہ کی کتاب سے علیحدہ نہیں ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں۔“

(معانی الاخبار ۱۱۴)

قاتل الفجرة: فاجروں کا قاتل:

نبیؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ نیکوں کا امام اور فاجروں کا قاتل ہے۔ میں اس کا مددگار ہوں جو اس کا مددگار ہے اور جس نے اس کو چھوڑا میں اس کو چھوڑوں گا۔“

(کنز العمال)

قائد الاتقیاء: متقیوں کا قائد:

ابو الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے بابا سے انہوں نے اپنے بابا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”جو چاہتا ہے کہ

نجات کی کشتی پر سوار ہو جائے اور مضبوط کڑے سے منسلک ہو جائے اور اللہ کی جبل متین کو پکڑے پس وہ میرے بعد علیؑ سے محبت رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور اس کی اولاد میں سے آئمہؑ سے محبت رکھے۔ بے شک وہ میرے خلفاء و اوصیاء ہیں اور میرے بعد مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں اور میری امت کے سردار ہیں اور متقیوں کے جنت کیلئے قائد ہیں ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے اور اللہ محمدؐ اور ان کی آل پر درود بھیجے۔ (عیون اخبار الرضا ۱/۲۹۲)

القاسم بالسوية: برابر تقسیم والا:

معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ لوگ تجھ سے نبوت کے بارے میں جھگڑتے میرے بعد نبوت نہیں ہے اور لوگ تجھ سے سات (۷) چیزوں میں مغلوب رہیں گے اور قریش میں سے کوئی اس کے بارے میں دلیل نہیں مانگے گا۔ تم ان میں سے اللہ پر ایمان لانے والے پہلے ہو اور اللہ کے وعدہ کو پورا کرنے والے ہو اور ان میں سے اللہ کے حکم پر قیام کرنے والے ہو۔ اور ان کو برابر تقسیم کرنے والے ہو اور رعیت میں عدل کرنے والا ہے اور قضاوت میں ان میں سب

سے زیادہ بصارت والے ہو اور قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان سب سے بڑے ہو۔ (مناقب الخوارزمی ۶۱)

القلم: قلم:

محمد بن فضیل نے ابوالحسنؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ﴾ ”نون اور قلم کی قسم اور اُس کی قسم جو لکھتے ہیں۔ (القلم ۱) فرمایا۔ ”(ن) رسول اللہ ہیں اور (القلم) امیر المؤمنین ہیں۔“

(تاویل الآیات ۲/۴۱۰)

القول المختلف: مختلف قول:

یعنی نبی کا علیؑ کی ولایت کے بارے میں قول جو اللہ نے ان پر وحی کیا ﴿يُؤْفِكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ﴾ ”اِس سے وہی پھرتا ہے جسے پھیر دیا گیا۔“ (الذاریات ۹) یعنی جس نے اللہ کے امر کی مخالفت کی اللہ اس کو آگ میں ڈال دے گا۔“

(المناقب ۳/۹۶)

قرن من حدید: لوہے کی قرن:

ابوحزہ ثمالی نے ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا۔ ”بے شک اللہ اپنی وحدانیت میں یکتا تھا اس نے کلمہ سے نور کو خلق کیا پھر اس نے اس نور سے محمد کو خلق کیا اور مجھے اور میری ذریت کو خلق کیا۔ پھر اس نے کلمہ سے روح کو خلق کیا پھر اس روح کو اس نور میں ٹھہرایا اور اس کو ہمارے بدنوں میں ٹھہرایا۔ ہم اللہ کی روح اور اس کے کلمات ہیں۔ ہم سبز سائے میں رہے یہاں تک کہ نہ شمس تھا نہ قمر نہ رات تھی اور نہ دن اور نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ اور ہم اس کی عبادت بھی کرتے تھے اور اس کی تقدیس بھی کرتے تھے اور اس کی تسبیح بھی کرتے تھے اور یہ خلق کے خلق ہونے سے پہلے کی بات تھی اس نے ہمارے لئے انبیاء سے ایمان اور نصرت کا وعدہ لیا اور اس کا کہنا ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط﴾ اور (وہ وقت یاد کرو) جبکہ اللہ نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں جو کچھ تمہیں کتاب اور حکمت سے دوں، پھر (سب کے بعد) ایک رسول آئے جو تمہارے پاس والی چیزوں کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا۔“ (آل عمران ۸۱) یعنی محمدؐ پر ایمان لانا ہوگا اور اس کے وصی کی مدد بھی کرنا ہوگی اور عنقریب وہ سب اس کی مدد بھی کریں گے اور بے شک اللہ نے محمدؐ کے ميثاق کے ساتھ میری نصرت کا وعدہ بھی لیا ہم میں سے

بعض کے لئے۔ میں نے محمدؐ کے ساتھ جہاد کیا اور ان کے دشمنوں کو قتل کیا اور میں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ نصرت پورا کر دیا لیکن اللہ کے انبیاء اور رسولوں نے اب تک میری مدد نہیں کی اور یہ اس لئے کہ اللہ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا اور وہ میری مدد کریں گے اور مشرق و مغرب میرے ہوں گے اور اللہ ان کو آدمؑ سے محمدؐ تک زندہ کر کے مبعوث کرے گا۔ تمام انبیاء میرے ساتھ مر دوں اور زندوں سے جنگ کریں گے اور کتنا تعجب ہے! میں کیسے تعجب نہ کروں کہ اللہ ان کو مر دہ سے زندہ کرے گا اور وہ تلبیہ سے آواز دیں گے 'میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں' اللہ کی طرف بلانے والے، ان کی تلواریں گردنیں کاٹنے میں مشہور ہوں گی ان کی قوموں کے کافروں کی، سرکشوں کی اور پہلے اور بعد والے ظالموں کی یہاں تک کہ اللہ اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ﴾ ”اللہ نے ایسے لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ ضرور انہی کو زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو (حق) حکومت بخشا تھا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لئے ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے مضبوط و مستحکم فرما دے گا اور وہ ضرور ان کے پچھلے

خوف کو ان کے لئے امن و حفاظت کی حالت سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، (النور ۵۵)۔ (یعنی) وہ میری عبادت ایمان کی حالت میں کریں گے میرے بندوں سے نہیں ڈریں گے ان کے ہاں تقیہ نہیں ہوگا اور یہ پلٹنے کے بعد پلٹنا ہوگا اور رجعت کے بعد رجعت ہوگی۔ پس میں پلٹ پلٹ کر آنے والا ہوں اور میں تلواروں، جنگلوں، سلطنتوں اور عجائبات والا ہوں۔ میں قرنِ حدید ہوں میں اللہ کا بندہ، رسول اللہ کا بھائی، اللہ کا امین اور اس کے رازوں کا خزانہ دار ہوں اور اس کا حجاب اور اس کا چہرہ اور اس کی صراط اور اس کا میزان ہوں۔ میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس کے ذریعے متفرق لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور جمع متفرق ہو جاتے ہیں۔ میں اللہ کے اسماءِ حسنیٰ ہوں اور اس کی مثَلِ اعلیٰ ہوں اور اس کی آیاتِ کبریٰ ہوں اور میں دوزخ اور جنت کا مالک ہوں۔ میں جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں ٹھہراؤں گا اور جنتیوں کی شادی کراؤں گا۔ دوزخیوں کو عذابِ دلاؤں گا اور میں اعراف پر موزن ہوں گا۔ میں بارز الشمس اور دابة العرض ہوں۔ میں دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں اور میں جنتیوں کا خزانہ دار ہوں اور صاحبِ اعراف، امیر المومنین، متقیوں کا سردار، اولیٰ کی نشانی اور بولنے والوں کی زبان اور خاتم الوصیین، انبیاء کا وارث، رب العالمین کا خلیفہ، رب کا سیدھا راستہ اور اہل آسمان وزمین پر اس کی حجت اور جو کچھ اس کے درمیان ہے ان کے لئے حجت اور اس کے ساتھ میں تمھاری خلقت کی ابتداء پر اللہ کا محتاج

ہوں۔ میں یوم الدین کا گواہ ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس علم منایا، علم بلایا، علم قضا یا فصل الخطاب اور علم الانساب ہے۔ میں صاحب عصاء و میسم ہوں اور میں وہ ہوں جس کے لئے بادل، بجلی، گرج، تاریکی، روشنی، ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے، سورج اور چاند کو مسخر کر دیا گیا اور میں ہی ہوں جس نے عاد و ثمود اور اصحاب الرس کو ہلاک کیا۔ میں مدین والا ہوں اور فرعون کو ہلاک کرنے والا موسیٰ کو نجات دینے والا ہوں۔ میں قرن حدید ہوں۔ میں اس امت کا فاروق اور ہدایت دینے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے دائرہ کار میں تمام علم رکھ دیا گیا۔ اے لوگوں مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھودو۔ اے اللہ میں تجھے ان پر گواہ بناتا ہوں اور میری کوئی قوت اور جرات نہیں ہے مگر اللہ بلند و عظمت والے کے ساتھ الحمد للہ متبعین امرہ۔ (مختصر البصائر الدرجات ۷۳)

قمر السرطان: سرطان کا قمر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سرطان کا قمر ہوں۔“

قسم آلم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آلم کی قسم ہوں۔“

قاتل الجن: جنوں کا قاتل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جنوں کا قاتل ہوں“۔

قسیم الجنان: جنت کو تقسیم کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جنتوں کو تقسیم کرنے والا ہوں“۔

قالع الباب: دروازے اکھاڑنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دروازہ اکھاڑنے والا ہوں“۔

قاتل من بغی: باغیوں کا قاتل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں باغیوں کا قاتل ہوں“۔

قرن الاقران: زمانوں کا زمانہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں زمانوں کا زمانہ ہوں“۔

قائد الاملاک: بادشاہوں کا رہبر:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں بادشاہوں کا رہبر ہوں“۔

قطب الاقطاب: قطبوں کا قطب:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قطبوں کا قطب ہوں۔“

قدرة الله: اللہ کی قدرت:

محمد بن صدقہ سے روایت ہے کہ ابوذر غفاری نے سلمان فارسی سے پوچھا کہ تمہیں نورانی اعتبار سے امیر المومنین کی معرفت کا علم ہے؟۔ انہوں نے کہا اے عبداللہ تو میرے ساتھ چل کہ ہم ان سے اس بارے میں پوچھ لیں۔ کہا کہ ہم آگئے لیکن ہم نے انہیں نہ پایا ہم نے ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ (امیر المومنین) آگئے آپؐ نے فرمایا۔ ”تم دونوں کیسے آئے ہو؟“۔ ہم نے کہا اے امیر المومنین ہم آپؐ کے پاس آئے ہیں تاکہ ہم آپکی معرفت نورانیہ کے بارے میں پوچھیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ”تم دونوں کو خوش آمدید! تم دونوں کے پاس میری محبت ہے اور تم دونوں مقصر نہیں ہو۔ میری عمر کی قسم! یہ (معرفت نورانیہ) ہر مومن اور ہر مومنہ پر واجب ہے۔“

پھر فرمایا۔ اے سلمان! اور اے جناب!۔ انہوں نے کہا امیر المومنین فرمائیے۔

آپؐ نے فرمایا۔ کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ میری نورانیت کیساتھ معرفت نہ حاصل کر لے۔ جب وہ میری نورانی معرفت سے عرفان حاصل کر لے تو وہ ایسا مومن ہے جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا اور اس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول دیا۔ ایسا مومن اپنے دین کی بصیرت رکھنے والا عارف ہے اور جو اس معاملہ معرفت نورانیہ سے قاصر رہا وہ شک و شبہ میں رہنے والا ہے۔

اے سلمان! اور اے جناب! وہ دونوں کہنے لگے حاضر ہیں امیر المومنین۔ آپؐ نے فرمایا میری نورانیت کیساتھ معرفت اللہ کی معرفت ہے اور اللہ کی معرفت میری معرفت ہے اور وہ خالص دین کا خلاصہ ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ﴿وَمَا أَمْرٌ إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ ”حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، حق کی طرف یک سوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے“۔ (البینۃ ۵) وہ کہتا ہے کہ انہیں حکم دیا گیا محمدؐ کی نبوت کا

اور یہی دین محمدیؐ ہے اور اس کا یہ کہنا (يُقِيمُوا الصَّلَاةَ) ”صلوٰۃ قائم کریں“ پس جس نے میری ولایت قائم کی اس نے صلوٰۃ قائم کردی اور میری ولایت قائم کرنا دشوار تر ہے اس کو برداشت نہیں کر سکتا مگر نبی مرسل، ملک مقرب یا وہ مومن جس کے دل کا ایمان کے ساتھ اللہ نے امتحان لے لیا ہو۔

سلمان نے کہا۔ اے امیر المومنین مومن کون ہے اور اس کی انتہاء کیا ہے اور اس کی توحید کیا ہے کہ میں جان لوں؟۔ فرمایا اے ابو عبد اللہ۔ میں نے کہا لیک اللہ کے رسولؐ کے بھائی۔ فرمایا امتحان شدہ مومن وہ ہے جو ہماری باتوں میں سے کوئی بھی رد نہ کرے چاہے اُس کی سمجھ میں نہ آتی ہو یہاں تک کہ اللہ اُس کے سینے کو کھول دے تاکہ وہ قبول کرنے کی اہلیت کو پالے اور وہ کسی حال میں شک و شبہ کا شکار نہ ہو۔

اے ابو ذر! جان لو میں اللہ کا بندہ اور اسکے بندوں پر اس کا خلیفہ ہوں تم ہمیں رب نہ بناؤ اور پھر ہماری فضیلت میں جو کہتے ہو کہو تم اس تک نہیں پہنچ سکو گے جو ہم ہیں اور نہ اس کی انتہا ہے جب ہم کو اس طرح پہچان لو گے تو تم مومن ہو۔

سلمان نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کے بھائی جس نے نماز قائم کی اس نے آپؐ کی ولایت قائم کی؟۔ فرمایا ہاں سلمان اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں یہ قول ہے

﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾۔ ”اور صبر اور نماز سے مدد مانگو، اور بیشک وہ (صلاة) دشوار تر ہے مگر خاشعین کے لئے نہیں“۔ (بقرہ ۴۵) پس صبر رسول اللہ ہیں اور صلوٰۃ میری ولایت قائم کرنا ہے اور اللہ نے فرمایا ﴿وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ﴾۔ ”وہ (صلاة) دشوار تر ہے“۔ (ولم يقل: وإنهما الكبيرة لأن الولاية كبيرة) اور یہ نہیں فرمایا کہ یہ دونوں دشوار تر ہیں کیوں کہ ولایت بڑی ہے اور اس کو صرف خشوع کرنے والے ہی اٹھا سکتے ہیں اور خشوع کرنے والے صرف بصیرت والے شیعہ ہیں کیوں کہ مختلف گروہ مرجیہ، قدریہ، خوارج، ناصبی اور دوسرے محمدؐ کا اتفاق سے اقرار کرتے ہیں لیکن میری ولایت میں اختلاف کرتے ہیں وہ اس کے منکر ہیں اور وہ لوگ جن کو اللہ نے قرآن میں یہ وصف دیا ہے ﴿وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾۔ ”اور بیشک وہ (صلاة) دشوار تر ہے مگر خاشعین کے لئے نہیں“۔ اور اللہ نے محمدؐ کی نبوت اور میری ولایت کے بارے میں اپنی کتاب میں دوسری جگہ پر فرمایا ہے ﴿وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ﴾۔ ”اور کتنے کنویں بے کار اور کتنے مضبوط محل اجڑے پڑے ہیں“۔ (حج ۴۵) پس محل محمدؐ ہیں اور کنواں میری ولایت ہے انہوں نے اس کو معطل کر دیا اور میری ولایت کے انکار کے بعد انہیں محمدؐ کی نبوت کا اقرار کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔

اے سلمان! اے جناب! دونوں نے کہا لبیک یا امیر المومنین آپؐ پر اللہ کا سلام

ہو۔ فرمایا میں اور محمدؐ اللہ کے نور سے ایک ہی نور تھے پھر اللہ نے اس نور کو حکم دیا کہ وہ بٹ جائے آدھے سے کہا تو محمدؐ بن جا اور آدھے سے کہا کہ علیؑ بن جا اس لئے رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اسی لئے رسول اللہؐ نے کہا کہ میرا حق صرف علیؑ ہی ادا کر سکتا ہے اور جب ابو بکر سورہ برات لیکر مکہ کی طرف بڑھا تو جبرائیل نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ! اللہ آپؐ کو حکم دیتا ہے کہ اسے یا آپؐ پہنچائیں یا وہ جو آپؐ سے ہو پس میں نے اسے راستے میں لیا اور اُسے واپس بھیج دیا پس اُس نے اس میں شک کیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ قرآن میں نازل ہوا ہے۔ فرمایا نہیں لیکن اس کو میں پہنچا سکتا ہوں یا علیؑ۔

اے سلمان و جندب! دونوں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کے بھائی ہم حاضر ہیں۔ فرمایا جو رسول اللہؐ کے صحیفہ کو ادا کرنے کے لئے درست نہیں وہ امامت کے لیے کیسے درست ہو سکتا ہے؟۔ اے سلمان و جندب! پس میں اور رسول اللہؐ ایک ہی نور سے تھے رسول اللہؐ محمد مصطفیٰ بن گئے اور میں ان کا وصی مرتضیٰ بن گیا اور محمدؐ ناطق بن گئے اور میں صامت بن گیا۔ اے سلمان! محمدؐ زید بن گئے اور میں ہادی بن گیا اور اللہ کا یہ قول ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ”آپؐ تو فقط ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے“۔ (رعد ۷) پس رسول اللہؐ ڈرانے والے ہیں اور میں ہادی ہوں۔ پھر فرمایا ﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝۸﴾ ”اللہ علم

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ ۝ سِسَوَاءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ لَهُ مُعَقَّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِّنْ أَمْرِ اللَّهِ ۝ ” اللہ جانتا ہے جو کچھ ہر مادہ اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے اور رحم جس قدر سکڑتے اور جس قدر بڑھتے ہیں، اور ہر چیز اس کے ہاں مقرر حد کے ساتھ ہے۔ وہ ہر نہاں اور عیاں کو جاننے والا ہے سب سے برتر (اور) اعلیٰ رتبہ والا ہے۔ تم میں سے جو شخص آہستہ بات کرے اور جو بلند آواز سے کرے اور جورات (کی تاریکی) میں چھپا ہو اور جو دن (کی روشنی) میں چلتا پھرتا ہو (اس کے لئے) سب برابر ہیں۔ (ہر) انسان کے لئے یکے بعد دیگرے آنے والے ہیں جو اس کے آگے اور اس کے پیچھے اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔“ (رعد ۸، ۹، ۱۰، ۱۱)

پھر اپنا ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کے فرمایا محمدؐ صاحب جمع بن گئے اور میں صاحب نشر اور محمدؐ صاحب جنت بن گئے اور میں صاحب دوزخ (مراد دوزخ کا مالک) میں نے دوزخ سے کہا اسے پکڑ لے اور اسے چھوڑ دے۔ میں صاحب لوح محفوظ ہوں اللہ نے مجھے اس کا علم الہام کیا ہے۔

ہاں اے سلمان و جندب! محمدؐ یس۔ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿۱﴾ بن گئے۔ محمدؐ یس وَالْقَلَمِ ﴿۲﴾ بن گئے۔ محمدؐ طہ بن گئے اور محمدؐ صاحب دلائل بن گئے اور میں صاحب معجزات اور صاحب آیات بن گیا اور محمدؐ خاتم النبیین بن گئے اور میں خاتم

الوصیین بن گیا۔ میں ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ ہوں اور میں وہ ﴿النَّبِیَ الْعَظِیْمَ﴾ ہوں ﴿الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُونَ﴾ ”جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں“۔ (نباء ۳) لا احد اختلاف الافی ولایتی سوائے میری ولایت کے کوئی اختلاف نہیں۔ محمد صاحب دعوت بن گئے اور میں صاحب تلوار بن گیا۔ محمد نبی مرسل بن گئے اور میں نبی کے امر کا صاحب بن گیا۔

اللہ نے فرمایا ﴿یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ أَمْرِہْ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہْ لَیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ﴾ ”اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے روح اپنے حکم سے القاء فرماتا ہے تاکہ وہ (لوگوں کو) اکٹھا ہونے والے دن سے ڈرائے“۔ (غافر ۱۵) اور وہ اللہ کی روح ہے وہ یہ روح نہ کسی کو عطا کرتا ہے اور نہ کسی پر القاء کرتا ہے سوائے ملک مقرب، نبی مرسل یا منتخب وصی پر اور جسے اللہ یہ روح دے دے اس کو لوگوں میں سے چن لیتا ہے اور اسے قدرت تفویض کر دیتا ہے۔ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ ماضی اور مستقبل کا علم بھی ہوتا ہے اور وہ مشرق سے لے کر مغرب اور مغرب سے مشرق تک کی ایک لمحہ میں سیر کر لیتا ہے اور وہ دلوں، ضمیروں، آسمانوں اور زمینوں کے علم کو جانتا ہے۔

اے سلمان و جندب! محمد ذکر بن گئے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ﴿قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَیْكُمْ ذِكْرًا۔ رَّسُولًا یَّتْلُوَا عَلَیْكُمْ آیَاتِ اللّٰهِ﴾ ”اللہ نے تمہاری طرف ذکر کو نازل فرمایا ہے۔ (اور) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جو تم

پر اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتے ہیں۔“ (طلاق ۱۰، ۱۱) مجھے منایا، بلایا اور فصل الخطاب کا علم دیا گیا اور میرے سپرد قرآن کا علم کیا گیا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ محمدؐ حجت کو لوگوں کے لیے قائم کرنے والے ہو گئے اور میں حجت اللہ ہو گیا۔ اللہ نے میرے لیے وہ بنایا جو نہ پہلے کسی کے لیے بنایا اور نہ دوسرے کسی کے لیے نہ کسی نبی مرسل کے لیے نہ کسی ملک مقرب کے لیے۔

اے سلمان و جندب! دونوں نے کہا لبیک یا امیر المؤمنین۔ فرمایا میں وہ ہوں جس نے اپنے رب کے حکم سے نوحؑ کو کشتی میں اٹھایا اور میں وہ ہوں جس نے اپنے رب کے حکم سے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا اور میں وہ ہوں جس نے موسیٰ بن عمران کے لیے اللہ کے حکم سے سمندر کو چیر دیا اور میں وہ ہوں جس نے ابراہیمؑ کو اپنے رب کے حکم سے آگ سے نکالا میں وہ ہوں جس نے نہروں کو جاری کیا اور چشموں کو جاری کیا اور اپنے رب کے حکم سے درختوں کو اگایا اور میں مکان قریب سے ندا دینے والا ہوں جسے ثقلین سنیں گے اور اسے انسان اور جن اور قوم سمجھیں گے بھی اور میں (خضر) موسیٰ کا عالم ہوں اور میں سلیمان بن داؤد کا معلم ہوں میں ذوالقرنین ہوں اور میں اللہ کی قدرت ہوں۔

اے سلمان و جندب! میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں اور میں محمدؐ سے ہوں اور محمدؐ مجھ سے ہیں اللہ عز و جل نے فرمایا ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ﴾ اسی نے دو سمندر رواں کئے جو باہم مل جاتے ہیں۔ اُن دونوں کے

درمیان ایک آڑ ہے وہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتے۔“ (رحمن ۱۹، ۲۰)

اے سلمان و جندب! دونوں نے کہا لبیک یا امیر المومنین۔ فرمایا میں ہر مومن و مومنہ جو گزر چکے ہیں یا آنے والے ہیں ان کا امیر ہوں اور میری مدد روحِ عظمیٰ کے ذریعے کی گئی اور میں اللہ کے بندوں میں سے ہوں مجھے رب نہ کہو اور باقی جو کچھ میری فضیلت میں کہتے ہو کہو تم ہماری اس فضیلت تک کبھی نہیں پہنچ سکو گے جو اللہ نے ہمیں عطا کی ہے۔

اے سلمان و جندب! کہنے لگے لبیک یا امیر المومنین۔ فرمایا ہماری میت مر کر بھی نہیں مرتی اور ہمارا غائب غائب ہو کر بھی غائب نہیں ہوتا اور ہمارا مقتول قتل ہو کر بھی قتل نہیں ہوتا۔ بے شک ہم اللہ کی آیات اور اس کے دلائل ہیں اور اس کی ججیتیں اور اس کے خلفاء ہیں اور اس کے امین اور امام ہیں اور اللہ کا چہرہ اور اس کی آنکھ اور اس کی زبان ہیں ہمارے لیے ہی اللہ بندوں کو عذاب دیتا ہے اور ہماری وجہ سے ہی ثواب دیتا ہے اور مخلوق میں سے ہمیں پاک کیا اور چن لیا اور اختیار کیا اور جس نے کہا کیوں؟۔ کیسے؟۔ کس طرح؟۔ وہ کافر اور مشرک ہو گیا۔ بے شک ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ﴾ ”اس سے اس کی باز پرس نہیں کی جاسکتی وہ جو کچھ بھی کرتا ہے، اور ان سے (ہر کام کی) باز پرس کی جائے گی۔“ (انبیاء ۲۳)

اے سلمان و جندب! کہا لبیک یا امیر المومنین۔ فرمایا جو میرے کہے پر ایمان لایا جسے میں نے کھولا ہے شرح کی ہے اور واضح کیا ہے اور اس کا اقرار کیا پس وہ

مومن ہے اللہ نے اس کے دل کو ایمان کے لیے آزمایا ہے اور اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیا ہے اور وہ عارف مستبصر ہے اور وہ انتہا و کمال تک پہنچ گیا اور جس نے شک کیا یا اعتراض کیا اور توقف کیا اور حیران ہوا وہ مقصر ہے اور ناصب ہے۔

اے سلمان و جندب! کہنے لگے لبیک یا امیر المومنین اللہ کا آپؐ پر درود ہو۔ فرمایا میں اپنے رب کے حکم سے مارتا اور زندہ کرتا ہوں اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اور میں تمہارے دلوں کے حال کا جاننے والا ہوں اور میری اولاد میں سے امامؑ اسے جانتے ہیں اور جب وہ پسند کرتے ہیں اور ارادہ کرتے ہیں۔ بے شک ہم ایک ہیں ہمارا پہلا بھی محمدؐ ہے ہمارا آخری بھی محمدؐ ہے اور ہمارا درمیانہ بھی محمدؐ ہے ہم سب محمدؐ ہیں ہمارے درمیان تفرقہ مت کرو اور جب ہم چاہتے ہیں تو اللہ چاہتا ہے اور جب ہم ناپسند کرتے ہیں تو اللہ ناپسند کرتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے جو ہمارے فضائل کا انکار کرے کیونکہ جس نے ان چیزوں کا انکار کیا جو اللہ نے ہمیں عطاء کی ہیں اس نے اللہ کی قدرت اور مشیت کا انکار کیا۔

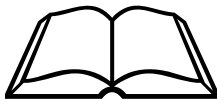
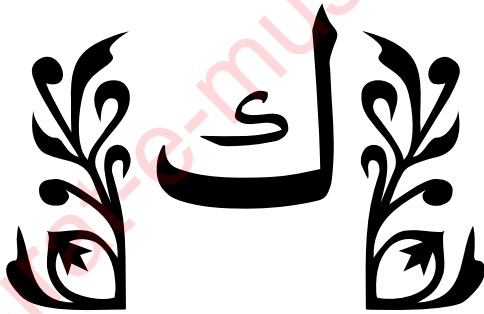
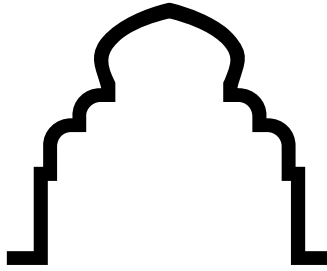
اے سلمان و جندب! کہنے لگے لبیک یا امیر المومنین آپؐ پر اللہ کا درود ہو۔ فرمایا اللہ نے ہمیں وہ دیا ہے جو بڑا، اعلیٰ و اکبر ہے ان سب سے۔ ہم نے کہا یا امیر المومنین اللہ نے آپؐ کو کیا دیا ہے جو اعلیٰ و اکبر اور بڑا ہے؟ فرمایا اللہ نے ہمیں اسم اعظم عطا کیا ہے اگر ہم چاہیں تو زمین و آسمان اور جنت و دوزخ کے کنارے

عبور کر جائیں اور آسمان کی طرف بلند ہوں اور زمین میں اتر جائیں اور کبھی طلوع اور کبھی غروب ہوں اور عرش کی طرف بڑھیں اور اللہ کے سامنے اس پر بیٹھیں اور تمام چیزیں ہماری اطاعت کرتی ہیں یہاں تک کہ زمین و آسمان، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جاندار، سمندر، جنت اور آگ اللہ نے ہمیں یہ سب اسم اعظم کے ساتھ دیا ہے اور اس کے باوجود ہم کھاتے ہیں، پیتے ہیں اور بازاروں میں چلتے ہیں اور یہ کام اپنے رب کے حکم سے کرتے ہیں۔ ہم اللہ کے باعزت بندے ہیں جو اس پر قول کے ذریعے سبقت نہیں لے جاتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور اس نے ہمیں معصوم و پاکیزہ بنایا اور ہمیں اپنے تمام مومن بندوں پر فضیلت دی پس ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی حمد جس نے ہمیں اس کے لیے ہدایت دی اور اگر ہمیں اللہ اس کی ہدایت نہ دیتا تو ہم اس کی ہدایت پانے والے نہ ہوتے۔

اے سلمان و جنذب! میری معرفت نورانیت کے ساتھ ہے اس سے منسلک رہو ہمارے شیعوں میں سے کوئی بھی حد استبصار کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ مجھے نورانیت کے ساتھ نہ پہچان لے جب وہ مجھے پہچان لے گا تو وہ مومن کامل بن جائے گا وہ علم کے سمندر میں غوطہ زن ہوا اور اس کی فضیلت کا درجہ بلند ہوا اور اس پر اللہ کے رازوں میں سے راز کھلا اور اس کے پوشیدہ خزانے کھلے۔ (بحار ۱/۲۶)

قلب اللہ: اللہ کا دل:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا۔ ”میں اللہ کا علم اللہ کا یاد رکھنے والا دل اس کی بولنے والی زبان اس کی دیکھنے والی آنکھ ہوں میں اللہ کا پہلو ہوں اور میں اللہ کا ہاتھ ہوں۔“ (التوحید ۱۲۴)



امیر المومنین کے ﴿لک﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء واللقاب

کفو الزہرا: سیدہ زہراءؑ کا کفو:

امیر المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ”اے علیؑ قریش کے لوگ مجھے فاطمہؑ کے بارے میں تنگ کرتے تھے اور وہ کہتے تھے اس کی شادی ہم سے کر دو میں نے ان کو منع کر دیا اور اس کی شادی تم سے کر دی اور ان سے کہا میں نے منع نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کی شادی تم سے کرنے سے منع کیا پس جبرائیل اترے اور کہا اے محمدؐ! اللہ فرماتا ہے کہ اگر میں علیؑ کو خلق نہ کرتا تو زمین پر تیری بیٹی فاطمہؑ کا کفو ہی نہ ہوتا۔“ (امالی الطوسی ۲۲۵/۱)

الکبیر: کبیر:

اصحیح سے روایت ہے کہ سلمان فارسی سے علیؑ ابن ابی طالبؑ اور جناب سیدہؑ کے متعلق پوچھا گیا کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے۔ ”تم پر علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت واجب ہے بے شک وہ تمہارا مولا ہے اس سے محبت کرو اور تمہارا بڑا

ہے اس کی اتباع کرو اور تمہارا عالم ہے اس کی عزت کرو اور تمہارا جنت کی طرف لے جانے والا قائد ہے اس کی عزت کرو جب تمہیں بلائے جواب دو جب تمہیں حکم دے اطاعت کرو اور جس طرح مجھ سے محبت کرتے ہو اس سے محبت کرو اور جس طرح میری عزت کرتے ہو اس کی عزت کرو اور میں تمہیں اپنے رب عظمت و شان والے کے حکم کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ (مائۃ منقبة ۴)

الکلمۃ: کلمہ:

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے ان کلمات کے بارے میں نبیؐ سے پوچھا جو آدمؑ کو سکھائے گئے اور اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی فرمایا۔ ”اس نے اللہ سے بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ سوال کیا تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔“

(الخصال ۲۷)

کلمۃ اللہ العلیا: اللہ کا بلند کلمہ:

نبیؐ نے فرمایا۔ ”میرے بعد علیؑ کا مخالف کافر ہے اور اس کا دشمن مرتد ہے اور اس کو رد کرنے والا تباہ ہونے والا ہے اور اس کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک اور اس سے محبت کرنے والا مومن ہے اور اس کی پیروی کرنے والا اس سے مل جانے والا ہے۔ علیؑ اللہ کے بلا میں اس کا نور ہے اور اس کے بندوں میں اس کی حجت ہے اللہ کے دشمنوں پر علیؑ تلوار ہے اور اس کے انبیاء کے علم کا وارث ہے علیؑ اللہ کا بلند کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کا کلمہ پست ترین ہے علیؑ سید الاوصیاء ہے اور سید الانبیاء کا

وصی ہے علیؑ امیر المومنین ہے اور روشن پیشانی والوں کا قائد ہے مسلمانوں کا امام ہے اللہ اس کی ولایت و اطاعت کے بغیر ایمان قبول نہیں کرتا۔“

(امالی الصدوق ۴۵۰)

کاسر اللات: لات کو توڑنے والا:

ایک دن رسول اللہ تشریف فرما تھے اور آپؐ کے پاس علیؑ ابن ابی طالبؑ بھی تھے کہ حسینؑ بن علیؑ آگئے آپؐ نے انہیں گود میں بیٹھا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور ان کے ہونٹ چومے اور حسینؑ اس وقت چھ برس کے تھے تو علیؑ نے فرمایا۔ ”یا رسول اللہ آپؐ میرے بیٹے حسینؑ سے محبت کرتے ہیں۔“ نبیؐ نے فرمایا۔ ”میں اس سے محبت کیوں نہ کروں یہ میرے اعضاء میں سے عضو ہے۔“ علیؑ نے فرمایا۔ ”ہم دونوں میں سے آپؐ کو زیادہ کون محبوب ہے میں یا حسینؑ؟“ حسینؑ نے فرمایا۔ ”اے بابا جان جو اعلیٰ شرف والا ہوگا وہی نبیؐ کو محبوب ہوگا۔“ علیؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ ”اے حسینؑ کیا تم مجھ پر فخر کرتے ہو؟“ انہوں نے فرمایا۔ ”اگر آپؐ چاہیں تو ہاں۔“ پھر امیر المومنین نے فرمایا۔ ”اے حسینؑ میں امیر المومنین ہوں، میں سچوں کی زبان ہوں، میں وزیر مصطفیٰ ہوں، میں اللہ کے خزانوں کا امین ہوں اور اس کی مخلوق میں چنا ہوا ہوں میں جنت کی طرف سبقت کرنے والوں کا قائد ہوں میں دین کا قاضی ہوں۔۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا میں لات کو توڑنے والا ہوں۔“ (فضائل ابن شاذان ۱۱۸)

الكتاب المنزل: نازل ہونے والی کتاب:

ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ﴿كِتَبٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ﴾ ﴿برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے﴾۔ (انعام ۱۵۵) فرمایا۔ ”مبارک سے مراد امیر المؤمنین اور نازل ہونے والی کتاب یعنی قرآن کے مفسر ہیں وہ امت محمدؐ کے لیے بابرکت ہیں اور اللہ کا یہ قول ﴿وَلْيَذْكُرُوا الْأَلْبَابَ﴾ ”اور یہ کہ دانش مند لوگ نصیحت حاصل کریں“۔ (ابراہیم ۵۲) یعنی آپؐ سے محبت رکھنے والے شیعہ۔“

(تفسیر قمی ۲/۲۳۴)

الکلمة التامة: کلمہ تامہ:

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ”بے شک امامؑ اپنی ماں کے بطن میں آوازیں سنتا ہے جب وہ دنیا میں ظہور کرتا ہے تو کہتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا﴾ ”اور آپ کے رب کا کلمہ سچائی اور عدل کے اعتبار سے بالکل مکمل ہے“۔ (انعام ۱۱۵) اور جب وہ نشوونما پاتا ہے تو اس کے لیے ایک نور کا ستون لگا دیا جاتا ہے جس سے وہ آسمان سے زمین کی طرف بندوں کے اعمال دیکھتا ہے اور بے شک علیٰ ان کلمات تامہ میں سے ایک کلمہ ہیں۔“

(بحار ۲۵/۳۹)

کمال الدین: دین کی تکمیل:

ابوالجارود سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو اس آیت کے بارے میں فرماتے سنا ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔“ (مائدہ ۳) فرمایا۔ ”دین کی تکمیل علیٰ کی ولایت کے سبب ہے۔“

(تفسیر فرات ۱۱۹)

کھف الارامل: بیواؤں کا سہارا:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں بیواؤں کا سہارا ہوں۔“

کر کر:

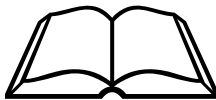
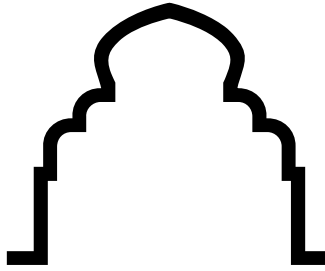
آپؐ کا نام ارمن کے نزدیک کر کر ہے۔

کھیعص:

آپؐ نے اپنے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کھیعص ہوں۔“

کنز اسرار النبوة: نبوت کے رازوں کا خزانہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نبوت کے رازوں کا خزانہ ہوں۔“



امیر المومنین کے ﴿ل﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

لسان اللہ: اللہ کی زبان:

اسود بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابو جعفر علیہ السلام کے قریب تھا آپؑ نے میرے پوچھے بغیر ہی کہنا شروع کیا۔ ”ہم اللہ کی حجت ہیں ہم اللہ کا دروازہ ہیں ہم اللہ کی زبان ہیں اور ہم اللہ کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ ہیں اور ہم اللہ کے بندوں میں اس کے حکم کے مالک ہیں۔“ (اصول کافی ۱/۱۴۵)

لیث الموحدین: توحید پرستوں کا شیر:

امام صادق علیہ السلام سے صفوان جمال نے آپؑ کے جد امیر المومنین کی زیارت روایت کی ہے فرمایا۔ ”سلام ہو آپؑ پر اے رسول اللہ سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے منتخب بندے سلام ہو آپؑ پر اے امین خدا، سلام ہو آپؑ پر جسے خدا نے برگزیدہ کیا اور اس کو مخصوص کیا اور اپنی مخلوق میں منتخب کیا سلام ہو آپؑ پر اے خلیل خدا جب تک رات تاریک رہے اور دن روشن و منور ہوتا رہے سلام ہو آپؑ پر جب تک خاموش رہنے والا خاموش رہے اور بولنے والا بولتا رہے اور ستارہ تابانی دیتا رہے

اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپؐ پر۔ سلام ہو ہمارے مولا علیؑ ابن ابی طالبؑ پر جو فضائل و مناقب والے ہیں اور بزرگی والے ہیں اور لشکروں کو درہم برہم کرنے والے ہیں سخت غضب والے عظیم تجربہ کار جبار اور محکم پایہ قدرت اور رسول عظیم کے امین کے حوض سے مومنین کو سیراب کرنے والے ہیں۔ سلام ہو صاحب عقل و فضل و نعمت و کمالات و عطایا پر سلام ہو مومنین کے شہسواروں پر اور توحید پرستوں کے شیر پر مشرکوں کے قاتل پر اور رب العالمین کے رسولؐ کے وصی پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ان پر۔ سلام ہو اس پر جس کی خدا نے تائید کی ہے جبرائیل کے ذریعے اور جس کی مدد کی ہے میکائیل کے ذریعے اور دونوں عالم میں جس کو مقرب کیا ہے اور اس کو ہر وہ چیز عطا کی ہے جس سے آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہو اور اللہ کا ورد ہو ان پر اور ان کی آل پاکؑ پر اور ان کی اولاد طاہرینؑ پر اور آئمہ راشدینؑ پر جنہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور ہم پر نمازوں کو فرض قرار دیا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور ماہ رمضان المبارک کے روزے پہنچائے اور قرآن کا پڑھنا بتایا۔ سلام ہو آپؐ پر اے امیر المومنینؑ اور سردار دین اور امیر نیک کرداران عالم۔ سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے دروازے سلام ہو آپؐ پر اے چشم بینائے خدا اور اس کے کشادہ ہاتھ اور اس کے سننے والے کان اور اس کی حکمت بالغہ اور نعمت کاملہ اور ہلاک کرنے والا غضب خدا۔ سلام ہو جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے پر۔ سلام ہو ابرار کے لئے اللہ کی نعمت پر اور فجار کے لئے اللہ کے عذاب پر۔ سلام ہو متقی

اور نیک لوگوں کے سردار پر سلام ہو رسول اللہ کے بھائی اور ابن عم اور داماد اور طینت سے پیدا ہونے والے پر۔ سلام ہو اصل قدیم اور فرع کریم پر سلام ہو درخت آفرینش کے رسیدہ میوہ پر، سلام ہو ابوالحسن علیؑ پر، سلام شجرہ طوبیٰ اور سدرۃ منتهیٰ پر سلام ہو آدمؑ پر اور جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں اور نوحؑ نبی خدا اور ابراہیمؑ خلیل اللہ اور موسیٰؑ کلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ اور محمدؐ حبیب اللہ پر اور ان کے درمیان جو نبی، صدیق، شہید، اور صالح افراد گزرے ہیں اور ان کے نیک رفیقوں پر۔ سلام ہو نوروں کے نور پر اور پاکیزہ افراد کی نسل پر اور نیکیوں کے ارکان پر۔ سلام ہو آئمہ ابراہؑ کے والد بزرگوار پر، سلام ہو اللہ کی جبل متین پر اور اس کے باعظمت پہلو پر اور اللہ کی رحمت و برکت آپؐ پر۔ سلام ہو زمین میں خدا کے امین اور اس کے خلیفہ پر اور اس کے حکم کے حاکم پر اور اس کے دین کے نگران پر اس کی حکمت سے بولنے والے پر اور اس کی کتاب پر عمل کرنے والے پر رسولؐ کے بھائی بتولؑ کے شوہر پر اور اللہ کی کھینچی ہوئی تلوار پر۔ سلام ہو رہنمائی کی روشن نشانیوں اور غالب معجزوں والی ذات پر اور ہلاکت سے نجات دلانے والے پر جس کا خدا نے اپنی محکم آیتوں میں ذکر کیا اور فرمایا ہے ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيَّ حَكِيمٌ﴾ ”اور یقیناً وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک البتہ علی الحکیم ہے۔“ (زخرف۔ ۴) سلام ہو خدا کے پسندیدہ نام پر اور اسکے روشن چہرہ پر اور اس کے بلند پہلو پر اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں آپؐ پر۔ سلام ہو اللہ کی حجت اور

اس کے اوصیاء پر اور اس کے مخصوص اور برگزیدہ بندوں پر اور اس کے خالص اور امین بندوں پر اور اللہ کی رحمت اور برکات ان سب پر۔ میں نے آپؐ کی بارگاہ کا قصد کیا ہے اے میرے مولا، اے امین خدا اور اس کی حجت آپؐ کی زیارت کے لیے آپؐ کے حق کو پہچانتے ہوئے آپؐ کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہو کر اور اللہ سے تقرب حاصل کرتے ہوئے لہذا میری شفاعت کر دیجیے اور اللہ کے نزدیک جو میرا اور آپؐ کا پروردگار ہے جہنم سے میری نجات کے لیے اور میری دنیا و آخرت کی تمام حاجتوں کو پورا کرنے کے لیے۔ (مفاتیح الجنان ۴۲۷)

لسان الصادق: سچے کی زبان:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں سچے کی زبان ہوں۔“

لسان الصدق: سچ کی زبان:

اور احادیث لکھنے والے ثقہ راویوں سے اسناد کے ساتھ مرفوع روایات ہیں کہ ہم نے قرآن میں امیر المومنین کے تین سو کے قریب صحیح اسناد کے ساتھ نام پائے ہیں۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ اللہ کا قول ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ﴾ ”اور یقیناً وہ ام الكتاب میں ہمارے نزدیک البتہ علی الحکیم ہے۔“ (زخرف۔ ۴) اور اللہ کا یہ قول ﴿وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾ ”اور ان کے لئے سچائی کی زبان (علی بن ابی طالب) کو قرار دیا۔“ (مریم ۵۰) اور اللہ کا قول ﴿وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ﴾

”اور میرے لئے بعد میں آنے والوں میں (بھی) ذکرِ خیر اور قبولیت جاری فرما“۔ (شعراء ۸۴) اور اللہ کا یہ قول ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ ۱۶ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ ۱۸ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ۱۹ ﴿”بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارا ذمہ ہے۔ پس جب ہم اسے پڑھادیں پھر تو اس کے پڑھنے کی پیروی کر۔ پھر یقیناً ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا“۔ (القیامہ ۱۷، ۱۸، ۱۹) اور اللہ کا یہ قول ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ”آپ تو فقط ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے“۔ (رعد ۷) پس ڈرانے والے رسول اللہ ہیں اور ہادی علی ابن ابی طالب ہیں اور اس کا یہ قول ﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ﴾ وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے اور اللہ کی جانب سے ایک گواہ بھی اس شخص کی تائید و تقویت کے لئے آ گیا ہے“۔ (ہود ۱) پس دلیل محمد ہیں اور گواہ علی ہیں اور اللہ کا یہ کہنا ﴿إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ﴾ ۱۲ ﴿وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ﴾ ۱۳ ﴿”بیشک راہ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں“۔ (اللیل ۱۲، ۱۳) اور اللہ کا یہ قول ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ ۱۴ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“۔ (احزاب ۵۶) اور اللہ کا یہ قول ﴿أَنْ

تَقُولُ نَفْسٌ يُحَسِّرُنِي عَلَى مَا فَرَطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّخِرِينَ ﴿٥٦﴾ (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہنے لگے: ہائے افسوس! اس کمی اور کوتاہی پر جو میں نے جب اللہ میں کی اور میں یقیناً مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ (الزمر ۵۶) اللہ کا پہلو علیٰ ابن ابی طالبؑ ہیں اور اللہ کا یہ قول ﴿وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ﴾ اور ہر چیز کو ہم نے امام مبین میں جمع کر رکھا ہے۔ (یاسین ۱۲) اس کے معنی علیؑ ہیں اور اللہ کا یہ قول ﴿إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾ علی صراطِ مُسْتَقِيمٍ ﴿۴﴾ ”بیشک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیں۔ صراطِ مستقیم پر“۔ (یٰسین ۳، ۴) اور اللہ کا یہ قول ﴿ثُمَّ لَتَسْأَلَنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ”پھر اس دن تم سے (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا“۔ (التکاثر ۸) اس سے مراد علیٰ ابن ابی طالبؑ کی محبت ہے اور انہوں نے بہت سارے اسماء کا ذکر کیا ہے ہم ان کے ذکر سے اس کو طویل نہیں کریں گے اور یہ پوشیدہ نہیں بلکہ مشہور ہیں اور تین سو سے زیادہ اسماء ہیں۔

(فضائل ابن شاذان ۱۴۴)

لذیذ الثمار: مزید اربھل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں لذیذ پھل ہوں۔“

لیث الزحام: جنگ کا شیر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جنگ کا شیر ہوں۔“

لواء الراکز: گاڑا ہوا جھنڈا:

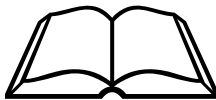
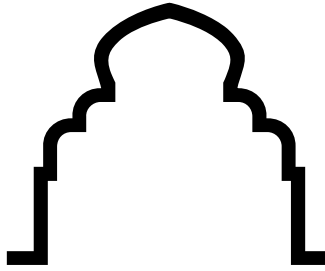
آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں گاڑا ہوا جھنڈا ہوں۔“

لؤلؤ اصدا ف: گوہروں کا موتی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ہیروں اور گوہروں کا موتی ہوں۔“

اللسان الشکور: شکور کی زبان:

حدیث حذیفہ میں ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس واپس آیا اور آپؐ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا۔ ”اے حذیفہ دکھوں کو دور کرنے والے، عرب کے بہادر، زخمی کرنے والے شیر، اور شکور کی زبان، صبر کرنے والا عالم اور وہ جس کا نام تورات و زبور و انجیل میں ہے اس کے حجرے کی طرف چلا جا۔“ (مدینۃ المعاجز ۹۶/۲)



امیر المومنین کے ﴿م﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

المحدث: محدث:

زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ”ہم آل محمد سے بارہ امام ہیں جو کہ رسول اللہ کے بعد محدث ہیں اور علی ابن ابی طالب ان میں سے ہیں۔“ (معانی الاخبار ۱/۵۷)

المحسن: محسن:

امیر المومنین نے اپنے بعض خطبات میں فرمایا۔ ”میں محسن ہوں اللہ فرماتا ہے ﴿وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾“ بیشک اللہ صاحبان احسان کو اپنی معیت سے نوازتا ہے۔“ (عنکبوت ۶۹)

مترجم کتاب اللہ: اللہ کی کتاب کا مترجم:

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور علی ابن ابی طالب جو تمہارے لیے اللہ کی کتاب سے افضل ہے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کا مترجم ہے۔“ (مائتہ منقبہ ۵۱)

المؤمن علی سر اللہ: اللہ کے راز پر امین:

مولانا علیؒ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”میں اللہ کی حجت ہوں اور میں اللہ کا خلیفہ ہوں اور میں اللہ کا راستہ ہوں اور میں اللہ کا دروازہ ہوں اور میں اللہ کے علم کا خازن ہوں اور میں اللہ کے رازوں کا امین ہوں اور میں محمدؐ جو کہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ان کے بعد مخلوق کا امام ہوں۔“ (امالی الصدوق ۳۱)

موضع الرسالة: رسالت کا مقام:

جعفر بن محمدؒ نے اپنے والد گرامیؒ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ”ہم اہل بیتؑ نبوت کا شجر ہیں اور رسالت کی جگہ ہیں اور ملائکہ کا ٹھکانہ ہیں اور رحمت کا گھر ہیں اور علم کا خزانہ ہیں۔“ (اصول کافی ۲۲۱/۱)

المطہر: مطہر:

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا۔ ”میں علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے نو (۹) مطہر و معصوم ہیں۔“ (عیون اخبار الرضا ۶۲/۱)

منکس الرايات: جھنڈوں کو سرنگوں کرنے والا:

امام حسنؑ سے روایت ہے کہ ”کوئی ایسا جھنڈا آپؐ کے سامنے نہیں آیا کہ جس نے امیر المومنینؑ سے جنگ کی ہو اور اللہ نے اسے سرنگوں نہ کیا ہو اور آپؐ کو اور آپؐ کے اصحاب کو غلبہ نہ دیا ہو اور وہ ذلیل ہو کر نہ لوٹے ہوں۔ اور جس کو امیر المومنینؑ نے

اپنی تلوار ذوالفقار سے مارا ہوا اور وہ نجات پا گیا ہوا اور جب وہ لڑتے تو جبرائیل بھی ان کے ساتھ دائیں جانب لڑتے اور میکائیل بائیں جانب اور ملک الموت ان کے سامنے لڑتے۔ (امالی الصدوق ۴۶)

المرتضیٰ: مرتضیٰ:

ضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس تھا اور آپ کے سامنے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ تھے کہ جبرائیل نازل ہوئے اور ان کے پاس سیب تھانہ بھی اس کے قریب ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نے وہ سیب دیکھا اس پر دوسطریں لکھی ہوئی تھیں اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے محمد مصطفیٰؐ، علی مرتضیٰؑ، فاطمہ الزہراءؑ، حسنؑ اور حسینؑ کے لیے اور ان سے محبت کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن آگ سے امان ہے۔

(مدینۃ المعاجز ۵۶)

ملیا:

عرب کے ہاں آپ کا نام ملیا ہے۔

مشروعیل:

سریانیہ میں آپ کا نام مشروعیل ہے۔

المشهود: مشہود:

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا ﴿وَشَهِدِ وَمَشْهُودٌ﴾ ”گواہ کی قسم اور جس کی گواہی دی گئی اُس کی قسم“۔
(البروج ۳) فرمایا۔ ”نبیؐ اور امیر المومنینؑ“۔ (معانی الاخبار ۲۹۹)

مدمر:

آپؐ کا نام شیاطین کے نزدیک مدمر ہے۔

میمون:

آپؐ کا نام ضرہ کے نزدیک میمون ہے۔

المؤذن: پکارنے والا:

علی بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ نے اُس نے محمد بن فضیل سے اُس نے امام رضاؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿وَنَادَىٰ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ﴾ ”اور اہل جنت دوزخ والوں کو پکار کر کہیں گے“۔ (اعراف ۴۴) فرمایا۔ ”پکارنے والے امیر المومنینؑ ہیں“ اور ابو القاسم نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”میں پکارنے والا ہوں“۔ ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ ”پکارنے والے علیؑ ہیں“۔ (المناقب ۳)

البوت الاحمر: سرخ موت:

آپ کا نام مشرکین کے نزدیک سرخ موت ہے۔

معین:

فرمایا کہ آپ کا نام عرش پر معین ہے۔

منسوم:

آپ کا نام لوح پر منسوم ہے۔

مقیم الحجة:

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جب اللہ نے آدم کو خلق کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور آدم نے جمائی لی اور کہا الحمد للہ، اللہ نے اس کی طرف وحی کی اے میرے بندے تو نے میری حمد کی مجھے میری عزت اور جلال کی قسم اگر میں اپنے دو بندوں کو خلق کرنے کا ارادہ نہ کرتا تو میں تجھے خلق نہ کرتا آدمؑ نے کہا اے میرے معبود کیا وہ دونوں مجھ سے ہوں گے؟ فرمایا ہاں اے آدمؑ اپنا سر اٹھا کر دیکھو اس نے اپنا سر اٹھایا تو عرش پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد نبی الرحمة و علی مقیم الحجة جس نے علیؑ کا حق پہچان لیا وہ پاکیزہ ہے اور جس نے اس کے حق کا انکار کیا وہ لعین ہے میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ جس نے اس کی نافرمانی کی خواہ میری اطاعت ہی کرے میں اسے دوزخ میں داخل

کروں گا۔“ (مائۃ منقبة ۳۲)

مصباح الدجی: چراغِ ظلمت:

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے علی بن ابی طالبؑ سے فرمایا۔ ”جبرائیل نے مجھے تیرے بارے میں پیغام دیا ہے کہ جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی ہیں اور اس سے میرا دل خوش ہو گیا ہے کہا کہ اے محمد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمدؐ کو میری طرف سے سلام کہنا اور جان لو کہ علیؑ ہدایت کے امام اور چراغِ ظلمت اور اہل دنیا پر حجت ہیں بے شک وہ صدیق اکبر ہیں اور فاروق اعظم ہیں اور میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس سے اور اس کے اوصیاء سے محبت رکھنے والوں میں سے کسی کو آگ میں داخل نہیں کروں گا اور اسے سلامتی دوں گا اور جس نے ان کی اور ان کے اوصیاء کی ولایت کو ترک کیا اور فرمانبرداری نہ کی تو اسے جنت میں داخل نہیں کروں گا اور میری طرف سے سچ بات یہ ہے کہ میں جہنم کو اور اس کے طبقوں کو اس کے دشمنوں سے بھر دوں گا اور جنت کو ان سے محبت رکھنے والوں اور ان کے شیعوں سے بھر دوں گا۔“ (مائۃ منقبة ۲۰)

موسیٰ فی بطشہ: موسیٰؑ کی طاقت میں:

ابوالحمراسے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جو کوئی آدم کو اس کے علم میں نوخ کو اس کے فہم میں ابراہیمؑ کو اس کے حلم میں اور یحییٰ بن زکریاؑ کو اس کے زہد میں اور موسیٰؑ کو اس کی طاقت و سختی میں دیکھنا چاہتا ہے پس وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دیکھے۔“

(ذخائر العقبیٰ ۳۲)

منار الایمان: ایمان کا مینار:

انس بن مالک نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”رب العالمین نے علیؑ کے بارے میں مجھ سے عہد لیا کہ وہ ہدایت کا جھنڈا، ایمان کا مینار اور میرے ولیوں کا امام اور میرے فرمانبرداروں کا نور ہے۔“

(الجواهر السنیة ۱۸۰)

البشکاة: مشکوٰۃ:

نبی اکرمؐ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط﴾ ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“ (نور ۳۵) آپؐ نے فرمایا۔ ”بے شک یا علیؑ میرا نام نور ہے اور مشکوٰۃ تم ہو، مصباح حسنؑ و حسینؑ اور قندیل علیؑ بن الحسینؑ ہیں کوکب دری محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ ہیں اور جو درخت سے روشن کرتا ہے وہ جعفر بن محمدؑ ہیں بابرکت موسیٰ بن جعفرؑ ہیں اور زیتون علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ ہیں اس کی روشنی محمدؑ بن علیؑ ہیں اور مغربی علیؑ بن محمدؑ ہیں اس کا قریبی تیل حسنؑ بن محمدؑ ہیں اور اس کو روشن کرنے والے القائم علیہ السلام ہیں۔“ (مناقب ۱/۲۴۰)

البؤمن: مؤمن:

ابو جعفرؑ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ط﴾ ”سو عنقریب تمہارے عمل کو اللہ (بھی) دیکھ لے گا اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی) اور اہل ایمان

(بھی)۔ (التوبہ ۱۰۵) فرمایا۔ ”اللہ کی قسم وہ مومن علیٰ ابن ابی طالب ہیں۔“

(تفسیر فرات ۲۲/۱)

المنفق: خرچ کرنے والا:

امام صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ﴾ ”ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔“ (بقرہ ۲۶۵) فرمایا۔ ”یہ آیت علیٰ ابن ابی طالب کے لیے نازل ہوئی۔“

(تفسیر فرات ۷)

میزان اللہ: اللہ کا میزان:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں اللہ کا میزان ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

مزلل الجبابرة: ظالموں کو ذلیل کرنے والا:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں سرکشوں اور ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں۔“ (مختصر البصائر ۳۳)

مهلك اصحاب الرس: اصحاب رس کو ہلاک کرنے والا:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں اصحاب رس کو ہلاک کرنے والا ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

مظہر العجائب والآیات: مظہر العجائب:

آپؐ کی بعثت کی رات والی زیارت میں ہے۔ ”اے عجائبات کے مظہر آپؐ پر سلام ہو۔“

مفضال الفضيلة: سب سے بلند فضیلت والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سب سے بلند فضیلت والا ہوں۔“

محل العفاف: عصمت کا مرکز:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عصمت کا مرکز ہوں۔“

معدن الانصاف: انصاف کا خزانہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں انصاف کا خزانہ ہوں۔“

مجدد الحساب: مالک یوم حساب:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں یوم حساب کا مالک ہوں۔“

مضح الحقیة: حقیقت کو واضح کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ البیان میں فرمایا۔ ”میں حقیقت کو واضح کرنے والا ہوں۔“

مبطل الابطال: جنگی سوراووں کا قاتل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں جنگی سوراووں کا قاتل ہوں۔“

مذل الاقبال: بلند یوں کو ذلت دینے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بلند یوں کو ذلت دینے والا ہوں۔“

مخمد الفتن: فتنوں کو جھکانے والا:

آپؐ نے خطبہ البیان میں فرمایا۔ ”میں فتنوں کو جھکانے والا ہوں۔“

مکنون الحجاب: راز حجاب:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حجاب کا راز ہوں۔“

مصباح الظلم: تاریکی کا چراغ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تاریکی کا چراغ ہوں۔“

ممدوح هل اتی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں هل اتی کا ممدوح ہوں۔“

محکم الفضل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں محکم فضل ہوں۔“

مصباح القلوب: دلوں کا چراغ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دلوں کا چراغ ہوں۔“

مکسر الاصنام: بتوں کو توڑنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بتوں کو توڑنے والا ہوں۔“

موهن البطارق: ستاروں کو توڑنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ستاروں کو توڑنے والا ہوں۔“

المطلع على خبار الاوليين: پہلوں کی خبریں بتانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں پہلوں کی خبریں بتانے والا ہوں۔“

مشتري الكواكب: ستاروں کا مشتری:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ستاروں کا مشتری ہوں۔“

متلو سبا والواقعة: سورہ سبا وواقعہ کا تلاوت شدہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سورہ سبا اور واقعہ کا تلاوت شدہ ہوں۔“

المخبر عن وقایع الاخرین: آنے والوں کی خبریں بتانے

والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آنے والوں کے واقعات بتانے والا ہوں۔“

مخاطب الاموات: مردوں سے مخاطب ہونے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مردوں سے مخاطب ہونے والا ہوں۔“

مهلك الحجاب: حجاب کو ہلاک کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حجاب کو ہلاک کرنے والا ہوں۔“

مفرق الاحزاب: گروہوں میں فرق کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں گروہوں کو تقسیم کرنے والا ہوں ان میں فرق واضح کرنے والا ہوں۔“

مشكاة النور: نور کا چراغ داں:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نور کا چراغ داں ہوں۔“

مبلغ الانباء: خبریں پہنچانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں خبریں پہنچانے والا ہوں۔“

مفرج الكرب: دکھوں کو دور کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دکھوں کو دور کرنے والا ہوں۔“

موضح القضايا: فیصلوں کی وضاحت کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں فیصلوں کی وضاحت کرنے والا ہوں۔“

منحة البائخ: کرم والے کا کرم:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں کرم فرمانے والے کی کرم فرمائی ہوں۔“

معارف العوارف: عارفوں کی معرفت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عارفوں کی معرفت ہوں۔“

محلل لمشكلات: مشکلات حل کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مشکلات کا حل کرنے والا ہوں۔“

معطل القياس: قیاس کو معطل کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں قیاس کو معطل کرنے والا ہوں۔“

موج الذات: ذات کے لئے موج:

آپؐ نے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں ذات کے لئے موج ہوں۔“

مریخ القرآن: قرآن کا مرتخ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قرآن کا مرتخ ہوں۔“

مفجر الانهار: نہروں کو بہانے والا:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں نہروں کو بہانے والا ہوں۔“

معذب الثمار: پھلوں کو مٹھاس دینے والا:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں پھلوں کو مٹھاس دینے والا ہوں۔“

مفيض الفرات: فرات بہانے والا:

آپؐ نے فرمایا۔ ”میں فرات بہانے والا ہوں۔“

مبين الصحف: قرآن بیان کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قرآن کو کھول کر بیان کرنے والا ہوں۔“

مفصح الزبور: زبور کا مفصح:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں زبور کا فصیح تر ہوں۔“

مآول التاویل: تاویل کا حاصل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تاویل کا حاصل ہوں۔“

مفسر الانجیل: انجیل کا مفسر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انجیل کا مفسر ہوں۔“

حی البررة: برگزیدہ لوگوں کی زندگی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں برگزیدہ لوگوں کی زندگی ہوں۔“

محکم الرعد: واضح گرج:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں محکم گرج ہوں۔“

مخاطب اهل لكهف: مخاطب اصحاب کہف:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اہل کہف سے مخاطب ہونے والا ہوں۔“

محبوب الصف: محبوب سورۃ الصف:

آپؐ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ ”میں محبوب الصف ہوں۔“

مفتاح العواصف: آندھیاں چلانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آندھیوں کا چلانے والا ہوں۔“

منزل الکرامۃ: بزرگی کا ٹھکانہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بزرگی کا ٹھکانہ ہوں۔“

مسبب الاسباب: اسباب پیدا کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اسباب پیدا کرنے والا ہوں۔“

میزان الحساب: حساب کا میزان:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حساب کا میزان ہوں۔“

الخبر عن الذات: ذات کی خبر دینے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں ذات کی خبر دینے والا ہوں۔“

المبرهن بالآیات: آیات کے ذریعے واضح کیا گیا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آیات کے ذریعے واضح کیا گیا ہوں۔“

مرتب الحكم: حکم کو مرتب کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حکم کا مرتب کرنے والا ہوں۔“

مشتري الكواكب: ستاروں کا مشتری:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ستاروں کا مشتری ہوں۔“

مدير مائدة الكرم: مدیر دسترخوان کرم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کرم کے دسترخوان کا مدیر ہوں۔“

موصوف النون: موصوف سورة نون:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں سورہ نون کا موصوف ہوں۔“

مغيث الدين: دين کا مددگار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دين کا مددگار ہوں۔“

محرک العواصف: آندھیاں چلانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آندھیاں چلانے والا ہوں۔“

مفضل ولد الانبياء: انبياء کی اولاد کا فضيلت والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انبياء کی اولاد کا فضيلت والا ہوں۔“

مكر الفرقان: قرآن کو بار بار پڑھنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قرآن کو بار بار پڑھنے والا ہوں۔“

محكم الطواسين:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں محكم الطواسين ہوں۔“

مساہم الذاریات:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سورة الذاریات کا مساہم ہوں۔“

مثال الحديد: مثال فولاد:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں لوہے کی مانند ہوں۔“

محکم العضل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں عضل محکم ہوں۔“

مامون السور: سورتوں کو امن دینے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں سورتوں کا مامون ہوں۔“

منکس الاصنام: بتوں کو جھکانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بتوں کا جھکانے والا ہوں۔“

مورد الورد: آنے والا اور ظاہر کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں آنے والا اور ظاہر کرنے والا ہوں۔“

مؤاخی الیوشع: یوشعؑ کا بھائی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں یوشعؑ کا بھائی ہوں۔“

مبید الکفرة: کفر کو دور کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کفر کو دور کرنے والا ہوں۔“

مہیمن الامم: امتوں کا نگران:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں امتوں کی نگرانی کرنے والا ہوں۔“

محقق الحقایق: حقیقتیں بیان کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں حقیقتوں کو بیان کرنے والا ہوں۔“

مرتب الحکم: فیصلے مرتب کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں فیصلے مرتب کرنے والا ہوں“۔

منية الامل: امید کی موت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں امید کی موت ہوں“۔

مریخ القرآن: قرآن کا مرتخ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قرآن کا مرتخ ہوں“۔

مصاحب الجدیدین: تجدید کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تجدید کرنے والا ہوں“۔

محط القصاص: قصاص کا احاطہ کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قصاص کا احاطہ کرنے والا ہوں“۔

مقدم الآمال: امیدوں کو مقدم کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں امیدوں کو مقدم کرنے والا ہوں“۔

محجر الانهار: نہریں بہانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نہروں کا بہانے والا ہوں“۔

ملك بن ملك: بادشاہ کا بیٹا اور بادشاہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بادشاہ کا بیٹا اور بادشاہ ہوں“۔

مبین الصحف: قرآن کو کھول کر بیان کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قرآن کو کھول کر بیان کرنے والا ہوں۔“

مفصح الزنور: زبور کی فصاحت والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں زبور کی فصاحت والا ہوں۔“

مأول التأویل: تاویل کا حاصل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں تاویل کا حاصل ہوں۔“

مفسر الانجیل: انجیل کا مفسر:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انجیل کا مفسر ہوں۔“

منجد البررة: نیک لوگوں کا جہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نیک لوگوں کا جہ ہوں۔“

مبعوث بنی اسرائیل: مبعوث بنی اسرائیل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بنی اسرائیل کا مبعوث ہوں۔“

موصوف المؤمنین:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مومنین کا موصوف ہوں۔“

میسون وصی عیسیٰ: وصی عیسیٰ کا میمون:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں وصی عیسیٰ کا میمون ہوں۔“

مبید الکفرة: کفر کو دور کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کفر کو دور کرنے والا ہوں۔“

منازل الصافات: الصافات کی منازل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں الصافات کی منزلیں ہوں۔“

مؤثر البآثر: دلوں میں اثر کر جانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں دلوں میں اثر کر جانے والا ہوں۔“

میزان القسط: میزان عدل:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں عدل کا میزان ہوں۔“

مردی الکباء: احد والے دن کا جوان:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں احد والے دن تیر

اندازوں کو جواب دینے والا ہوں۔“

المهذب الکریم:

آپؐ کی بعثت والی زیارت میں ہے۔ ”اے مہذب کریم آپؐ پر سلام ہو۔“

المثنیٰ والقرآن العظیم: مثنیٰ اور قرآن عظیم:

آپؐ نے سیدہ زہرہؓ کو فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں مثنیٰ اور قرآن کریم ہوں۔“

مہرج الابر اج: برجوں کا برج:

آپؑ نے خطبہ تطبیحہ میں فرمایا۔ ”میں برجوں کا برج ہوں۔“

مفتح الافراج: دکھوں کو دور کرنے والا:

آپؑ نے خطبہ تطبیحہ میں فرمایا۔ ”میں دکھوں کو کھولنے والا ہوں۔“

ہجری الانہار: نہریں جاری کرنے والا:

آپؑ نے خطبہ تطبیحہ میں فرمایا۔ ”میں نہریں بہانے والا ہوں۔“

مدبر العالم: زمانے کا مدبر:

آپؑ نے خطبہ تطبیحہ میں فرمایا۔ ”میں زمانے کا مدبر ہوں۔“

منطق عیسیٰ فی المہد صبیّا: عیسیٰ کی منطق:

آپؑ نے خطبہ تطبیحہ میں فرمایا۔ ”میں عیسیٰ کے جھولے میں اسکے بچپن کی منطق ہوں۔“

المحصی کل شیء: ہر شے کا احاطہ کرنے والا:

آپؑ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں ہر شے کا احصاء کرنے والا ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

مہلک عاد: قوم عاد کو ہلاک کرنے والا:

آپؑ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں عاد کو ہلاک کرنے والا ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

مهلك ثمود: ثمود کو ہلاک کرنے والا:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں ثمود کو ہلاک کرنے والا ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

المسخر له السحاب والرعد والبرق: باعث تسخیر:

آپؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”میں وہ ہوں جس کیلئے بادل، بجلی اور گرج کو مسخر کر دیا گیا۔“ (مختصر البصائر ۳۳)

المنحول اسم الله: اللہ کے نام والا:

آپؐ نے اپنے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اللہ کیلئے نام والا ہوں۔“

(مختصر البصائر ۳۳)

المحاسب الخلق: مخلوق کا محاسب:

آپؐ نے اپنے خطبہ تطبیحہ میں فرمایا۔ ”میں مخلوق کا حساب لینے والا ہوں۔“

المعطي: عطا کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ افتخاریہ میں فرمایا۔ ”میں عطا کرنے والا ہوں۔“

مبید الشجعان: بہادروں کو بھگانے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بہادروں کو بھگا دینے والا ہوں۔“

المحسود: لوگوں کے حسد کا شکار:

ابوحزہ ثمالی نے ابو عبد اللہ صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا﴾ ”کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں، سو واقعی ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے خاندان کو کتاب اور حکمت عطا کی اور ہم نے انہیں بڑی سلطنت بخشی“۔ (نساء ۵۴) فرمایا۔ ”اللہ کی قسم ہم ہی وہ لوگ ہیں کہ جن پر حسد کیا گیا اور ہم میں بادشاہت والے ہیں جو ہماری طرف لوٹ کر آئے گی“۔ (بصائر الدرجات ۳۶)

محط اقصا: قصاص کا احاطہ کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں قصاص کا احاطہ کرنے والا ہوں“۔

محيا البررة: پرہیز گاروں کی زندگی:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں پرہیز گاروں کی زندگی ہوں“۔

المختص بالرحمة: رحمت سے خاص:

ابوصالح نے حماد سے اس نے امام رضاؑ سے انہوں نے اپنے آباءؑ سے ان پر اللہ کا سلام ہوا انہوں نے جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں

روایت کی ہے ﴿يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ط﴾ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے۔ (بقرہ ۱۰۵) آپؐ نے فرمایا۔ ”اللہ کی رحمت سے خاص اللہ کے نبیؐ اس کے وصی اور عترت ہے ان پر اللہ کا سلام ہو اللہ کے پاس سو (۱۰۰) رحمتیں ہیں جن میں سے ننانوے محمدؐ و علیؑ اور ان کی عترت کیلئے ہیں اور اس کا ایک حصہ تمام توحید پرستوں کیلئے ہے۔“ (برہان ۱۴۰/۱)

محزى الكافرين: کافروں کا مواخذہ کرنے والا:

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے امیر المومنین علیؑ بن ابیطالبؑ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ ”اللہ کی قسم وہ مومنوں کے امیر منافقوں کا مواخذہ کرنے والے اور قاسطین ناکشیں و مارقین پر اللہ کی تلوار ہیں میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ علیؑ میرے بعد خیر البشر ہیں جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔“ (فضائل ابن شاذان ۱۶۲)

المتذکرہ: جس کو یاد کروایا گیا:

جابر سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ الباقر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط﴾ ”پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا جو ان سے کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔“ (الانعام ۴۴) ابو جعفرؑ نے فرمایا۔ ”اللہ کا یہ کہنا کہ جب انہوں نے اس نصیحت کو فراموش کر دیا یعنی انہوں

نے ولایت علیؑ کو ترک کر دیا جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ (تفسیر فرات ۱۳۳)

مصباح الدجی: چراغ ظلمت:

امام حسینؑ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا رسول اللہ کو فرماتے سنا۔ ”جو چاہتا ہے میری زندگی جیے اور میری موت مرے اور جنت میں داخل ہو جس کا مجھ سے رب نے وعدہ کیا ہے پس وہ علیؑ اور اس کی ذریت اور اس کے اہل بیت سے محبت رکھے وہ ہدایت کے امام اندھیرے کے چراغ ہیں میرے بعد وہ تم کو ہدایت کے دروازے سے کبھی بھی گمراہی کی طرف نہیں جانیں دیں گے۔ (المناقب ۳۲)

البصدق: مصدق:

امام صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ ”اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔“ (الزمر ۳۳) فرمایا۔ ”جو سچ لے کر آیا وہ رسول اللہ ہیں اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔“ (تاویل الآیات ۵۱/۲)

من عنده علم الكتاب: کتاب خدا کا علم:

عطیہ عوفی سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ﴾۔ ”(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا۔“ (النمل ۴۰) فرمایا۔ ”وہ سلیمان بن داؤد کا وصی اور بھائی تھا۔“ پھر میں نے

کہا یا رسول اللہ اور اللہ کا یہ قول ﴿قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ”فرما دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔“
(الرعد ۴۳) فرمایا۔ ”وہ میرا بھائی علی بن طالبؑ ہے۔“ (بخار ۳۵/۲۲۹)

مفتاح الجنة: جنت کی چابی:

امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔
”جب قیامت کا دن ہوگا تو اے علیؑ تیرے پاس ایک گنبد نما نور کا کمرہ آئے گا اور تمہارے سر پر چار کونوں والا تاج ہوگا اور ہر کونے پر تین سطرین لکھی ہوں گی۔“
”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ جنت کی چابی ہیں۔“ پھر تمہارے لیے ایک کرسی رکھی جائے گی جو کرسی امامت کے نام سے جانی جائے گی پھر تم اس پر بیٹھو گے اور تمہارے لیے ایک کھلے میدان میں اولین و آخرین کو جمع کیا جائے گا پھر تم اپنے شیعوں کو جنت کا حکم دو گے اور اپنے دشمنوں کو جہنم کا پس تو جنت تقسیم کرنے والا ہے اور آگ تقسیم کرنے والا ہے جس جس نے تجھ سے محبت کی وہ کامیاب رہا اور جس نے تجھ سے دشمنی کی وہ نقصان میں رہا پس تو اس دن اللہ کا امین اور اس کی واضع حجت ہوگا۔“ (بشارة البصطفى ۲۱۰)

المناجی: صدقہ دینے والا:

امام صادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَجَّيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ
 صَدَقَةٌ ﴿٥﴾ ”اے ایمان والو! جب تم رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کوئی
 راز کی بات تنہائی میں عرض کرنا چاہو تو اپنی رازدارانہ بات کہنے سے پہلے کچھ صدقہ و
 خیرات کر لیا کرو۔“ (مجادلہ ۱۲) فرمایا۔ ”یہ آیت علی بن ابی طالبؑ کی شان میں
 نازل ہوئی ہے کہ غنی جو تھے ان کی مناجات میں برابری کرتے تھے اور اپنے مال پر
 اترا تے تھے امیر المؤمنین کے پاس دس درہم اور دو بکریاں تھیں پس انہوں نے دس
 مرتبہ ان سے بات کی اور دس درہم صدقہ کئے اور دو بکریاں ذبح کیں اور ان کا
 صدقہ کیا ان کے علاوہ کسی نے ایسا نہیں کیا پس اللہ کا یہ قول نازل ہوا ﴿أَشْفَقْتُمْ
 أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ ”کیا (بارگاہ رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں) تنہائی و رازداری کے ساتھ بات کرنے سے قبل صدقات و
 خیرات دینے سے تم گھبرا گئے؟“۔ (المجادلہ ۱۳) پس اللہ نے اسے منسوخ کر دیا
 اور امیر المؤمنین اپنے اس عمل سے دوسروں سے ممتاز ہو گئے۔“

(تفسیر البرہان ۴/۳۰۳)

المہاجر الہجرتین: دو ہجرتیں کرنے والا مہاجر:

اصح بن نباتہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین نے ایک دن منبر کوفہ پر فرمایا۔ ”میں
 اوصیاء کا سردار ہوں اور انبیاء کے سردار کا وصی ہوں میں مسلمانوں کا امام ہوں اور
 پرہیزگاروں کا امام ہوں اور مومنوں کا مولا ہوں اور کائنات کی عورتوں کی سردار کا

شوہر ہوں میں وہ ہوں جس نے دو ہجرتیں کیں اور دو بیعتیں کیں میں بدروحنین میں شرکت کرنے والا ہوں میں دو تلواروں سے لڑنے والا ہوں اور دو گھوڑوں کا سوار ہوں میں پہلوں کے علم کا وارث ہوں اور جہانوں پر اللہ کی رحمت ہوں انبیاء کے بعد اور محمد خاتم النبیین کے بعد مجھ سے محبت رکھنے والوں پر رحم کیا جائے گا اور مجھ سے عداوت رکھنے والوں پر لعنت کی جائے گی اور میرے حبیب رسول اللہ اکثر مجھ سے کہتے تھے اے علی تیری محبت تقویٰ اور ایمان ہے اور تیرا بغض کفر و نفاق ہے اور میں حکمت کا گھر ہوں اور تو اس کی چابی ہے اور جس نے گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور تجھ سے بغض رکھتا ہے اس نے جھوٹ کہا۔ (بحار الانوار ۳۹/۳۲۱)

المتوسم: اہل فراست:

ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ ”بیشک اس میں اہل فراست کے لئے نشانیاں ہیں“۔ (حجر ۷۷) فرمایا۔ ”رسول اللہ متوسم ہیں اور ان کے بعد میں (علی) اور میری اولاد میں سے ائمہ متوسمون ہیں“۔ (اصول الکافی ۱/۲۱۸)

میزان الاعمال: اعمال کا میزان:

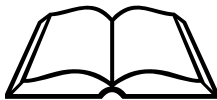
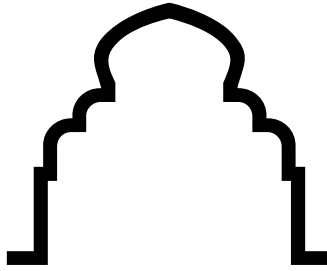
زائر امیر المؤمنین کی زیارت کے وقت ان کے پابنتی جا کر کھڑا ہو کر کہے ”سلام ہو ابوالآئمہ پر اور خلیل نبوت پر اور اخوت سے مخصوص پر۔ سلام ہو دین و ایمان کے

سردار اور کلمہ رحمان پر۔ سلام ہو میزان اعمال پر اور حالات کے بدلنے والے اور
 خدائے ذوالجلال کی تلوار اور ساقی سلسبیل زلال پر۔ سلام ہو مومنین کے صالح پر اور
 نبیوں کے علم کے وارث پر اور روز جزا کے حاکم پر سلام ہو تقویٰ کے شجر پر اور پوشیدہ
 مناجات اور مخفی باتوں کے سننے والے پر۔ سلام ہو اللہ کی حجت بالغہ اور نعمت سابغہ
 پر اور عذابِ مغر شکن پر۔ سلام ہو روشن راستے اور روشن ستارہ اور ناصح امام پر اور
 دلوں کو روشنی بخشنے والے پر اللہ کی رحمت اور برکات ہوں آپ پر۔

(مفاتیح الجنان ۴۱۸)

المیزان: میزان:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام نے اللہ کی اس آیت کی تفسیر میں ﴿قَالَ هَذَا
 صِرَاطٌ عَلَىٰ مُسْتَقِيمٍ﴾ ”فرمایا: یہی سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک (پہنچتا
 ہے۔“ (الحجر ۴۱) فرمایا۔ ”اللہ کی قسم وہ علیٰ ہیں اور اللہ کی قسم وہ میزان اور صراط
 مستقیم ہیں۔“ (مختصر البصاء ۹۸)



امیر المومنین کے ﴿ن﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

النعیم: نعیم:

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جعفر صادق علیہ السلام کو اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے سنا ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ”پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا“۔ (التکاثر ۸) فرمایا۔ ”ہم اس نعیم میں سے ہیں جس کا اللہ نے ذکر کیا ہے“۔ پھر فرمایا ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ ”اور (اے حبیب!) یاد کیجئے جب آپ نے اس شخص سے فرمایا جس پر اللہ نے انعام فرمایا تھا اور اس پر آپ نے (بھی) انعام فرمایا تھا“ (احزاب ۷۳)۔ (تفسیر فرائد ۲۲۹)

نور الارضین: زمینوں کا نور:

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”سورج کے دورخ ہیں ایک رخ جس سے اہل آسمان روشن ہیں اور ایک رخ جس

سے اہل زمین روشن ہیں اور دونوں رخوں پر ایک تحریر ہے۔“ پھر فرمایا۔ ”کیا تم جانتے ہو وہ تحریر کیا ہے؟“ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ ”وہ تحریر جو اہل آسمان کی طرف ہے وہ ہے ”اللہ آسمانوں کا نور ہے“ اور وہ تحریر جو اہل ارض کی طرف ہے وہ ہے ”علیٰ زمینوں کا نور ہے“۔

(مائۃ منقبۃ ۳۲)

النبا العظیم: عظیم خبر:

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کی اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾^① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ^② الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ^③ ﴿﴾ ”یہ لوگ آپس میں کس (چیز) سے متعلق سوال کرتے ہیں۔ (کیا) اس عظیم خبر سے متعلق۔ جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔“ (نبا۔ ۱، ۲، ۳) فرمایا۔ ”علیٰ بن ابی طالب اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے اللہ کی قسم میں وہ عظیم خبر ہوں جس کے متعلق تمام امتیں اپنی زبانوں میں اختلاف کرتی ہیں اللہ کی قسم اللہ کیلئے مجھ سے بڑی خبر نہیں ہے اور نہ اللہ کے پاس مجھ سے بڑی نشانی ہے۔“ (تفسیر فرات ۲۲)

النفس المطمئنة: مطمئن نفس:

ابو عبد اللہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ ”اے نفس مطمئنہ“۔ (الفجر ۲۷) آپؐ نے فرمایا۔ ”یہ آیت علی بن

ابی طالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (تفسیر فرات ۲۱۰)

النصر: مدد:

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ عرش پر لکھا ہوا ہے۔ ”مجھ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میرا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں جن کی مدد میں نے علیؑ کے ذریعے کی پس اللہ نے آیت نازل کی ﴿هُوَ الَّذِي آيَدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ﴾ ”وہی ہے جس نے آپ کو اپنی مدد کے ذریعے اور اہل ایمان کے ذریعے طاقت بخشی۔“ (الانفال ۶۲) پس وہ مدد کرنے والے علیؑ تھے اور وہ مومنین میں سے ہیں۔ (تاویل الآیات ۲۰۱)

نہر: نہر:

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا علیؑ کا ایک کتاب خدا میں اسم ہے جسے لوگ نہیں جانتے پوچھا وہ کیا ہے کہا نہر۔ اللہ فرماتا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ﴾ ”بیشک اللہ تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے“ (البقرہ ۲۴۹)۔ (تفسیر فرات ۶۹)

نفس رسول اللہ: نفس رسولؐ:

ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ ”کہہ دو کہ تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنے بیٹوں کو، تم اپنی عورتوں کو

لاؤ ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنے نفسوں کو لاؤ ہم اپنے نفسوں کو۔ (آل عمران ۶۱)
 فرمایا۔ ”﴿نَدُّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ یعنی حسن و حسین ؑ ﴿وَنِسَاءَنَا
 وَنِسَاءَكُمْ﴾ یعنی فاطمہ ؑ ﴿وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ یعنی علی ؑ۔

(تفسیر فرات ۱۴)

نظیر رسول اللہ: رسول اللہ کی مثال:

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس
 کی مثال نہ ہو اور میری امت میں میری مثال علی ؑ ہے۔ (ذخائر العقبیٰ ۴۴)

النجیب: نمائندہ:

ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کے وصال سے
 پہلے ان پر ایک تحریر نازل کی اور کہا۔ ”اے محمدؐ یہ وصیت تمہارے نمائندوں کیلئے
 ہے جو تمہارے اہل میں سے ہیں۔“ فرمایا۔ ”میرے اہل میں سے میرے
 نمائندے کون ہیں؟“ فرمایا۔ ”علی بن ابی طالبؑ اور اس کے بیٹے علیہ السلام۔“

(علل الشرائع)

النور: نور:

۱۱۔ ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ
 رَحْمَتِهِ﴾ ”اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے رسول (مکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا۔“ (الحمدید ۲۸) کہا۔ ”یعنی حسن اور حسین۔“ ﴿وَيَجْعَلُ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ﴾ ”اور تمہارے لئے نور پیدا فرما دے گا جس میں تم چلا کرو گے۔“ (الحمدید ۲۸) کہا۔ ”یعنی علی بن ابی طالب۔“ (تفسیر فرات ۱۸۰)

﴿۳﴾۔ ابو بصیر سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے ﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ﴾ ”پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور کی اتباع کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“ (الاعراف ۱۵۷) ابو جعفرؑ نے فرمایا۔ ”وہ نور علی بن ابی طالبؑ ہیں۔“ (تفسیر البرہان ۳۹/۲)

الناطق عن القرآن: قرآن کے متعلق گفتگو کرنے والا:

نبیؐ کا ذکر کرنے کے بعد امام رضاؑ نے اپنے خطبہ میں فرمایا۔ ”ان کے بعد دلیل اور مومنوں پر حجت اور مسلمانوں کے امور کے ذمہ دار اور قرآن کے بارے میں گفتگو کرنے والے اور اس کے احکام کے علم اس کے بھائی ان کے خلیفہ اور ان کے وصی ان کے ولی اور جو ان سے ہارون کو موسیٰ جیسی نسبت رکھتے ہیں علی بن ابی طالبؑ امیر المؤمنین امام المتقین اور روشن پیشانی والوں کے قائد اور اوصیاء میں سے افضل اور رسولوں کے علم کے وارث ہیں۔“ (عیون اخبار الرضا ۱۲۲/۲)

النقطة: نقطہ:

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”قرآن کا علم فاتحہ میں ہے اور فاتحہ کا علم بسم اللہ میں ہے اور بسم اللہ کا علم ’ب‘ میں ہے اور ’ب‘ کا علم اُس کے نقطہ میں ہے اور میں وہ نقطہ ہوں جو ’ب‘ کے نیچے لگایا جاتا ہے“ اور فرمایا۔ ”میں نقطہ ہوں، میں خط ہوں“۔

(المناقب ۲/۳۲۷)

النور الانوار: نور الانوار:

آپؐ کی زیارت امام صادق علیہ السلام میں ہے کہ ”سلام ہو نور الانوار پر اور اخیار کے عنصر پر اور سلام ہو پر ہیز گار اماموں کے باپ پر اور اللہ کی جبل متین اور اس کے پہلو پر سلام ہو اور رحمتیں و برکتیں ہیں“۔ (بحار الانوار ۳۰۵/۹۷)

النعمة: نعمت:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں وہ نعمت ہوں جسے اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کیا میں وہ ہوں جس کے حق کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾“ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا“۔ (مائدہ ۳) جس نے مجھ سے محبت کی وہ مسلمان و مومن اور کامل دین والا ہے“۔ (فضائل ابن شاذان ۸۳)

نور المسبحین: تسبیح کرنے والوں کا نور:

آپؐ نے خطبہ بیان میں ارشاد فرمایا۔ ”میں تسبیح کرنے والوں کا نور ہوں۔“

ن والقلم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ن والقلم ہوں۔“

نفیس النفاس: نفیس ترین:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں نفیس ترین ہوں۔“

نجم اللہ: اللہ کا ستارہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اللہ کا وہ چمکتا ستارہ ہوں جسکی ملائکہ زیارت کرتے ہیں۔“

نور الوری: نور کائنات:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کائنات کا نور ہوں۔“

نجمة الوسائل: وسائل کا ستارہ:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں وسائل کا ستارہ ہوں۔“

النقم علی الکفار: کافروں پر مصیبت:

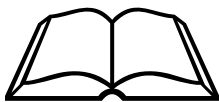
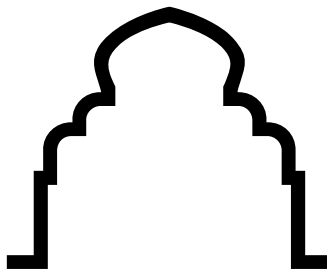
آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں کفار پر مصیبت ہوں۔“

نور الغیاب: غیب کا نور:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں غیب کا نور ہوں۔“

نور الارواح: نور ارواح:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں ارواح کا نور ہوں۔“



امیر المومنین کے ﴿ہ﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

ہدایۃ الملک: بادشاہوں کی ہدایت:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بادشاہوں کی ہدایت ہوں۔“

ہرقل الکرامۃ: بزرگی کا ہرقل:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں بزرگی کا ہرقل ہوں۔“

ہلال الشہر: مہینے کا چاند:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں مہینے کا چاند ہوں۔“

الہدی: ہدایت:

جابر سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا

﴿بَجْمِيعًا ۖ فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ ”پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی

ہدایت پہنچے تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا، نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

غمگین ہوں گے۔“ (بقرہ ۳۸) فرمایا۔ ”ہدایت سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔“
(تفسیر العیاشی ۶۰/۱)

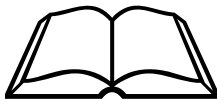
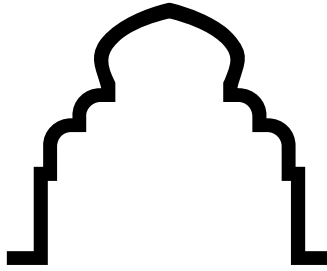
الہادی: ہادی:

۱۔ عبد اللہ بن عطا سے روایت ہے میں نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام کو اس آیت کے بارے میں فرماتے سنا ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ”آپ تو فقط ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔“ (رعد ۷) فرمایا۔ ”رسول اللہ ڈرانے والے ہیں اور علیؑ سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں۔“ (بصائر الدرجات ۲۹)

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے گروہ مہاجرین و انصار تمہارے لیے ایسی چیز ہے کہ اگر تم اس سے جڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے۔“ کہنے لگے جی یا رسول اللہ۔ فرمایا۔ ”یہ علیؑ میرا بھائی میرا وصی میرا وزیر اور میرا وارث اور میرا خلیفہ تمہارا امام ہے اس سے میری طرح محبت کرو اور میری طرح اس کی عزت کرو بے شک مجھے یہ بات تم سے کہنے کا جبرائیل نے کہا ہے۔“

(بحار الانوار ۱۰۲/۳۸)

www.sirat-e-mustaqeem.net



امیر المومنین کے ﴿و﴾ سے شروع ہونے

والے اسماء واللقاب

وزیر المصطفیٰ: مصطفیٰ کا وزیر:

آپؐ نے اپنے بیٹے حسینؑ سے فخر کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میں وزیر مصطفیٰ ہوں۔“

الوعد: وعد:

آپؐ کا مسلمانوں کے نزدیک نام وعدہ ہے۔

الوعید: وعید:

آپؐ کا منافقین کے ہاں نام وعید ہے۔

واضع الارض: زمین وضع کرنے والا:

آپؐ نے اپنے خطبہ تطبیخہ میں فرمایا۔ ”میں زمین کو وضع کرنے والا ہوں۔“

ولی الاولیاء: سردار اولیاء:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں اولیاء کا سردار ہوں۔“

ولی الانبیاء: ولی انبیاء:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انبیاء کا ولی ہوں۔“

وفق الاوافق: موافق ترین:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں موافق ترین ہوں۔“

وارث المختار: وارث نبی مختار:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں وارث نبی مختار ہوں۔“

وارث العلوم: وارث علوم:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں علوم کا وارث ہوں۔“

واضع الشریعة: شریعت کو وضع کرنے والا:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں شریعت بنانے والا ہوں۔“

وارث الانبیاء: وارث انبیاء:

آپؐ نے خطبہ بیان میں فرمایا۔ ”میں انبیاء کا وارث ہوں۔“

الوالد: والد:

زیاد بن منذر سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا جب جابر نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿اَشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ط﴾ ”تو میرا (بھی) شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی“۔ (لقمان ۱۴) فرمایا۔ ”رسول اللہ

اور علیؑ بن ابیطالب مراد ہیں۔ (تاویل الآیات ۴۲۹)

وارث رسول اللہ: وارث رسول اللہ:

جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو علیؑ سے فرماتے سنا۔ ”اے علیؑ تو میرا بھائی میرا وصی اور میرا وارث اور میرا خلیفہ میری امت پر میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد تیرا چاہنے والا میرا چاہنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور تیرا دوست میرا دوست ہے۔“

(بشارت البصطفیٰ ۲۲)

وعاء علم رسول اللہ: رسول اللہ کے علم کا برتن:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”علیؑ میرے علم کا برتن میرا وصی اور میرا وہ دروازہ ہے جس سے آیا جاتا ہے۔“ (الغدیر ۴۰/۲)

الوزیر: وزیر:

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”اے اللہ میرا آسمان والوں اور زمین والوں میں سے وزیر بنا“ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی۔ ”میں نے اہل آسمان میں سے جبرائیل کو آپ کا وزیر بنایا ہے اور اہل زمین میں سے علیؑ بن ابی طالب کو آپ کا وزیر بنایا۔“ (مائتہ منقبة ۴۵)

الوسيلة الى الله: اللہ کی طرف وسیلہ:

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جس کا میں ولی تھا اس کا علی ولی ہے جس کا میں امام تھا اس کا علی امام ہے جس کا میں امیر تھا اس کا علی امیر ہے جس کا میں نذیر تھا اس کا علی نذیر ہے جس کا میں ہادی تھا اس کا علی ہادی ہے اور جس کا میں اللہ کی طرف وسیلہ تھا اس کا اللہ کی طرف علی وسیلہ ہے پس اللہ پاک و پاکیزہ اس کے اور اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے۔“ (معانی الاخبار ۶۶)

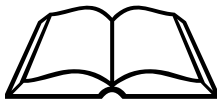
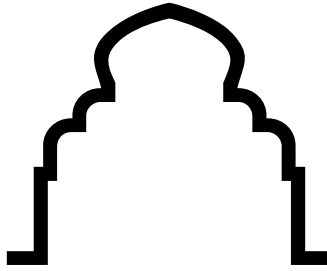
الوحيد الشهيد: پہلا شہید:

عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ ”میرا باپ تجھ پر قربان اے پہلے شہید۔“ (مناقب الخوارزمی ۲۶)

ولی رسول اللہ: رسول کا ولی:

فاطمہ بنت محمدؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جب میں عرش کی طرف گیا اور سدرة المنتہی پر پہنچ گیا ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾“ ”پھر دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (اس سے) زیادہ نزدیک۔“ (النجم ۹) پس میں نے اسے اپنے دل سے دیکھا اور آنکھوں سے نہیں دیکھا میں نے دو دو مرتبہ اذان سنی اور ایک ایک مرتبہ اقامت اور ایک منادی کو ندا دیتے ہوئے سنا جو کہہ رہا تھا۔ اے ملائکہ اے آسمان کے رہنے والوں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں وہ کہنے لگے ہم نے گواہی دی اور ہم نے اقرار کیا فرمایا میرے لیے گواہی دواے

میرے فرشتوں میرے آسمان کے رہنے والوں اور زمین کے رہنے والوں اور
 میرے عرش کو اٹھانے والوں کہ محمدؐ میرے بندے اور میرے رسولؐ ہیں وہ کہنے
 لگے ہم نے گواہی دی اور اقرار کیا فرمایا کہ اے میرے ملائکہ اے میرے آسمان و
 زمین کے رہنے والے اے میرے عرش کو اٹھانے والوں گواہی دو کہ علیؑ میرا ولی
 میرے رسول کا ولی اور مومنین کا ولی ہے وہ کہنے لگے ہم نے گواہی دی اور اقرار
 کیا۔ (تفسیر فرات ۴۵۳)



امیر المؤمنین کے ﴿یپی﴾ سے شروع

ہونے والے اسماء والقباب

یوشع الامة: امت کا یوشع:

رسول اللہ نے فرمایا۔ ”ہر امت کا صدیق و فاروق ہوتا ہے اور میری امت کا صدیق و فاروق علی بن ابی طالب ہے اور وہ سفینہ نجات اور خطہ کا دروازہ ہے۔ اور وہ اس امت کا یوشع، شمعون اور ذوقران ہے۔“ (عیون اخبار ۱۳/۲)

يعسوب المؤمنین: مومنوں کا سردار:

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ”میں مومنین کا اور ان کے مال کا سردار ہوں۔“

(معانی الاخبار ۳۱۳)

اليسر: آسانی:

یونس بن یعقوب نے ابو عبد اللہ الصادق علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے ﴿أَخْرَ طُ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ”اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے دشواری نہیں

چاہتا۔“ (البقرہ ۱۸۵) فرمایا۔ ”وہ آسانی علی بن ابی طالب ہیں۔“

(تفسیر فرات ۳)

یوسف فی جمالہ: حسن و جمال میں یوسفؑ:

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ”جو کوئی ابراہیمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کی حکمت میں اور یوسفؑ کو اس کے حسن میں دیکھنا چاہے وہ علی بن ابی طالبؑ کو دیکھے۔“ (ریاض نصرۃ)

یوم الاحد: اتوار کا دن:

صقر بن ابی دلف سے روایت ہے کہ میں نے ابو الحسنؑ بن محمد النقیؑ سے پوچھا اے میرے سردار نبیؑ سے ایک حدیث روایت ہے میں اس کے معنی نہیں جانتا آپؑ نے فرمایا۔ ”وہ حدیث کیا ہے؟“ میں نے کہا ان کا یہ قول۔ ”دنوں پر حد سے نہ بڑھو کہ وہ تم پر بڑھیں گے۔“ اس کا معنی کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا۔ ”ہاں وہ دن ہم ہیں ان میں سے اتوار امیر المومنین ہیں اور پیر حسنؑ و حسینؑ ہیں اور منگل علی بن الحسینؑ، محمد بن علیؑ اور جعفر بن محمدؑ ہیں اور بدھ موسیٰ بن جعفرؑ، علی بن موسیٰ الرضاؑ، محمد بن علیؑ اور میں ہوں اور جمعرات میرا بیٹا حسنؑ عسکریؑ ہے اور جمعہ میرے بیٹے کا بیٹا ہے اور حق گوئی اس پر جمع ہوگی اور وہی ہے جوزمین کو ظلم و نا انصافی سے بھری ہونے کے بعد عدل و انصاف سے بھر دے گا اور اس کا معنی ہے تم ان پر دنیا میں حد سے نہ بڑھو کہ یہ تم پر آخرت میں حد سے بڑھیں گے۔“ (معانی الاخبار ۱۲۳)

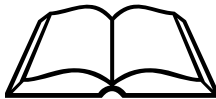
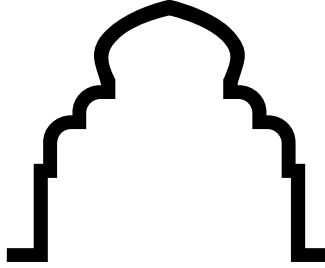
یہ اللہ: اللہ کا ہاتھ:

ابوعمار جنبی سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو فرماتے سنا۔ ”میں اللہ کی آنکھ ہوں میں اللہ کا ہاتھ ہوں میں اللہ کا پہلو ہوں اور میں اللہ کا دروازہ ہوں۔“

(اصول کافی ۱۳/۱۳۵)

یمین اللہ: اللہ کا دایاں:

نبیؐ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”علیؑ کے سترہ نام ہیں۔“ ابن عباس نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسے ہیں ہمیں بھی بتائیں۔ فرمایا۔ ”عربوں کے ہاں ان کا نام علیؑ ان کی ماں کے ہاں حیدرؑ اور تورات میں ایلہاء، اور انجیل میں بریا اور زبور میں بریا اور روم کے ہاں پطرس اور فارسیوں کے ہاں فیروز، عجمیوں کے ہاں شمس اور دیلمیوں کے ہاں فریقیا، کرور کے ہاں شیعیا اور زنجیوں کے ہاں حیم۔ حبشیوں کے ہاں شبیر، ترکیوں کے ہاں حمیرا۔ ارمن کے ہاں کرکر، مومنین کے ہاں بادل، کافروں کے ہاں سرخ موت مسلمانوں کے ہاں وعد، منافقوں کے ہاں وعید، میرے ہاں پاک و پاکیزہ اور علیؑ اللہ کا پہلو اور اللہ کا نفس اور اس کا دایاں ہے اور اللہ کا یہ کہنا ہے ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ط﴾ ”اور اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے“ (آل عمران ۲۸)۔ اور یہ کہنا ﴿بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ﴾ ”بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں“ (مائدہ ۶۴)۔ (فصائل ابن شاذان ۱۴۵)



امیر المومنین کے وہ اسماء والقباب جن میں

﴿همزه﴾ آتا ہے

آپ کے القاب جو ابن شہر آشوب نے اپنے مناقب میں حروف معجم پر درج کیے ہیں:-

سید النجباء نور الضیاء۔ اولیاء کا ہادی۔ قبلۃ الرحماء۔ اوصیاء کا بزرگ۔ پرہیزگاروں کا امام۔ امیروں کا امیر۔ امینوں کا امین۔ کمزوروں کا دایاں ہاتھ۔ دشمنوں کا غصہ۔ علماء کا ہادی۔ فقہاء کی سمجھ۔ قاری کا علم۔ بہترین فیصلہ کرنے والا۔ بلیغ ترین۔ خطیبوں کا خطیب۔ شعراء کا انعام۔ اہل بطحاء میں سے مشہور۔ فاطمہؑ زہراء کا شوہر۔ جھنڈے اور لواء کا مالک۔ دکھوں کو دور کرنے والا۔ ولیوں میں سے معزز۔ دشمنوں کو ذلیل کرنے والا۔ اہل کساء کا دوسرا۔ سید الانبیاء کی حجت۔ آسمان اور زمینوں کے رب کا خلیفہ۔

گزارشِ ولایت مشن

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس مشہور و معروف کتاب ”اسماء والقاب امیر عليه السلام المومنین“ کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اس کے لئے ہم ایک بار پھر اپنے امام زمانہؑ کے شکر گزار ہیں جن کی تائید و امداد کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔ مطالعہ کے دوران اگر قاری کو کسی قسم کی پرور کی غلطی نظر آئی ہو تو وہ ہمیں بذریعہ

E-mail

feedback@wilayatmission.com

یا بذریعہ فون

0346-3233151

مطلع کر سکتا ہے تاکہ اگلے ایڈیشن میں کتاب سے وہ غلطی نکال دی جائے۔

یہ کتاب ”ترجمہ (اسماء والقاب امیر عليه السلام المومنین) اللہ کی توفیق اور حضرت صاحب الزمانؑ کی تائید و امداد سے آج ۸ نومبر ۲۰۱۰ء مطابق یکم ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ بروز اپیر بوقت ۶ بجے شب پایہ تکمیل کو پہنچی۔

الحمد لله رب العالمين۔ والصلوة والسلام على خاتم النبیین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین المظلومین و لعنة الله على اعداءهم اجمعين من يومنا هذا الى يوم الدين۔

البصادر

مؤلف	نام کتاب
محمد بن حسن حر عاملي	اثبات الهداة
طبرسي	الاحتجاج
شيخ مفيد	الاختصاص
شيخ مفيد	الارشاد
ديلمي	ارشاد القلوب
شيخ طوسي	امالي
شيخ مفيد	امالي
مجلسي	بحا الانوار
محمد بن الحسن الصفار	بصائر الدرجات
شرف الدين نجفي	تاويل الآيات
لحراني	تحف العقول
محمد بن مسعود العياشي	تفسير العياشي
فرات كوفي	تفسير فرات
علي بن ابراهيم قمي	تفسير القمي

نام کتاب	مؤلف
التوحيد	شيخ صدوق
ثواب الاعمال وعقاب الاعمال	شيخ صدوق
جامع الاخبار	شعيرى
الخصال	شيخ صدوق
دلائل الامامة	ابى جعفر الطبرى
صفات الشيعة	شيخ القدوس
علل الشرائع	شيخ صدوق
عيون اخبار رضا <small>عليه السلام</small>	شيخ صدوق
الغايات	ابى محمد جعفر بن احمد بن على قمى
الغيبة	شيخ طوسى
الغيبة	نعمانى
قصص الانبياء	راوندى
كافى	كلينى
كشف الغمة	اربلى
كمال الدين وتمام النعمة	شيخ صدوق
كنز الفوائد	كراجكى

نام کتاب	مؤلف
مائة منقبة	ابن شاذان
المحتضر	حسن بن سليمان حلي
معاني الاخبار	شيخ صدوق
المناقب	خوارزمي
مناقب آل أبي طالب	ابن شهر آشوب
من لا يحضره الفقيه	شيخ صدوق
مصباح المتهجد	شيخ طوسي
كشكول البحرائي	شيخ يوسف بحرائي
قصص العلماء	ميرزا محمد بن سليمان تنكابني
الزام ناصب في اثبات الحجة الغائب	علي الحائري
عيون المعجزات	حسين بن عبد الوهات
نور الانوار	مرشدي
قضاء امير المؤمنين <small>عليه السلام</small>	شيخ محمد تقى التشتري